إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقٰكُمْ

الحمد للہ والمنہ کہ این رسالۂ ایست در بیان تفضیل شیخین رض مدلل بدلائل قویہ متضمن بآیات و احادیث صحیحہ پسندیدہ صلحاء و اصفیا المسمّی بہ

تحفۃ الاتقیاء

فی تحقیق

افضل البشر بعد الانبیاء

حصّۂ دوم معیار الحق

باہتمام محمد عبد الولی ابن علامۂ آسی مولانا مولوی عبد العلی صاحب آسی مدراسی مرحوم مغفور

آسی پریس محمود نگر لکھنؤ

واللہ المستعان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی لہ ملکوت السموٰت والارضین، یورثھا من یشاء من عبادہ الصالحین، والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد سید الکونین ورحمۃ للعالمین الذی اوتی بمفاتیح خزائن الارضین، وقال زویت لی الارض فرأیت مشارقھا ومغاربھا وسیبلغ امتی ما زوی لی منھا وھو صادق المصدوقین، وامر امتہ علیکم بسنتی وسنۃ خلفاء الراشدین، وعلی آلہ المطہرین، واصحابہ المھتدین الذین بذلوا جھدھم فی امور الدین رضوان اللہ تعالی علیھم اجمعین **اما بعد** برار باب بصیرت مخفی مبادکہ اس دور واپسین مین علم کا سد باب ہوتا جاتا ہی اسلیے کہ علماء دنیا سے اوٹھے جاتے ہین فسق و بدعت کا رواج ہوتا جاتا ہی اسلیے کہ جہل و نادانی پھیلتی جاتی ہی علم دین سے لوگ عاری مزید بران صحبت علماء سے بیزاری جسکا بدیہی نتیجہ یہ ہوگا کہ عقائد مین فتور اور جادۂ حق سے دور جا پڑے گئے ہین نے مسئلہ تفضیل مین بھی لوگونکو شک و ریب مین ڈالدیا ہی۔ باوجودیکہ لوگ اوسکی حقیقت و نوعیت کو بھی نہین جانتے کہ بناء فضیلت کیا ہی مگر قیل و قال کرتے ہین۔ لہذا باستدعائے بعض محب مخلص یہ چند اوراق لکھے جاتے ہین تاکہ برادران دین اس سے نفع اوٹھاوین اور ضلالت و بدعت سے بچ جاوین امید ہی کہ حضرات ناظرین اصل مقصد پر توجہ فرمائین میری بے بضاعتی خیال مین نہ لاوین۔ انظر الی ما قال ولا تنظر الی من قال۔ کیونکہ مجکو محض اعلاء کلمۃ الحق مقصود ہی نہ کسی کا رد و طرد۔ ارباب علم و ہنر اگر کہین زلت ملاحظہ فرمائین تو اوسکو دامن کرم سے چھپاوین والعفو عند کرام الناس مقبول خداوند تو دانا و علیم ہی کہ محض احقاق حق کے لیے قلم اوٹھاتا ہون تو مجھے حسن توفیق دے اور ناظرین و مستمعین کو اس سے متمتع و مستفیض فرما اور میرے لیے اسکو ذخیرۂ آخرت کر۔ بحرمۃ النون والصاد وآلہ

الامجاد + آمین - اصل مقصد سے پہلے مین چند مقدمہ لکھتا ہون و باللہ التوفیق۔ **مقدمہ**
قال اللہ عز وجل وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض
کما استخلف الذین من قبلھم الایۃ اس آیۂ کریمہ مین حق سبحانہ و تعالے اسمہ شانہ
نے اپنے بعض مخلصین و مقبولین بندونکو خلیفہ کرنیکا و تمکین دین اور اوسکی اقامت وغیرہ کا وعدہ
فرمایا جس سے معلوم ہوا کہ استقرار و اقامت دین اونسے ہوگی پس یہ فرمان باری مستلزم ہے اس امر کو کہ جو
زیادہ تر سزاوار خلافت ہو وہی خلیفہ ہوگا۔ اسلیے کہ اگر دوسرا احق بالخلافت ہوگا تو اوسی سے تمکین دین بھی زیادہ متصور
ہوگی پس جبکہ علت غائی استخلاف سے اقامت و تمکین دین ہے۔ تو احق واولی بالخلافت کو چھوڑکر غیر کو خلیفہ بنانا باسفہ و
نادانی ہے اور خدا اور رسولؐ اس سے منزہ ہے۔ پس لا بداہل ایمان سر تسلیم خم کریگا کہ جسکو خدا اور رسول نے خلیفہ بنایا وہی احق
واولی بالخلافت ہے اور وہ ابوبکر صدیقؓ ہین فھو المقصود و مقدمۂ ثانیہ خلافت نبوت مقیس علی النبوت ہے پس سنت الٰہی یون
جاری ہے کہ جسکو خداوند کریم نبی بناتا ہے وہ مبعوث الیہم سے افضل ہوتا ہے۔ بناءً علی ہذا جسکو وہ خلیفہ بنائیگا
وہ بھی افضل قوم ہوگا۔ وھو المدعی مقدمۂ ثالثہ مقدم کرنا کسیکو ساتھ خلافت کے نہو گا مگر اسوجہ سے
کہ امورات دینیہ مین تمام لوگو نپر اوسکو ترجیح ہو۔ جیسا کہ کتب فریقین مین مصرح ہے۔ پس جناب امام المرسلین کا
ابو صدیقؓ کو امام المسلمین بنانا واضح ترین دلیل ہے کہ وہ عند اللہ و عند الرسولؐ افضل ترین قوم تھے جب اونکو
شرف تقدیم حاصل ہوا۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کہ جسنے کسیکو امام بنایا کسی جماعت پر اور اسی جماعت مین ایسا شخص ہے جو اللہ تعالی کے نزدیک اوس
سے زیادہ برگزیدہ ہے پس اوسنے خیانت کی اللہ و رسولؐ و مومنین کی۔ اخرجہ الحاکم پس تو خود رسولؐ خدا
کیون ایسا کرتے۔ کہ غیر برگزیدہ پروردگار کو امام بناتے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے
کہ فرمایا جناب رسولؐ مقبول نے سألت اللہ ان یقدمک ثلثا فابی علی الا تقدیم
ابی بکر رض + رواہ الدار قطنی۔ پس معلوم ہوا کہ امامت ابوبکر صدیقؓ کی بامر الٰہی تھی۔ فاحفظ مقدمۂ
رابعہ خلافت نبوت ریاست عامہ ہے دین مین ظاہراً و باطناً لہذا جسکو شرف تقدیم حاصل ہو وہ امور
دین مین سب سے فاضل ہے چونکہ نماز راس الطاعات و بہترین عبادات ہے اسیواسطے سرور کونین سلطان دارین

نے ابو بکر صدیقؓ کو مقدم فرمایا اور اس امر کو ظاہر فرما دیا کہ شرف تقدیم ابو بکر کو ہی ف جناب مولیٰ علی نے
فرمایا فرضینا لدنیانا من رضی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لدیننا رواہ ابو عمر
فی الاستیعاب والحاکم فی المستدرک + ھذا مقتبس من قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین
مقدمۂ خامسہ خلیفہ راشد نبی حکمی ہی اگرچہ مرتبۂ رسالت سے فائز نہین اور وہ نائب رسول و ظل رسالت
ہے پس حاصل ہونا مشابہت تامہ کا ساتھ انبیاء اللہ کے کمال آثار بعثت و ہدایت اور اوسکے اقسام و شعب
مین ضروری ہی کیونکہ وہ نائب رسول ہی اور نائب کا کمالات نفسانی مین مشابہ نہونا اپنے منیب سے
منافی حکمت ہی پس نتیجہ یہ نکلا کہ حاصل ہونا منصب نیابت انبیاء اللہ کا بدون مشابہت تامہ ساتھ نبیاء اللہ
کے غیر متصور اور منافی حکمت ہی۔ ھذا ملخص من منصب امامت ف واضح ہو کہ یہ اوصاف
مذکورہ خلافت راشدہ کے ہین جسکو خلافت علی منہاج النبوۃ و خلافت رحمت کہتے ہین جسکی نسبت مروی ہی
الخلافۃ بعدی ثلثون سنۃ + رواہ احمد والترمذی وابو داؤد ۔ پس ملکِ عضوض یعنی
بادشاہ ظالم و جابر اوس سے خارج ہین ۔ فاحفظ ولا تنس مقدمۂ سادسہ قائم مقام نبی کا بعد نبی کے
وہ ہو سکتا ہی جو از روئے طینت و خلقت کے اقرب الی النبوۃ والرسالت ہو اور ظاہر ہی کہ جو قرب حضرت
صدیق اکبرؓ کو معدن رسالت سے ہی وہ غیر کو نہین لہذا وہی خلیفہ اور افضل البشر ہین ف قال ابو عاصم
النبیل ما مجد لابی بکرؓ ولا لعمرؓ فضیلۃ مثل ھذا ان طینتہما طینۃ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وقال محمد بن سیرین لو حلفت حلفت صادقا بارا غیر
شاک ولا مستثنی ان اللہ تعالے ما خلق محمدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ولا
ابا بکرؓ و عمرؓ الا من طینۃ واحدۃ قال المؤلف وممن خلق من تلک الطینۃ عیسی ابن
مریم علیہما السلام (تذکرۂ قرطبی) فذھب مالکؒ واستشھد بذلک وقال
لا اعرف اکبر فضل لابی بکرؓ و عمرؓ من انہما خلقا من طینۃ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم لقرب قبرھما من حضرت الروضۃ المقدسۃ المفضلۃ علی الاکوان باثرھا
(روح البیان) و نودی علیہ السلام فی لیلۃ اسرائہ فی استیحاشہ بلغۃ ابی بکرؓ قف ان

لو کان بعدی نبی لکان عمر ابن الخطاب اخرجہ الترمذی

ربہ یو یصلے فانس بصوت ابی بکرؓ خلق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وابوبکرؓ من طینة واحدة الخ (فتوحات مکی) شیخ الدہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہین۔ فرمود حق تعالیٰ یا محمدؐ چون خواستم ماکہ کلام کنیم برادر ترا موسیٰ پس گرفت اورا ہیبتے عظیم پس پرسیدم اورا وما تلك بيمينك يا موسىٰ پس حاصل شد اورا انس بذکر عصا و بحال خود آمد ہمچنین تو ای محمدؐ خواستم کہ انس گیری باو از یار خود کہ بیدا کردہ شدہ تو و وے از یک طینت و وے انیس تست در دنیا و آخرت (مدارج النبوة جلدا) **خلاصہ** یہ کہ حضور سرور کونین سلطان دارین کا خمیر پرتنویر اوسیجگہ کی مٹی سے ہی جسجگہ اب مزار مہبط انوار ہی (مواہب لدنیہ) اور اوسی طینت سے خمیر ہی صدیق اکبرؓ کا جو پہلو بہ پہلو حضور کے آرام فرما ہین ف ای حضرات یہ وہ زمین مقدس ہی جو مرتبہ مین عرش وکرسی سے بھی برتر ہی قال فی الدرالمختار فانہ افضل مطلقا حتی من الكعبة والعرش والكرسے اور ایسا ہی ہی سیرة حلبی۔ مناسک سندی جذب القلوب۔ خصائص کبریٰ ج۱ وغیرہ مین۔ پس جو زمین مقدس عرش وکرسی سے بھی افضل ہی اوسکے قرب مین حضرت صدیق اکبرؓ اور فاروق اعظمؓ کا مرقد انوار ہی اس سے بڑھکر اور کیا شرف ہو سکتا ہی۔ **مقدمہ سابعہ** واضح رہے کہ تخلیق نور صدیق اکبرؓ عین پرتو شمع رسالت ہی۔ رواہ الشافعیؒ باسنادہ کما سیاتے تفصیله وورد فی الاثار۔ خلق اللہ من القطرة الاولے ابابکرؓ ومن القطرة الثانية عمرؓ ومن القطرة الثالثة عثمانؓ ومن القطرة الرابعة علیا رضی اللہ عنہم (دقائق الاخبار، ومثلہ فی درالحسان) **الغرض** یار غار پیغمبر حضرت صدیق اکبرؓ کا افضل البشر بعد الانبیا ہونا کتاب وسنت واجماع امت سے ثابت ہی جسکو ہم مدلل ذکر کرینگے اور وہ دلائل فرداً فرداً افضلیت پر برہان قاطع ہین۔ جیساکہ ارباب بصیرة مشاہدہ فرمائینگے واللہ الموفق والمعین علیہ نتوکل وبہ نستعین۔

الباب الاول وفيه فصول

واضح ہو کہ حضرت ابوبکر کا ملقب بلقب صدیق ہونا ہی ایک ایسا شرف ہی جو افضل الدرجات بعد الانبیا ہے لان درجة الصديق افضل الدرجات بعد الانبياء (الدرالازہر شرح فقہ اکبر) اور یہ امر محقق ہی کہ عہد رسالت مین ابن الصحابہ حضرت ابوبکرؓ ہی بلقب صدیق مشہور ومعروف تھے۔ کما ستتضح

من کتب الفریقین"

فصل اول صدیق کی تعریف مین - الصّدیق - الکثیر الصدق فِعّیل من الصّدق (تفسیر خازن) یعنی صدیق بہت زیادہ راست باز اور سچے کو کہتے ہین اور صدیق بروزن **فعیل** مبالغہ کا صیغہ ہی صدق سے - صدیق بسیار راست گو ولقب خلیفۂ اول است (منتخب اللغات) وبغایت راست پندارندہ سخن کسی را ولقب حضرت ابو بکرؓ چرا کہ بر نبوۃ و معراج حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اول ازہمہ ایمان آوردند (غیاث) صدیق وہ ہی کہ اوسکی قوت نظری انبیا کی قوت نظری کی طرح کامل ہوا اور ابتداء عمر سے دروغ وکلام دو رویہ سے پاک ہوا اور دین کے مقدمہ مین اخلاص تمام رکھے حظ نفس کا اوسمین حصہ لگاؤ نہوے ظاہر وباطن یکسان ہو تبرے ولعنت سے دور ہی خواب کی تعبیر ٹھیک ٹھیک کہے (تفسیر مظہر العجائب) اور کہا بعض نے کہ صدیق وہ ہی جو صادق ہوا از روے قول وفعل ودین وعقل کے **عرفا** فرماتے ہین کہ صدیق وہ ہی کہ بذل کرے کونین کو دوست حق سبحانہ وتعالیٰ مین مانند حضرت ابو بکرؓ کے کہ جب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تجہیز جیش عسرت مین اوسے پوچھا - ما ابقیت لنفسك قال اللہ ورسوله ف موافق تعریف مذکورۂ بالا کے شیعہ جناب مولی علی کرم اللہ وجہہ کو صدیق نہین ثابت کرسکتے - کیونکہ بقول شیعہ جناب امیر مین یہ اوصاف نتھے - نہ ہمیشہ وہ سچ بولتے تھے بلکہ عمر بہر تقیہ کیا - ظاہر اونکا باطن کے خلاف رہا - نعوذ باللہ منہا

فصل دوم - عہد رسالتمآب مین حضرت ابو بکر ہی بلقب صدیق مشہور ومعروف تھے فصل دوم

تحت آیہ کریمہ من النبیین والصدیقین - مفسرین لکھتے ہین کہ مراد صدیقین سے اس آیت مین افاضل اصحاب رسول اللہ ہین جیسے ابو بکرؓ - اسواسطیکہ نام رکھا گیا اونکا صدیق اس امت مین وھو افضل اتباع الرسل یعنی وہ تمام رسولونکے تابعدارونمین افضلترین ہین وقیل المراد بالنبیین ھنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وبالصدیقین ابو بکرؓ وبالشہداء عمرؓ وعثمانؓ وعلیؓ وبالصالحین سائر الصحابۃ (خازن)

کہا مفسرین نے والذی جاء بالصدق سے مراد حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور وصدق به سے مراد ابو بکر صدیق ہیں (خازن حسینی معالم) روایت ہی کہ تحقیق حضرت سیدنا مولی علی کرم اللہ وجہہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا والذی جاء بالحق ھو محمدؐ والذی صدق به ابو بکرؓ (رواہ رزین و ابن عساکر) اور کہا ابن عساکر نے اس روایت میں جو بالحق ہی اسید ہی کہ یہ قرأت حضرت علیؓ کی ہی۔

فصل سوم اس بیان میں کہ اللہ تعالی نے بواسطہ جبریل بزبان سرور عالم

ابو بکر کا لقب صدیق رکھا

روایت ہی نزال بن سبرہ سے کہ ہم نے حضرت علیؓ سے کہا کہ اے امیر المومنین ابو بکرؓ کی ہمیں خبر دیجئے فرمایا وہ ایسے شخص تھے کہ حق سبحانہ نے حضرت جبرئیل و محمد علیہما الصلوٰۃ والسلام کی زبان پر اونکا نام صدیق رکھا الخ (رواہ الحاکم باسناد جید) روایت ہے ابو یحیی سے کہ میں نہیں شمار کر سکتا کہ کتنی مرتبہ سنا میں نے حضرت علیؓ کو منبر پر فرماتے ہوئے کہ بیشک اللہ تعالی نے نام رکھا ابو بکر کا بزبان اپنے نبیؐ کے صدیق (رواہ الدار قطنی والحاکم) روایت ہی حکیم بن سعد سے کہا کہ سنا میں نے حضرت علیؓ کو تقسم فرماتے تھے کہ البتہ نازل کیا اللہ تعالی نے نام ابو بکرؓ کا آسمان سے صدیق (رواہ الطبرانی بسند صحیح وکذا فی تاریخ الخلفاء) روایت کی دینوری اور ابن عساکر نے شعبی سے کہا کہ خاص کیا اللہ تعالی نے ابو بکر کو چار خصلتوں سے کہ نہیں وہ خصوصیت تھی کسی میں نام رکھا اونکا صدیق اور سوائے اونکے کسی کا نام صدیق نہیں رکھا الخ (تاریخ الخلفا) روایت کی سعید بن منصور نے اپنی سنن میں ابی وہب مولی ابی ہریرہؓ سے کہا راوی نے جبکہ واپس ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج سے اور مقام ذی طوی میں آئے تو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے جبرئیل میری قوم میری تصدیق نکرے گی تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ تصدیق کرینگے آپکی ابو بکر اور وہ صدیق ہیں (ووصلہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی وھب عن ابی ہریرۃؓ صواعق محرقہ) روایت ہی کہ ربیعہ اسلمی سے حضور سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا نے فرمایا

یا ساریۃ مالک والصدیق المحدیث یہ ایک طولانی حدیث کا ٹکڑا ہی جسکو امام احمدؒ نے بسند حسن روایت کیا ہی (صواعق) روایت ہی ابہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب معراج ہوئی مجکو تو ہر آسمان پر پاتا تھا مین نام اپنا محمدؐ رسول اللہ وابو بکرؓ الصدیق (رواہ ابو یعلی الموصلی - اور ایسی ہی روایت ہی ابن عباسؓ وابن عمرؓ وابی سعیدؓ وابی درداؓ سے اور سب اسانید اوسکی ضعیف ہین لیکن ہر ایک روایت دوسرے کی موید ہی لہذا بحیثیت مجموعی درجۂ حسن کو پہونچیگی - صواعق محرقہ) روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مین اور ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ وعلیؓ انوار تھے داہنے جانب عرش کے حضرت آدم کی پیدایش سے ہزار برس پہلے (الی قولہ) پھر چن لیا اللہ تعالی نے اونکو میرے لیے اصحاب پس کیا ابوبکر کو صدیق اور عمرؓ کو فاروق الحدیث (رواہ الحافظ عمر و بن محمد بن خضر ملائی سیرتہ ان الشافعیؒ روی بسندہ - صواعق) روایت ہی کہ حضرت عمرؓ کے سامنے ایک جماعت آئی اونمین ایک شخص سے آپنے فرمایا کہ اگلی کتابون مین کیا پاتے ہو کہا کہ خلیفۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم صدیقہ - (اخرجہ ابن عساکر عن ابی بکرہ) ف اس روایت سے معلوم ہوا کہ کتب سماوی مین بھی حضرت ابوبکرؓ کا لقب صدیق مذکور ہی - اور حدیث اُحد مین ہی کہ حضور سرور کونین نے فرمایا کہ ای پہاڑ ہل مت ٹھہر جا جز این نیست کہ تجھپر نبی ہی اور صدیق اور شہید (رواہ احمد والبخاری والترمذی وابو حاتم عن انسؓ) اور ایسا ہی قصہ ہی جبل ثبیر کا رواہ الترمذی والنسائی والدار قطنی عن عثمانؓ اور ایسا ہی قصہ ہی جبل حراء کا رواہ مسلم عن ابی ہریرہؓ الغرض اس قسم کی روائتین کتب احادیث مین بکثرت ہین جنکا استقصاء واحصا مجھ کمترین خلایق قلیل البضاعت سے عسیر و دشوار ہی اور جو کچھ مذکور ہوا طالب حق و نیز میرے مقصد کے لیے کافی ہی اب چند روائتین اس مضمون کی کتب شیعہ سے نقل کرتا ہون -

فصل چہارم - روایات از کتب شیعہ

فصل چہارم

علامۂ طبرسی - آیۂ کریمہ والذی جاء بالصدق وصدق بہ کی تفسیر مین ابی العالیہ اور

کلبینی سے لکھتے ہین - جو آیا ساتھ صدق کے مراد اوس سے رسول خدا ہین اور جسنے تصدیق کی اونکی مراد اوس سے ابو بکرؓ ہین (مجمع البیان) **روایت ہی** کسینے حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تلوار کے قبضہ پر حلیہ کرنا درست ہی یا نہین جناب امام نے فرمایا کہ ہان اسلئے کہ ابو بکر صدیق نے اپنی تلوار کے قبضہ پر چاندی کا حلیہ کرایا تھا پس کہا راوی نے آپ ایسا کہتے ہین یعنی صدیق تو حضرت امام اوچھل پڑے اپنی جگہ سے اور فرمایا کہ ہان وہ صدیق ہین ہان وہ صدیق ہین تین مرتبہ جو نہ صدیق کہے اونکو تو خدا تعالی نہ تصدیق کرے اوسکی دنیا و آخرت مین (کشف الغمۃ) ف اکابرین شیعہ کے نزدیک یہ کتاب معتمد علیہ ہی چنانچہ صاحب استقصاء لکھتے ہین - آنچہ در کشف الغمہ مذکور است آنرا اہل حق ہم قبول بیسازند و برو و انگارش پر وازند **روایت ہی** فضیل سے کہ سنا مین نے ابو داؤد سے حدیث بیان کی مجھسے بریدہؓ اسلمی نے کہا کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا کہ جنت تین شخصونکی مشتاق ہی - کہ اتنے مین ابو بکرؓ آئے تو لوگون نے اونسے کہا کہ تم صدیق اور ثانی اثنین فی الغار ہو تم حضرت سے پوچھو کہ وہ کون لوگ ہین (منہج المقال) ف اس روایت سے معلوم ہوا کہ بین الصحابہ صدیق کے لقب سے حضرت ابو بکر ہی معروف تھے فتدبر **روایت ہی** حضرت علیؓ سے کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جبل حراء پر تھا کہ ناگہان پہاڑ نے حرکت کی تو حضرتؐ نے فرمایا ٹھیر پس تحقیق کہ نہین ہین تجھپر مگر نبی اور صدیق اور شہید (احتجاج طبرسی **فرمایا** حضرت امام جعفر صادقؓ نے وَلَدَنِی ابو بکر الصدیقؓ مرّتَین (کشف الغمہ) وکذا فی صواعق محرقہ ف حضرت امام موصوف کی والدہ معظمہ فروہؓ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکرؓ صدیق ہین اور قاسم یعنی آپکے نانا کی مان اسماء بنت عبد الرحمنؓ بن ابی بکرؓ ہین اسیوجہ سے آپنے فرمایا ولدنی ابو بکرؓ الصدیق مرتین (طبقات الحفاظ للذہبی و طبقات المناوی ۱/ **روایت ہی** کہ جناب امیرؓ نے لوگونسے پوچھا من اشجع الناس کون سب سے زیادہ شجاع ہی لوگونے کہا انت آپ فقال ذلک ابو بکر الصدیقؓ الحدیث تو فرمایا آپنے کہ وہ ابو بکر صدیق ہین اخرجہ الانوار فی مسندہ (وصایا ء ضیغمی) **روایت ہی** حضرت امام جعفر صادق عن ابیہ - ایک شخص آیا حضرت امام زین العابدینؓ

علی بن حسینؓ رضی اللہ عنہم کے پاس اور عرض کی کہ خبر دیجئے مجکو ابو بکرؓ کی فرمایا جناب امام نے کہ صدیقؓ کی خبر پس کہا اوسنے کہ آپ اونکو صدیقؓ فرماتے ہین فرمایا حضرت نے کہ روئے تجکو تیری مان۔ نام رکھا اونکا صدیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور مہاجرین وانصار نے الحدیث درواہ الدار قطنی صواعق محرقہ شیعہ جناب امیرؓ نے اپنے بعض خطبہ مین فرمایا انا الصدیق الاکبر انا فاروق الاعظم

دفع ای عزیز میرے چشم ما روشن ودل ما شاد۔ امنا وصدقنا ہمین کچھ شک نہین کہ آپ اپنے زمانہ کے صدیق اکبر اور فاروق اعظم تھے۔ سو یہ بھی باصول اہل سنت والجماعت مگر حضرات شیعہ اپنے اصول مذہب کی بنا پر کسی جزو زمانہ کے لیے بھی آپ کو صدیق اکبر اور فاروق اعظم نہین ثابت کر سکتے کیونکہ باصول شیعہ جناب امیرؓ پر صدیق وفاروق کی تعریف صادق نہین آتی۔ واذلیس فلیس الغرض درصورت تسلیم ہمارا کوئی ضرر نہین آپ اگر اپنے زمانہ کے صدیق اکبر اور فاروق اعظم تھے تو ہمارے مقصد کو مخل نہین ابن ماجہ مین ہی کہ حضرت علیؓ نے فرمایا مین صدیق اکبر ہون نہ کہیگا اپنے کو کوئی صدیق بعد میرے مگر کذاب ف آپنے بعد اپنے کی قید لگایا اپنے قبل کو نفرمایا۔ فصح ما قلنا کیونکہ جب ہم روایت ودرایت پر نظر کرتے ہین تو مجرد آپکا کلام پاتے ہین ونیز زمانہ رسالت وزمانہ شیخین ہین آپ اس لقب سے مشہور ومعروف نتھے اور حضرت ابو بکرؓ کا صدیق ہونا بنزول وحی بواسطہ جبرئیل بزبان وحی ترجمان خیر الانام بین الصحابہ مشہور ومعروف۔ کما عرفت سے بمیزان نظر حسن نرا با ماہ سنجیدم ؛ میان این وآن فرق از زمین وآسمان دیدم پس جبکہ حضرت ابو بکرؓ کا صدیق اکبر ہونا بدلائل قاطعہ بوجہ اتم ثابت ہوگیا۔ تو ماہرین علم پر مخفی نہین کہ وہی افضل البشر بعد الانبیاء ہین لان درجۃ الصدیق افضل الدرجات بعد الانبیاء (ازالۃ الازہام) اور اسپر کلام حق بھی ناطق ہی من النبیین والصدیقین یہ نص ہی کہ بعد نبیوں کے مرتبہ صدیقون کا ہی۔ وہو المدعی۔ اور ہمین شک نہین کہ سرتاج وسردار صدیقین حضرت ابو بکر صدیقؓ ہین رضی اللہ عنہ (تفسیر کبیر۔ صواعق)

الباب الثانی نزول آیۂ کریمہ وسیجنبہا الاتقی وما یتعلق بہا وفیہ فصول

الفصل الاول ۔ تفسیر آیۂ کریمہ کے بیان مین قولہ تعالی۔ وسیجنبہا الاتقی الذی

يؤتى ماله يتزكى ۞ اور قریب ہی کہ دور کر دیا جائے اوس آگ ناراً تلظّى - آگ شعلہ زن سے - جو بڑا پرہیزگار ہی - جو کہ دیتا ہی اپنا مال کہ پاک کرے اپنے تئین - بایںطور کہ خرچ کرتا ہی اوسکو خاص اللہ تعالی کے لیے بغیر ریا و سمعہ کے پس ہوگا پاک نزدیک اللہ تعالے کے کہا ابن جوزی نے کہ اجماع کیا ہی مفسرین نے کہ یہ آیت نازل ہوئی ہی شان میں حضرت ابوبکر صدیق رض کے (اخرجہ ابن ابی حاتم والطبرانی - صواعق - جلالین، کمالین - خازن وغیرہا من التفاسیر) اس آیۂ کریمہ میں تصریح ہی اس امر کی کہ ساری امت میں اتقی یعنی بڑے پرہیزگار حضرت ابوبکر رض صدیق ہین اور جو زیادہ پرہیزگار ہی وہ اللہ تعالی کے نزدیک سب سے زیادہ بزرگ ہی بقولہ تعالی ان اکرمکم عند اللہ اتقکم یعنی تحقیق بزرگتر تمہارا اللہ کے نزدیک زیادہ تر پرہیزگار تمہارا ہی الغرض دونو آیۂ کریمہ سے نتیجہ یہ نکلا کہ ابوبکر صدیق رض افضل ہین ساری امت سے (صواعق) کیونکہ حضرت رب العزت جلشانہ نے اونکو اتقی فرمایا - یہ وصف کسی اور کے لیے نہین آیا پس کسی اور کو اونپر فضیلت نہین اور وہ امت مین سب سے افضل ہین - فثبت المدعی الحضرات علماء مفسرین شیعہ نے بھی تسلیم کیا ہی کہ آیت ابوبکر صدیق رض کی شان مین نازل ہوئی ہی ع والفضل ما شهدت به الاعداء طبرسی نے آیۂ کریمہ کی شان نزول مین لکھا ہی عن ابن زبیر قال ان الایۃ نزلت فی ابی بکر رض لانہ اشتری المماليك الذين اسلموا مثل بلال رض وعامر رض بن فهيرہ وغیرهما واعتقهم (تفسیر مجمع البیان) ابن زبیر سے روایت ہی کہا کہ بیشک یہ آیت نازل ہوئی ابوبکر رض کی شان مین اسلیے کہ اونہون نے خرید کئے غلام جو کہ مسلمان ہو گئے تھے اور کفار کی مملوک تھے مثل بلال رض و عامر رض بن فہیرہ وغیرہما اور آزاد کر دیا اون سبکو راہ خدا مین - فاحفظ

فصل دوم تفسیر آیۂ مذکورہ وما یتعلق بہا اور انفاق مال کے بیان مین

حضرت صدیق اکبر رض نے ابتداء اسلام مین جو مسلمانونکی نہایت ضعیفی اور عاجزی کا زمانہ تھا اسلام و اہل اسلام کی حمایت و اعانت مین اللہ تعالی کی رضامندی کے لیے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت گذاری مین

اورکافرونکی ظلم وتعدی سے بیکس مسلمانونکو بچانے ہین ونیز دیگر کار خیر مین اپنا مال صرف کردیا روایت ہی
ابن عمرؓ سے کہ جسدن اسلام سے مشرف ہوئے ابو بکرؓ رضی اللہ عنہ اوسدن اونکے گھر مین چالیس ہزار درم
تھے (و فی روایۃ اربعون دینار) پس ہجرت کی مدینہ کی طرف تو نتھا اونکے پاس سوا
پانچہزار کے کل مال خرچ کیا غلامونکے چھڑانے مین اور اسلام کی مدد مین روایت ہی حضرت عائشہ
صدیقہ سے کہ بیشک ابو بکر صدیقؓ نے آزاد کیا سات شخصونکو جنپر عذاب کیا جاتا تھا بسبب اسلام کے
(تاریخ الخلفا) ذکر کیا ہی محمد بن اسحق نے کہ حضرت بلالؓ صادق الاسلام وطاہر القلب تھے
امیہ بن خلف کی یہ حالت تھی کہ جب سخت دہوپ ہوتی تو اونکو پیٹھ کے بل لٹاتا اور سینہ پر بھاری تپہر
رکہدیتا اور کہتا کہ مین تجکو یونہی تکلیف دونگا حتی کہ تو مرجائے یا کفر کرے محمدؐ سے اور حضرت بلال اس مصیبت
مین یہی کہتے تھے احدٌ احدٌ یعنی اللہ واحد ہی اللہ واحد ہی کہا راوی نے کہ روایت ہی
ہشام بن عروہ سے وہ راوی ہی اپنے باپ سے کہا کہ گذرے ایکدن ابو بکرؓ اور وہ بلال کو اوسیطرح اذیت
دے رہا تھا تو کہا حضرت ابو بکرؓ نے امیہ سے کہ کیا نہین ڈرتا تو اللہ سے اس مسکین کے معاملہ مین تو اوسنے
کہا کہ تمہین نے تو اوسکو بگاڑا ہی تمہین اس مصیبت سے اوسکو چھڑاؤ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ میرا ایک
غلام ہی جو اس سے زیادہ قوی ہی نسطاس رومی اور وہ تیرے دین پر ہی بعوض انکے اوسکو تجھے
دیتا ہون کہا امیہ نے کہ دیا مین نے۔ پس دیدیا حضرت ابو بکرؓ نے اپنے غلام کو اور لے لیا بلالؓ کو پس آزاد کردیا
اونکو اور اس سے پہلے چھہ شخصونکو اسیطرح کافرونسے لیکر آزاد کرچکے تھے قبل ہجرت کے اور بلال ساتوین
شخص ہین (تفسیر خازن) روایت ہی ابن مسعودؓ سے کہ ابو بکرؓ نے بلال کو امیہ سے غلام دینے کے
علاوہ۔ ایک چادر اور چار سو درہم دیکر خریدا اور راہ خدا مین آزاد کردیا (رواہ ابن ابی حاتم)
روایت ہی سعیدؓ بن مسیب سے کہ یہ غلام حضرت صدیقؓ کا بڑا کارکن اور لائق تھا اوسنے آپ کی
غلامی مین دس ہزار اشرفیان روزگار مین پیدا کین اور کئی لونڈی غلام اور کتنے مویشی جمع کئے تھے یہ
سب خوبیان تہین مگر کافر تھا حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا اگر تو خدائے واحد پر ایمان لاوے تو یہ سب
تیرا ہی اور تو آزاد ہی۔ مگر وہ مشرف باسلام نہوا۔ جب امیہ نے اوسکے نسبت کہا تو حضرت ابو بکرؓ نے

اسکو غنیمت جانا کہ بعوض ایک کافر کے ایک موحد مخلص ملتا ہی اور اوس کافر کی ظلم و تعدی سے نجات پاتا ہی الغرض بلالؓ کو آپنے آزاد کر دیا وہ ہمیشہ حضور سرور انبیا علیہ التحیہ والثنا کی خدمت مین رہے لہذا صدیق اکبرؓ کی شان مین نازل ہوا فاما من اعطے حق اللہ واتقی اللہ وصدق بالحسنی ای لا الہ الا اللہ فی الموضعین فسنیسرہ للیسری للجنۃ (جلالین والتفصیل فی فتح العزیز وحسینی و غیرہم) پس جسنے دیا حق اللہ کا اور ڈرا اللہ سے اور تصدیق کی نیکی کی یعنی لا الہ الا اللہ کی پس آسان کرینگے ہم اوسکے لئے راہ جنت کی اسیطرح حضرت صدیقؓ نے اور کئی مظلوم و بیکس مسلمانونکو کافرونسے خریدا اور آزاد کیا در انحالیکہ وہ لوگ کفار قریش کے لونڈی و غلام تھے بسبب قبول اسلام کے اونکو طرح طرح کی اذیتین دی جاتی تہین اور وہ بیکس و مظلوم تھے منجملہ اونکے ایک عامرؓ بن فہیرہ تھے بنی جدعان کے غلامون مین حضرت صدیقؓ نے اونکو بعوض ایک رطل سونیکے خرید کر آزاد کر دیا سفر ہجرت مین حضور سرور دو جہانکی ہمرکابی مین یہ بھی ہم سفر تھے اور سواری کی ناقہ در غار پر لیکر حاضر ہوتے تھے بڑے اولیاء اللہ سے تھے - بیر معونہ کیدن شہید ہوئے منجملہ اونکے حضرت زنیرہؓ مین مروی ہی - کہ جب انکو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آزاد کیا تو آنکھونمین درد ہوا بینائی جاتی رہی - کفار طعنہ زن ہوئے کہ لات و عزیٰ کی مار نے تجھے اندہا کر دیا - اونہون کے کمال صبر و تحمل سے جواب دیا کہ لات و عزیٰ کو ہرگز یہ قدرت نہین کہ کسیکو نفع و نقصان پہونچا سکیں - اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے جو چاہتا ہی سو کرتا ہی یہ مشیت ایزدی کا مقتضا ہی کہ مین نابینا ہو گئی یہ عجز اونکا حق سبحانہ و تعالیٰ شانہ کو پسند آیا اوسنے اپنے فضل سے دوبارہ اونکو بینائی بخشی منجملہ حضرت مہدیہؓ اور اونکی بیٹی ہین رضی اللہ تعالیٰ عنہما - یہ دونو ایک عورت بنی عبد الدار کی لونڈیان تہین وہ عورت انکو نہایت ایذا دیتی تھی - حضرت ابو بکر صدیقؓ اوسکے پاس گئے اور اوسکی خواہش کے موافق قیمت دیکر دونونکو خرید لیا اور راہ خدا مین آزاد کیا - اور کہا اٹھو میرے ساتھ چلو - اونہون نے عرض کی ای صدیق اکبر ہم اوسکے نمک خوار اور پروردہ ہین تقضاء مروت نہین کہ کام اوسکا ناتمام چھوڑ دین اگر آپکی اجازت ہو تو اوسکا کام پورا کر کے حاضر خدمت ہوتی ہین حضرت صدیقؓ نے اونکی تحسین و آفرین کی اور اجازت دے دی منجملہ اونکے ایک عورت وہ ہی جو بنی مؤمل کی

مملوک تھی نبی موئل ایک جماعت ہی نبی عدی سے اوسپر بھی مصیبت تہی حضرت صدیق اکبر رضؓ نے اوسکو بھی خرید کر کے آزاد
کیا منجملہ اونکے ام عبدہ کو آزاد کیا۔ یہ اونکا ذکر تھا جنکو بسبب اسلام کے ایذائین دی جاتی تہین اور ماسوائے
انکے اور لونڈی غلامونکو آزاد کیا غرض یہ کہ حضرت صدیق اکبر رضؓ نے اسلام کی اعانت و دین کی حمایت
مین اپنا بہت مال خرچ کیا اور بعد تمام اس خرچ کے چالیس ہزار درم سرمایہ اونکے پاس تھا وہ بھی بموجب
فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوسرے مسلمانون برور دینگے کامونین تیرہ برس کے عرصہ مین خرچ
کیا۔ بعد ازان چھ ہزار درم باقی رہ گئے تھے وہ سفر ہجرت اور مسجد نبوی کی زمین خرید کرنے مین اور دوسرے
نیک کامون مین سامان جہاد وغیرہ مین خرچ کیا (تفسیر فتح العزیز) مسجد نبوی کی زمین حضور سرور انبیاء
علیہ التحیۃ والثناء نے نبی نجار سے دس دینار کو خرید فرمایا اور قیمت اوسکی ابوبکر صدیق کے مال سے دیا (مواہب
لدنیہ) تجہیز جیش عسرت مین حضرت صدیق اکبر رضؓ کی سبقت روایت ہی حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ
عنہ سے کہ حضرت ابوبکر ہمیشہ کار خیر مین مجھپر غالب رہا کئے حتیٰ کہ زمانۂ غزوۂ تبوک مین۔ اوسوقت مجھے دسترس
خوب تھا مین یہ سمجھا کہ اس مرتبہ مین غالب رہونگا بس مین اپنے مال سے نصف مال حضور اقدس مین لایا۔ حضور نے
ارشاد فرمایا عیال واطفال کے لیے کیا چھوڑا مین نے عرض کی کہ اتنا ہی مال اور حضرت ابوبکر صدیق رضؓ اپنا کل
مال لے آئے۔ حضور رضؓ نے فرمایا کہ اہل وعیال کے لیے کیا چھوڑا اونہون نے کہا کہ خدا اور خدا کا رسول آپ نے
فرمایا ما بینکما ما بین کلمتکما یعنی تم دونونکے مراتب مین ایسا ہی فرق ہی جیسا تم دونونکے
بیان مین فرق ہی (تواریخ حبیب الٰہ۔ قرۃ العیون) واخرج ابونعیم فی الحلیۃ عن الحسن
البصری ان ابا بکر رضؓ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بصدقتہ فاخفاھا فقال یا رسول
اللہ ھذہ صدقتی وللہ عندی معاد وجاء عمر رضؓ بصدقتہ فاظھرھا فقال یا رسول اللہ
ھذہ صدقتی ولی عند اللہ معاد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین صدقتیکما کما
بین کلمتیکما اسنادہ جید لکنہ مرسل (تاریخ الخلفا) الغرض حضرت صدیق اکبر نے کل مال راہ خدا
مین لاکر حاضر کیا اور اہل وعیال کو خدا اور رسول کے بھروسہ پر چھوڑ دیا۔ اور اپنے لئے نقد وجنس کچھ نہ رکھا
روایت ہی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ تھے ہم لوگ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور

نزدیک حضرت کے ابوبکر صدیق رض تھے ورانحالیکہ وہ عبا پہنے ہوئے تھے (اور بجائے سیون کے) اوسمین کانٹے لگے ہوئے تھے (اسوجہ سے کہ آپ کل مال راہ خدا مین خرچ کرکے نادار ہوگئے تھے۔ ایک روز کملی کو کرتے کی طرح گلے مین ڈالکر اوسکے دونو پلے ملاکر کانٹے لگا لئے تھے کہ شکل دوختہ کے ہوگئے تھے۔ تفسیر فتح العزیز) پس نازل ہوئے حضرت جبرئیلؑ اور کہا یا محمد صلی اللہ علیک وسلم کیا ہی کہ مین دیکھتا ہون ابوبکرؓ کو اس حالت مین کہ دیکھتا ہون حضرتؐ نے فرمایا کہ ای جبرئیل اونہون نے خرچ کیا ہی اپنا مال مجھپر قبل فتح (مکہ) کے (بسبب غریبی کے اونکا یہ حال ہی) کہا حضرت جبرئیلؑ نے کہ اللہ تعالی اونپر سلام فرماتا ہی اور فرماتا ہی پوچھو اونسے کہ آیا وہ اس فقر مین بھی مجھسے راضی ہین یا نہین حضرت ابوبکرؓ نے عرض کی کیا مین ناخوش ہونگا اپنے رب سے انا عن ربی راض انا عن ربی راض انا عن ربی راض (خازن) اخرج البغوی باسناد الثعلبی وابن عساکر وسندہ غریب ضعیف جدا۔ واخرج ابو نعیم عن ابی ہریرۃؓ وابن مسعودؓ وسندھما ضعیف ایضا وابن عساکر نحوہ من حدیث ابن عباسؓ (صواعق محرقہ وفتح العزیز) واخرج الخطیب بسند رواہ ایضا عن ابن عباسؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ھبط علی جبریل علیہ السلام وعلیہ طنفسۃ وھو متخلل بھا فقلت لہ یا جبرئیلؑ ماھذا قال ان اللہ تعالی امر الملائکۃ ان تتخلل فی السماء کتخلل ابی بکرؓ فی الارض قال ابن کثیر وھذا منکر جدا (تاریخ الخلفا) اما کونھا ضعیفۃ لا تضر فی المناقب فاحفظ ما قررہ المحدثون فی اصول الحدیث

فصل ۳ سوم۔ فی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ما نفعنی مال احد قط ما نفعنی مال ابی بکرؓ

حضورؐ سرور کونین سلطان دارین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زبان فیض ترجمان سے بارہا ارشاد فرمایا نہین نفع دیا مجکو کسیکے مال نے کبھی جسقدر نفع دیا مجکو ابوبکرؓ کے مال نے روایت ہی ابہیریرہؓ سے کہ بیشک فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کوئی نہین کہ جسکا احسان ہو مجھپر مگر یہ کہ مین نے اوسکا بدلہ کردیا سوائے ابوبکرؓ کے پس تحقیق کہ اونکا احسان ہی مجھپر اوسکا بدلہ دیگا اونکو اللہ تعالی دن قیامت کے ما نفعنی مال احد قط ما نفعنی مال ابی بکرؓ (رواہ الترمذی) روایت ہی حضرت ابن عباسؓ سے

کہ حضرتؐ نے فرمایا نہین ہی کوئی نزدیک میرے بڑا احسان کرنیوالا ابوبکرؓ سے ۔ ہمدردی کی اوسنے میری اپنی جانسے اور اپنے مال سے اور بیاہ دی مجکو بیٹی اپنی ۔ رواہ الطبرانی روایت ہی سیدنا مولٰے علی کرم اللہ وجہہ سے کہ بیشک فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رحم کرے اللہ تعالیٰ ابوبکر پر کہ بیاہ دی مجکو بیٹی اپنی اور لیگئے دار الہجرت کی طرف مجکو اور آزاد کیا بلال کو اپنے مال سے اور نہین نفع دیا مجکو کسیکے مال نے اسلام مین جو جسقدر کہ نفع دیا مجکو مال ابوبکر نے الحدیث رواہ الترمذی روایت ہی ابہریرہ سے کہ بیشک فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین نفع دیا مجکو مال نے کبھی جو نفع دیا مجکو مال ابوبکر نے ۔ پس روئے حضرت صدیقؓ اور عرض کرنے لگے کہ نہین ہو مین اور مال میرا مگر آپ ہی کا ہی یارسول اللہ ۔ رواہ احمدؒ اور روایت کی ابویعلی نے عائشہؓ سے مرفوعا مثل اسکے ۔ کہا ابن کثیر نے ایسا ہی مروی ہی حضرت علیؓ ۔ ابن عباسؓ ۔ جابر بن عبد اللہؓ ۔ ابی سعید خدری رضی اللہ عنہم سے روایت کی خطیب نے ابن مسیبؒ سے مرسلا اور زیادہ کیا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خرچ کرتے تھے مال ابوبکرؓ کا (بے تکلف) جیسا کہ خرچ کرتے تھے اپنا ذاتی مال (صواعق محرقہ) **الغرض** اکثر حدیثون مین حضور نے فرمایا کہ کسیکو مال نے اسقدر نفع نہین دیا مجکو جسقدر ابوبکرؓ کے مال سے مجکو فائدہ ہوا ۔ اسواسطے کہ ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مال اور ابو طالب اور عبد المطلب کا مال بھی اگرچہ حضرتؐ کے مصارف مین خرچ ہوا مگر وہ اسطرح پر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کھانے اور لباس اور خویش و اقربا کے دینے لینے مین مہمانونکی ضیافت مین تھا جو نکی خبرگیری مین صرف ہوا تھا اور حضرت ابوبکر صدیقؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مال اسلام کی شوکت مسلمانونکی خدمت اور کافرونسے اونکی گلوخلاصی اور ضعفاء مسلمین کی مدد و دستگیری اور سفر ہجرت مین اور ایسے وقت مین کہ نہ حضرت خدیجۃ الکبریؓ حیات فرما تھین ۔ نہ ابوطالب زندہ تھے ایسی ایسی خاص حالتونمین حضرت ابوبکرؓ ہی اپنی جان و مال سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمدرد اور مونس و غمگسار رہی اور سوائے انکے یہ شرف کیسیکو حاصل نہوا ۔ اور غیرونکے مصارف مین زمین و آسمانکا فرق ہی لہذا حق سبحانہ و تعالیٰ شانہ نے اونکے حق مین فرمایا وسیجنبہا الاتقی الذی یؤتی ماله یتزکی الخ یعنی نزدیک ہی کہ دور رکھا جائے گا اوس آگ سے جو بڑا متقی ہی جو کہ

دیتا ہی مال اپنا تاکہ پاک کرے اپنے تئین اور نہین ہی کسیکا اوسپر احسان کہ اس مال کے دینے سے اُسکا بدلہ عوض معاوضہ نعم البدل مقصود ہو الغرض کسیکے احسان کے بدلے مین اُس نے اپنا مال نہین خرچ کیا اور مال خرچ کرنے سے اوسکی کوئی غرض نہین ہی سوائے رضامندی وخوشنودی اپنے پروردگار برتر کی اور کسیطرحکی نفسانیت اس خرچ کرنے مین اونکو منظور نہین ہی۔ اور البتہ قریب ہی کہ ابوبکر رضؓ راضی ہونگے حق تعالی سے یا حق جلشانہ راضی ہوگا ابوبکرؓ سے۔ یرضیٰ مین جو ضمیر ہی اوسمین دونو احتمال ہی ف یہ آیۂ کریمہ حضرت ابوبکرؓ کے کمال فضل وشرف پر دلالت کرتی ہی جسطرح حق تعالی نے اپنے پیغمبر کی دلجوئی وخاطرداری کے لیے فرمایا ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ اسیطرح حضرت ابوبکر صدیقؓ کے لیے وعدہ فرمایا۔ ولسوف یرضیٰ (تفسیر فتح العزیز) الْمختصر اوراق مین زیادہ طول کی گنجائش نہین طالب کو چاہیے کہ کتب تفاسیر کو ملاحظہ فرمائین تاکہ خطا وافراط وتفریط مین اسیقدر پر اختصار کرتا ہون خلاصۂ کلام یہ کہ آیۂ مذکورۂ بالا خاص حضرت صدیق اکبر یار غار پیغمبر کی شان مین نازل ہوئی اور دوسریکا ہیجگہ احتمال نہین اور مخصوص آپکو اتقیٰ فرمایا اور معنی اوسکے اکرم وبزرگتر ہی کیونکہ دوسری جگہ ارشاد ہے۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم یعنی تحقیق کہ بزرگتر تمہارا نزدیک اللہ کے زیادہ تر متقی اور پرہیزگار تمہارا ہی اور جو اکرم عند اللہ ہو وہی افضل ہی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ عند اللہ تمام امت سے افضل اور بزرگتر ہین (صواعق) وھو المقصود ولا یمکن حملھا علی غیرہ فتدبر

فصل چہارم۔ اس بیان مین کہ جسنے قبل فتح مکہ کے جہاد وخرچ کیا وہ افضل ہے بعد والون سے

قولہ تعالی لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل ط اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا ط یعنی نہین برابر ہی فضل وبزرگی مین تم مین سے کوئی شخص اوسکے جسنے خرچ کیا مال اپنا اور قتال کیا ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبل فتح مکہ کے۔ وہ لوگ (کہ جنہون نے خرچ کیا قبل فتح کے اور قتال کیا) بہت بزرگ ہین مرتبہ مین

اون لوگوں سے جنہوں نے خرچ کیا مال اپنا بعد فتح کے اور قتال کیا کہا **کلبی** نے کہ بیشک یہ آیت نازل ہوئی شان مین حضرت ابوبکر صدیق کے رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسواسطیکہ وہ پہلے ایمان لانیوالے اور پہلے خرچ کرنیوالے ہین مال اپنا راہ خدا مین (خازن - کمالین - وذکرہ البغوی) اور اکثر مفسرین ہین اسبات پر کہ یہ آیت حضرت ابوبکرؓ کی شان مین نازل ہوئی اسواسطیکہ پہلے جو شخص ایمان لایا اور خرچ کیا اور کافرونسے جھگڑا وہ حضرت صدیقؓ ہی تھے (تفسیر حسینی) وفیہ دلیل علے فضلہ وتقدمہ اور اسمین دلیل ہے حضرت ابوبکرؓ کی بزرگی اور فضل وشرف مین سب پر مقدم ہونیکی (تفسیر مدارک) اور یہ شرف اور بزرگی اسوجہ سے ہے کہ مکہ فتح ہونیکے قبل تک مسلمانونکی حالت نہایت سخت ودشوار تہی کفار ونکی ایذا رسانی اور اسلام کی بیخکنی مسلمانو پر یورش کی انتہا نتہی لوگ شک وریب مین تھے پس ایسی نازک حالت مین جسنے اسلام واہل اسلام کی حمایت کی اور اپنا جان ومال راہ خدا مین خرچ کیا وہ بیشک فضل وشرف مین سب سے مقدم ہوگا کیونکہ بعد فتح مکہ کے اسلام غالب اور کفر مغلوب ہوا دشمنان دین پامال ہوئے - لوگ فوج در فوج دین مین داخل ہوئے - مسلمانونکی کمزوری وقلت - قوت وکثرت سے مبدل ہوگئی - پس ایسے وقت مین جنہون نے راہ خدا مین خرچ کیا اور کافرونسے لڑے - وہ سابقین اولین کے ہمسر وبرابر نہیں ہین مرتبہ مین (جامع البیان) اسلئے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا - لوانفق احدکم مثل احد ذھبا مابلغ مد احدھم ولانصیفہ - اخرج البخاری عن ابی سعیدؓ (کمالین) اس **حدیث** کا شروع یہ ہے کہ فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لاتسبوا اصحابی والذی نفس محمد بیدہ الخ یعنی نہ برا کہو میرے صحابہ کو قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ جان محمدؐ کی اوسکے ہاتھ مین ہے بیشک اگر تم مین کوئی شخص خرچ کرے مثل جبل احد کے سونا - تو نہ پہونچے گا اونکے ایک مد کو اور نہ اوسکے نصف کو **مد** ایک پیمانہ ہوتا ہے صاحب قاموس کہتے ہین کہ مین نے تجربہ کیا ہے کوئی شئی دو کف بھر کر موافق اوس پیمانہ کے ہوگی (منتخب) المختصر یہ مذکور تھا حضرت صدیق اکبر کے مال خرچ کرنیکا کہ حضور سرور انبیاء کو جسقدر انکے مال سے نفع پہونچا اوسقدر کسیکے مال سے نفع نہین پہونچا اور معلوم ہوا کہ جسقدر مال اسلام کی حمایت واعانت مین آپنے خرچ کیا اوسقدر کسینے نہین خرچ کیا

کما عرفت ۱۲ گو کہ **تجہیز جیش عسرت مین** صحابۂ کرام نے بڑی بڑی کامیابی اور بڑے بڑے شرف حاصل کیے۔ مگر حضرت صدیق اکبرؓ پر کیسیکو سبقت نہ حاصل ہوئی **منقول ہی کہ** جسوقت آنسرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہیۂ سفر تبوک مین تھے۔ اوسوقت سیدنا ذی النورینؓ عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ ایک قافلہ کی تیاری کررہے تھے جسکو ملک شام مین واسطے تجارت کے بہیجنا چاہتے تھے وہ سب سامان اس جہاد مین صرف کیا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم یہ دو سَو اونٹ مع پالان و پوششوں کے اور کملونکے جو اوپر ہین اور دوسو اوقیہ چاندی لیجئے اور سامان لشکر مین خرچ کیجئے (**اوقیہ** چالیس درم کا ہوتا ہی اور دوسو اوقیہ آٹھ ہزار درم ہوئے) حضرتؐ نے اونکی حق مین فرمایا لا یضر عثمانؓ ما عمل بعد ھذا۔ یعنی نہ ضرر کرے گا عثمانؓ کو جو کچھ کہ بعد اسکے کرینگے (مواہب لدنیہ) اور ایک روایت مین تین سو اونٹ مع سامان اور ہزار مثقال سونا لائے اور حضرت کے سامنے رکھدیا۔ آپنے اونکے لیے دعا فرمائی اللھم ارض عن عثمانؓ فانی عنہ راض یعنی ای اللہ راضی ہو تو عثمانؓ سے پس بیشک مین اوس سے راضی ہون **مروی ہی کہ** اس لشکر مین تیس ہزار آدمی تھے اونمین سے دو حصۂ لشکر کا سامان حضرت عثمانؓ نے کردیا اور اس بشارت کو حاصل کیا۔ من جھز جیش العسرۃ فلہ الجنۃ یعنی جسنے سامان کیا لشکر عسرت کا تو اوسکے لیے جنت ہی (کذا فی کتب السیر) اور ایک روایت مین ہی کہ ایکہزار اونٹ اور ستر گھوڑے دیے اور عبد الرحمٰن بن سمرہ سے روایت ہی کہ حضرت عثمان ایک ہزار دینار اپنی آستینون مین بھر کر لائے اور حضور سرور انس و جان صلی اللہ علیہ وسلم کی گود مین ڈالدیا پس حضرت اوسکو الٹتے پلٹتے تھے اور فرماتے تھے ما ضر عثمانؓ ما عمل بعد الیوم اور ایک روایت مین دس ہزار دینار ہی اور حضرت نے فرمایا۔ غفر اللہ لک یا عثمان رض ما اسررت و ما اعلنت و ما ھو کائن الی یوم القیٰمۃ ما یبالی ما عمل بعدھا (مواہب لدنیہ) اور حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ جو عشرۂ مبشرہ سے ہین وہ چالیس ہزار درم لائے اور اسیقدر اپنے اہل و عیال کے لیے چھوڑ آئے حضرتؐ نے اونکے لیے بھی دعا فرمائی۔ اور ایک روایت مین کہ چالیس

اوقیہ سونا لائے اور ایک روایت سے چار ہزار درہم لائے (مدارج النبوۃ) **الغرض** اسیطور سے حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب اور طلحہؓ بن عبیداللہ اور سعدؓ بن عبادہ اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہم اور تمام اشراف و اغنیاء مہاجرین و انصار اپنی اپنی وسعت کے موافق مال لائے حتی کہ بعض بعض عورتوں نے اپنے اپنے زیور بدنسے اوتار کردئے **حضرت عاصمؓ** بن عدی انصاری چند وسق خرمے کے لائے (**وسق** ایک شتر کے بار کو کہتے ہین وہ وزن مین ساٹھ صاع ہوتا ہی) **حضرت ابوعقیل** انصاری ایک صاع اور ایک روایت مین ہی کہ نصف صاع خرمے لائے اور عرض کی کہ آج رات کو صبح تک مین نے پانی کھینچا ہی اوسکی مزدوری مین دو صاع خرمے ملے تھے ایک صاع لایا ہون اور ایک صاع اہل وعیال کے لیے چھوڑ آیا ہون **اگرچہ** صحابۂ کرام نے اس محل پر بڑے بڑے مدارج و مراتب اور شرف حاصل کئے ۔ مگر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ترجیح نہ حاصل ہوئی **بروایت** صحیح حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ جب حضرت نے تجہیز لشکر کا حکم دیا تو اون دنون ۔ مین مالدار تھا تو کہا مین نے کہ آج مجکو حضرت ابوبکر پر سبقت حاصل ہوگی اگر ہو سکتی ہی پس لایا مین نصف مال اپنا تو فرمایا مجھسے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کیا چھوڑا اپنے اہل وعیال کے لئے مین نے عرض کیا کہ اسیقدر ۔ پھر آئے حضرت ابوبکر صدیقؓ اور جوکچھ اونکے پاس تھا وہ سب مال لے آئے حضور نے اونسے فرمایا کہ ای ابوبکرؓ کیا چھوڑا تمنے اپنے اہل وعیال کے لیئے عرض کی ابقیت لھم اللہ ورسولہ یعنی چھوڑا مین نے اونکے لیے خدا اور رسول کو (حضرت عمر فرماتے ہین کہ) مین نے کہا کہ مجکو اونپر کبھی سبقت نہوگی کسی شئے مین (صواعق محرقہ) اور حضرت نے فرمایا ۔ ما بینکما ما بین کلمتکما یعنی فرق تم دونو نکے مرتبہ مین ایسا ہی ہی جیسا کہ تم دونون کے کلام مین ہی کذا فی کتب السیر **غرض** یہ کہ جو حضرات جوکچھ لائے وہ اپنے اہل وعیال کیلیے بھی چھوڑ آئے مگر حضرت صدیق اکبرؓ تمام کل مال لے آئے اور اہل وعیال کو خدا اور رسول کے بھروسہ پر چھوڑ آئے ۔ پس انکے مرتبہ کے مساوی کون ہوسکتا ہی **المختصر** یہ حال تھا آپکے انفاق مال کا سورۂ واللیل مین مذکور ہوا اور اسجگہ حق سبحانہ وتعالی شانہ نے ارشاد فرمایا ۔ اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد یہ شرف بھی حضرت صدیقؓ ہی کے لیے مخصوص تھا ۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

فصل پنجم۔ در بیان شجاعت و بہادری و قتال و جہاد حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اس فصل مین پہلے ہم اون روایتونکو درج کرتے ہین جنکو مخالفین نے بھی اپنی تصنیفات مین بلارد وانکار درج کیا ہی چنانچہ مجتہد جنتمغم علی انجاری ابن مرزا شجاعت علی ایرانی اپنی وصایائے ضیغمی مین لکھتے ہین مروی ہی حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق سے وہ کہتے ہین کہ مشرکین مکہ خانۂ کعبہ مین بیٹھے ہوئے تھے اور باخود ہا جناب رسالتماب کا ذکر کر رہے تھے کہ ہمارے معبودونکو سطرح برا کہتے ہین۔ ناگہان داخل ہوئے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس کفار کھڑے ہوگئے حضرت کو گھیر کر اور کہا کہ آپ ہمارے معبودکو برا کہتے ہین ایسا اور ایسا۔ آپنے فرمایا کیون نہ برا کہین ہم اونکو بس سبکے سب حضرت کو لپٹ گئے تو ایک شخص دوڑا ہوا ابوبکر رضی کے پاس آیا اور کہا کہ جلد خبر لو حضرت کی۔ پس نکلے حضرت ابوبکر یہانتک کہ خانۂ کعبہ مین پہونچے تو دیکھا کہ حضور سرورِ عالم پر کفار زرغہ کئے ہین۔ تو فرمایا آپنے کفار سے کہ ہلاکی ہو تمکو آیا تم قتل کرنا چاہتے ہو ایسے شخص کو جو کہتا ہی کہ رب میرا اللہ ہی اور تحقیق کہ لائے تمہارے پاس نشانیٔن تمہارے رب سے پس مشرکین نے حضرت کو چھوڑ دیا اور اونپر ٹوٹ پڑے اور سبکے سب مارنے لگے حضرت اسماء کہتے ہین کہ حضرت ابوبکر آئے ہین تو یہ حالت تھی کہ جب وہ اپنے بالونپر ہاتھ لگاتے تھے تو وہ بال اونکے ہاتھون مین آجاتے تھے اور آپ فرماتے تھے۔ تبارکت یا ذا الجلال والاکرام (استیعاب) اور ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی نے کفار کو اسلام کی رغبت دلائی اور نصیحت کی تو ہر طرف سے کفار اونپر گر پڑے اور اسقدر مارا کہ چہرۂ مبارک اونکا متغیر ہوگیا اور نوبت ہلاکت پہونچی پس لوگ اونکو اوٹھا لائے اور حالت اونکی یہ تھی کہ وہ بیہوش پڑے تھے اور قدرت بات کرنے کی نتھی یہانتک کہ اوسدن کے آخر مین کچھ ہوش ہوا تو پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیونکر ہین اور جب ہوش مین آتے یہی سوال کرتے۔ کذا فی ریاض النضرۃ اور ایک روز معیط نے آنحضرت کو خانۂ کعبہ کے نزدیک پایا۔ تو آپکو مخنوق کرتا تھا گلا گھونٹتا تھا ناگاہ حضرت ابوبکر پہونچے

تو اوسکو دفع کیا اور حضرت کو اوس سے چہڑایا۔ کذا فی اسد الغابہ ف حضرات ناظرین کیا کوئی نظیر مل سکتی ہی کہ مثل ابو بکرؓ صدیق کے کسینے ایسے نازک وقت مین کفار سے مقابلہ و مجاہدہ کیا اور حضور سرور دو جہان کی حمایت اعانت و مدد مین کسینے بھی ایسی مصیبت جہیلی۔ ظاہر ہی کہ کوئی نہین اور روایت ہی حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ بیشک مجپر سبقت کی ابو بکرؓ نے چار چیزونمین کہ نہین دیا گیا مین اونمین سے کوئی چیز۔ سبقت کی اونہون نے اظہار اسلام مین اور سبقت کی تقدم ہجرت مین اور سبقت کی مصاحبت غار مین اور سبقت کی نماز کے قائم کرنے مین درانحالیکہ مین اوسدن شعب ابیطالب مین تہا۔ وہ اپنا اسلام ظاہر کرتے تہے اور مین پوشیدہ کرتا تہا قریش اونکی عزت کرتے تہے اور میری حقارت۔ ریاض النضرہ ملخصًا۔ جنگ بدر مین آپکی شجاعت روایت ہی کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا لوگو تمین کون بڑا بہادر ہی۔ لوگون نے عرض کی کہ آپ ہین۔ آپنے فرمایا لوگونمین سبسے بہادر ابو بکرؓ صدیق ہین اسلیے کہ جب دن بدر کا تہا تو بنایا ہمنے ایک عریش ٹہرنیکی جگہ واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔ پس کہا ہمنے کہ کون شخص ہی جو حضرتؐ کی حفاظت کے لیے رہے کہ کوئی مشرک آپ کے نزدیک نہ آسکے۔ تو کوئی نہ کہڑا ہوا اسکام کے لیے سوائے ابو بکر صدیق کے اور حال اونکا یہ تہا کہ اپنی تلوار میان سے نکالکر تان لیا اپنے سر پر۔ پس جب کوئی مشرک اوس طرف جاتا تو حضرت ابو بکرؓ اوسپر حملہ کرتے اپنی تلوار سے۔ اخرجہ البزار فی مسندہ وکذا رواہ محمد بن عقیل بن ابی طالب روایت ہی محمد بن عقیل سے وہ راوی ہین حضرت علی سے ایکدن آپ نے ایک جماعت مین فرمایا کہ لوگونمین سب سے زیادہ بہادر کون ہی۔ لوگون نے عرض کی کہ آپ یا امیر المومنین آپنے فرمایا آگاہ ہو تحقیق کہ نہین لڑا مین کسی سے مگر یہ کہ بدلہ لیا مین نے اوس سے۔ و لیکن شجاع ترین مردم ابو بکر صدیق ہین۔ جبکہ بدر کا دن تہا ہمنے جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے عریش بنایا اور کہا ہمنے کہ کون شخص ہو ویگا ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تاکہ نہ پہونچے اونکی طرف کوئی مشرک پس قسم ہی بخدا کہ ہم مین سے کوئی نہین ساتھ ہوا حضرت کے سوائے ابو بکر کے (اور حالت اونکی عجب

جنگ بدر میں حضرت صدیق اکبرؓ کی شجاعت

کہ کسیکو قتل کرتے تھے اور کسیکو للکارتے تھے اور کسیکو سر کے بل ڈالتے تھے۔ اور کتنے تھے ہلاکی ہو تمہارے لیے آیا قتل کرنا چاہتے ہو ایسے شخص کو جو کہتا ہی کہ رب میرا اللہ ہی۔ پھر فرمایا حضرت علی نے لوگون سے کہ قسم دیتا ہون مین تمکو اللہ کی (ربنا وتم) آیا مومن آل فرعون بہتر ہی یا ابوبکر پس لوگ خاموش رہے تو آپنے فرمایا کہ کیون نہین تم جواب دیتے ہو قسم ہی خدا کی البتہ ایک ساعت ابوبکرؓ کی بہتر ہی مومن آلِ فرعون سے۔ اسلیے کہ مومن آل فرعون چھپاتا تھا اپنے ایمان کو اور ابوبکرؓ ظاہر کرتے تھے اپنے ایمان کو۔ اور کبھی نہ چھپایا۔ رواہ ابن السمان فی کتاب الموافقہ۔ (وصایائی ضیغمی)

ابوالفدا لکھتا ہی کہ چشمہ کے کنارے سعدؓ بن معاذ نے لکڑیونکا ایک چبوترہ تخت کی صورت اسغرض سے بنایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسپر بیٹھکر اجلاس فرماوین حضرت سید کونین سلطان دارین نے مع اپنے رفیق یار غار ابوبکر صدیق کے اوسپر جلوس فرمایا۔ قوم قریش کی جمعیت کو دیکھکر حضرت سرور دوجہان نے ابوبکرؓ صدیق کو اپنے شریک کرلیا اور جناب باری مین دست بدعا ہوئے اور لڑائی شروع ہوئی۔ ہنگام جنگ ابوبکر صدیقؓ ہاتھ مین ننگی تلوار لیے ہوئے حضور کے سامنے کھڑے تھے۔ جو کافر آپ پر حملے کرتا حضرت ابوبکرؓ اپنی تلوار سے اوس کو واصل جہنم کرتے جاتے تھے۔ انتہی

جنگ احد مین آپ کی شجاعت مسٹر واشنگٹن ارونگ انگریزی مورخ لکھتا ہی کہ۔ آنحضرت نے اپنے مجاہدین کو دو دستون پر تقسیم کرکے بسرداری حضرت ابوبکرؓ صدیق و حضرت عمرؓ فاروق دامن کوہ کے چپ و راست مقیم کردیا تھا وہ مومنین جو بسرداری شیخین پس و پیش دامن کوہ مین لڑ رہے تھے اپنے امیر و سردار لشکر کو زخمی پاکر بھاگ چلے (افضل السیر ملقب بہ ہشت گوہر مطبوعہ کلکتہ تاقلاعن سیرۃ اور فت اسلام) ف اس روایت سے معلوم ہوا کہ باوجود مجروح و زخمی ہونیکے یہ حضرات ثابت قدم رہے **اور** جو لوگ حضورؐ سے جدا نہین ہوئے اور ثابت قدم رہے منجملہ اونکے ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروق وغیرہا ہین بعد لڑائی حضور کے ساتھ یہ لوگ پہاڑ پر تھے اور ابوسفیان کا جواب فاروق اعظمؓ نے دیا تھا (مواہب وغیرہ من کتب السیر) **بقول شیعہ** ابوبکر صدیقؓ نے اپنے باپ کو قتل کرنا چاہا حضرتؐ نے منع فرمایا۔ شیخ علی امام اعظم امامیہ لکھتا ہی۔ وکان ابا بکرؓ اراد قتل ابیہ

یوم احد فنہاہ النبی صلے اللہ علیہ والہ وسلم عن ذلک وقال دعہ لیلے قتلہ غیرک

(تذکرۃ الفقہاء فصل سادس) **مروی ہی** کہ حضرت ابو بکرؓ کے بیٹے حضرت عبد الرحمن جب
مشرف باسلام ہوئے تو انہون نے کہا کہ بروز احد مین نے آپکو ایسے موقع پر پایا تھا کہ اگر
مین چاہتا تو آپ کو قتل کرتا مگر مین نے آپ کو قتل نہین کیا۔ آپنے فرمایا کہ اگر مین تجکو ایسے موقع پر
پاتا تو اللہ کے واسطے ضرور مین تجکو قتل کرتا (رواہ بن عساکر عن محمدؒ بن سیرین) **ف** ان روایات سے
معلوم ہوا کہ جہاد فی سبیل اللہ مین آپ کو انتہا درجہ کی رغبت و مستعدی تہی جنکی کہ خدا و رسولؐ کے مقابلے
باپ و بیٹے۔ عزیز و اقارب کی بھی رعایت مد نظر نتہی۔ اور مثل آپ کے دیگر صحابۂ کرام **چنانچہ** حضرت
ابو عبیدہؓ نے قتل کیا اپنے باپ کو دن احد کے اور حضرت ابو بکر نے قتل کرنا چاہا مگر حضرتؐ نے منع فرمایا
اور مصعبؓ بن عمیر نے قتل کیا اپنے بھائی کو دن احد کے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ وغیرہ نے اپنے
عزیزونکو قتل کیا۔ کذا فی مبہمات القرآن للسیوطی ۱۶۲ ور قتل کیا حضرت عمرؓ نے اپنے
ماموں عاص بن ہشام کو دن بدر کے۔ کما نقلہ الدہلی اور عرض کیا تھا عبد اللہؓ ابن عبد اللہ بن ابی
نے حضور مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین کہ اگر آپ چاہین تو سر کاٹ لائون مین اپنے باپ کا۔ رواہ
البخاری (شرح شفاء ملا علیؒ جلد ثانی۔ تفسیر خازن سورۂ مجادلہ۔ تفسیر حسینی وغیرہ) **ونیز** اسارائے
بدر کے لئے قتل کا مشورہ دینا سیدنا فاروقؓ اعظم کا معلوم و معروف ہی۔ یہ تھے جان نثاران پیغمبر
کہ جنکا نظیر دنیا مین نہین **جب استشارہ** فرمایا حضورؐ نے خروج بدر کے لیے تو ہر ایک نے
جان نثاری ظاہر کی اور حضرت مقداد بن عمرو نے عرض کی یا رسول اللہ حکم فرمائیے جو حکم کیا ہو آپکو
اللہ تعالی نے ہم آپ کے ساتھ ہین۔ اور قسم ہی خدا کی نہ کہینگے ہم جیسا کہ بنی اسرائیل نے موسی علی نبینا
وعلیہم الصلوۃ والسلام سے کہا تھا۔ اذہب انت وربك فقاتلا انا ھھنا قاعدون
ولکن اذہب انت وربك فقاتلا انا معکما مقاتلون الخ یعنی بنی اسرائیل نے حضرت
موسیٰ سے کہا۔ جاؤ تم اور تمہارا رب دونو لڑو ہم اسجگہ بیٹھے ہین اور حضرت مقداد رضی اللہ تعالی
عنہ نے عرض کی کہ یا رسولؐ اللہ چلیے آپ اور آپ کا پروردگار اور قتال کیجئے ہم آپ کے ساتھ ہو

[illegible] اقارب [illegible]
[illegible] صفحہ ۱۶۲ [illegible]

لڑنیوالے ہین (مواہب وغیرہ) **اعتراض** بعض مخالفین کہتے ہین کہ جنگ احد مین صحابہ بھاگ نکلے اور
خصوصاً شیخین نے فرار اختیار کیا **جواب** واضح ہو کہ یہ اعتراض سراسر دروغ بے فروغ اور مبنی
بر کمال سفاہت وجہالت ہی۔ اصل واقعہ یہ ہی کہ پہلے جب اہل اسلام کی فتح اور کفار کو شکست ہوئی تو
مجاہدین اسلام غنیمت کی لوٹ مین مصروف ہوئے۔ عبد اللہ رضہ بن جبیر کے ساتھی جو درۂ کوہ پر مقرر تھے اکثر
اونمین سے لوٹ مین آکر شریک ہوئے کفار نے درے کو خالی پاکر پھیرا اوس طرف سے حملہ کیا حضرت عبد اللہ
بن جبیر اور چند اونکے ساتھی شہید ہوئے ناگہان اس گہاٹی سے جو مسلمانونکی پشت کی جانب واقع تھی کفار
نے سخت حملہ کیا۔ چونکہ مسلمان لوٹ مین مصروف اس آفت ناگہانی سے بیخبر تھے ترتیب لشکر کی باقی نتھی صفین
ٹوٹ چکی تھین۔ ایسی حالت مین کفار اونپر آپڑے۔ سر نو ہنگامۂ کارزار گرم ہوا مسلمان بے طرح قتل
ہوئے۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمانونکی نگاہونسے محجوب ہو گئے اسوجہ سے کہ آپ گڑہے
مین جاپڑے۔ کفار نے یہ خبر مشہور کی کہ آنحضرت معاذ اللہ قتل ہوئے غرض ان وجوہات سے لوگ پراگندہ و
منتشر ہو گئے تھے جسکو بہاگنا بیان کیا جاتا ہی (قرۃ العینین) **بعد ازین** جب کعب بن مالک نے حضور
سرور جہانکو دیکھا اور پہچانا تو بلند آواز سے لوگونکو پکارا یا معشر المسلمین ھذا رسول اللہ
پس جب لوگون کو معلوم ہوا تو پروانہ وار اوس شمع رسالت پر ٹوٹ پڑے اور دوڑے۔ اور رخ کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شعب کی طرف اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر رض وعمر رض وعلی رض اور ایک
جماعت مسلمانونکی تھی۔ رضی اللہ عنہم (کذا فی المواھب وغیرہ من کتب السیر) اور صحابۂ کرام سے
اس لغزش کو بہی سبحانہ وتعالی شانہ نے درگذر فرمایا ولقد عفا اللہ عنھم۔ اب اگر کوئی صحابۂ
کرام کی شان مین دریدہ دہنی کرے تو وہ خود مورد قہر الٰہی ہی کہ حکم خدا مین تحکم کرنا چاہتا ہی۔ فافہم
اور شیخین وغیرہما کی ثابت قدمی مصرح ہی کتب سیر مین۔ چند صحابہ مہاجرین وانصار مثل حضرت ابوبکر رض
عمر رض علی رض۔ طلحہ رض اسید بن حضیر وغیرہ رضی اللہ عنہم قائم تہی (تواریخ حبیب اللہ) وثبت معہ من اصحابہ
اربعۃ عشر رجلا سبعۃ من المہاجرین فیھم ابو بکر الصدیق رض وسبعۃ من
الانصار (مواھب لدنیہ) **کہا نووی** رح نے کہ حضرت عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیساتھ

کل مقاموںمیں حاضر رہے اور آپ اون لوگونمیں سے ہیں سے یہیں جو جنگ احد میں ثابت قدم رہے انتہیٰ ۱۲ الغرض ارباب سیر کے نزدیک یہ امر ثابت ہی کہ یہ حضرات جناب رسالتمآب کی معیت مین تھے۔ نہ کہ صحابہ فرار سے اور جبکہ مفرورین سے اللہ تعالیٰ جلشانہ نے درگذر فرمایا تواو پر کوئی حرف نرہا۔ اب اونکی جناب مین گستاخی کرنا اپنے تئیں سزا وار جہنم بنانا ہی۔ نعوذ باللہ منہا بعدہٗ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع صحابۂ کرام کے پہاڑ پر چڑہ گئے پھر ابوسفیان نے چڑہنا چاہا مگر نہ چڑہ سکے تب ابوسفیان نے پوچھا کہ کیا قوم مین محمدؐ ہین حضرتؐ نے فرمایا جواب ندو۔ پھر کہا کیا قوم مین ابن ابی قحافہ یعنی ابو بکرؓ ہین تین مرتبہ کہا۔ پھر تین مرتبہ کہا کیا قوم مین ابن الخطاب ہین۔ اور کچھ جواب نہ پایا تو اپنی قوم سے کہا کہ یہ سب لوگ قتل کئے گئے۔ تب حضرت عمرؓ کو تاب نرہی اونہون نے پکار کر کہا کہ بفضلہ تعالیٰ یہ تینون زندہ ہین تیرے اوپر رنج و بلا ڈالنے کو الخ (مواہب وغیرہ) الغرض جنگ احد مین ابتدا سے انتہا تک حضرات شیخین حضور سرور کونین سلطان دارین کیساتھ ثابت قدم رہے اور کفار جسطرح حضور کے متلاشی تھے ویسی ہی شیخین کے ۱۲ فتدبر وفیہ نبأ عظیم ۱۲

واقعہ یوم الردۃ مین لقد قام ابو بکرؓ یوم الردۃ مقام نبی من الانبیاء (تاریخ الخلفا) آپ کی شجاعت وبہادری حتی کہ آپنے تن تنہا مرتدین عرب سے مقابلہ کرنا چاہا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے روکا **مجتہد جائسی** نے لکھا ہی کہ آپنے اپنی خلافت کے وقت کیسکے قول کیطرف التفات نفرمایا اور قصد کرلیا کہ مانعین زکوۃ سے ضرور جہاد کرنا چاہئے یہانتک کہ آپ تن تنہا نکلے حتی کہ آخر اکابرین صحابہ اور بہت عاجزی کے ساتھ اونکو روکا اور باز رکھا جانے سے پس جبکہ لشکر اسلام پہونچا اور کیطرف تو مرتدین کو شکست ہوئی اور گردانا اللہ تعالیٰ نے اسو اقعہ کو مبدء دولت اسلام کے لئے (عماد الاسلام) **روایت ہی** جبکہ ارادہ کیا حضرت ابو بکرؓ نے مدینہ سے خروج کا اور راہل روت کی طرف جاتے کا تو امیر المؤمنین حضرت علیؓ نے اونکے گھوڑی کی لگام تھام لی اور کہا کہ مین آپ سے وہ بات کہتا ہون جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ سے روز احد کے فرمایا تھا۔ میان مین کیجئے اپنی تلوار کو اور لوٹ چلئے مکانکی طرف اور نفع دیجئے ہمکو اپنی ذات سے اور مین کہتا ہون آپ سے کہ آپ لشکر بھیجئے مرتدون

اور آپ چلیے مدینہ مین اسواسطے کہ اگر آپ ہلاک ہوئے تو نہوگا بعد آپ کے اسلام کا انتظام کبھی پس قبول کی
آپنے راے حضرت علیؓ کی اور رجوع کی مدینہ کی طرف ہاکذا فی کتاب النواقض + **روایت**
ہے حضرت عائشہ سے کہا کہ نکلے باپ میرے درانحالیکہ ننگی لیے تھے تلوار اپنی اور سوار تھے اپنی
سواری پر دن ردت کے۔ پس آئے علیؓ بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پس پکڑ لیا اونکی سواری کی
لگام اور کہا کہ کہان کا ارادہ رکھتے ہو اے خلیفۂ رسول اللہ۔ مین کہتا ہون آپ سے وہ **بات** جو
فرمائی تھی آپ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دن احد کے رکھیئے تلوار اپنی اور نہ دردمند
کیجیے ہمکو اپنی ذات سے رجوع کیجیے آپ مدینہ کی طرف۔ قسم خدا کی اگر بسبب آپ کے ہمکو مصیبت
پہونچی تو بعد آپ کے کبھی اسلام کا انتظام نہوگا تب آپنے رجوع کی مدینہ کی طرف۔ رواہ حافظ ابن
السمان وصاحب فضائل فی کتابہ (وصایائے ضیغمی) **وکذا فی** صواعق محرقہ وتاریخ الخلفا واخرج
الدارقطنی عن ابن عمرؓ **روایت ہی** عروہؓ سے کہا کہ نکلے حضرت ابوبکر مہاجرین وانصار کیساتھ
یہانتک کہ پہونچے نقعا تک مقابل نجد کے اور بہاگے اعراب تو کلام کیا لوگون نے ابوبکرؓ سے اور کہا
کہ واپس چلیے مدینہ کی طرف اور امیر کیجئے کیسکو لشکر پر اور اصرار کیا لوگون نے یہانتک کہ لوٹے وہ اور
امیر بنایا خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اور بہیجا اونکو طرف بنی اسد وغطفان کے پس لوگ قتل ہوئے
اور گرفتار ہوئے اور باقی رجوع ہوئے اسلام کی طرف پھر بہیجا حضرت خالد بنؓ ولید کو یمامہ کیطرف
مسیلمہ کذاب سے جنگ کے لیے اور دوسرے سال خلافت کے علاءؓ بن حضرمی کو بحرین پر بہیجا اور حضرت
عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عمان پر اور مہاجر بن امیہ رضی اللہ عنہ کو ایک جماعت مرتدین پر اور زیادؓ بن لبید رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کو ایک دوسری جماعت پر ابیطرح جسے کہا ابوہریرہ نے وَاللّٰہِ الذی لا الٰہ الا ہو
اگر ابوبکر صدیقؓ خلیفہ نہوتے تو خدا کی پرستش وعبادت نہوتی الخ۔ اخرج البیہقی وابن عساکر (صواعق محرقہ
تاریخ الخلفا) **حضرات ناظرین** روایات مذکورہ بالا مین غور فرمائیں حضرت صدیقؓ اکبر یار غار پیغمبر ہمیشہ بمقابلہ اعداء شمشیر بکف
اور سرگرم جہاد وقتال رہے اور دین کی حمایت مین حضور سرور دوجہان کی حین حیات اور بعد وفات اپنا جان و مال خدا
کرتے رہے جسکا اکابرین شیعہ کو بھی اقرار رہی۔ مگر افسوس ابنا زمانہ نے بسبب تعصب وعناد کے

امرِ حق سے چشم پوشی کی اور صمٌ بکمٌ عمیٌ فھم لا یرجعون کے مصداق ہو گئے **علاوہ ازین** غزوۂ
مریسیع مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت صدیقؓ کو مہاجرین کا علمبردار بنایا **اور** نبی کلاب
پر امیر لشکر بنا کر بھیجا (مواہب) **اور** غزوۂ خیبر مین پہلے روز امیر لشکر بنکر خیبر یون سے جہاد کیا اور
کمال شجاعت و بہادری سے لڑے اور ناعم نامی قلعہ کو فتح کیا (تواریخ ابوالفداء و رواہ
احمد عن بریدۃؓ واخرجہ الحاکم) **اور** غزوۂ حنین مین جو لوگ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے ساتھ ثابت قدم رہے اونمین حضرت ابو بکرؓ بھی ہین اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما (مواہب لدنیہ) **اور** قتال
مرتدین کا شرف تو آپ ہی کے لیے خاص ہی جنکے وصف مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہی یحبھم و یحبونہ
یعنی اللہ دوست رکھتا ہی اونکو اور وہ دوست رکھتے ہین اللہ کو **الغرض** انہین مساعی جمیلہ کے
حق سبحانہ وتعالیٰ شانہ نے اونکو بشرف اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد
وقاتلوا سے مشرف و ممتاز فرمایا **بیان** مذکورۂ بالا سے بنصوص قطعیہ یہ امر بصراحت ثابت ہو گیا
شبہ — کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ افضل البشر بعد الانبیاء ہین وہو المقصود **شبہ** جب یہ افضل و بزرگ قوم تھے تو چاہیے
تھا کہ اکثر غزوے و سریہ مین یہی امیر و سردار لشکر بنائے جاتے ۔ نہ کہ معدودے چند مقام مین بخلاف
دفع — اور و نکے کہ حضورؐ نے اکثر لوگونکو امیر و علمبرداری کا شرف بخشا **دفع** واضح ہو کہ حضرات شیخین معمولی
سپہ سالارونکے درجہ مین نتھے کہ ہر میدان مین یہ بھیجے جاتے ۔ بلکہ وہ سلطانِ دوجہانکی وزارت کا
شرف رکھتے تھے **چنانچہ** وارد ہوا ہی کہ اللہ تعالیٰ نے میری مدد کی چار وزیرونسے دو آسمان
والونسے جبرئیلؑ و میکائیلؑ اور دو زمین والونسے ابو بکرؓ و عمرؓ ۔ رواہ الطبرانی و ابو نعیم
فی الحلیۃ عن ابن عباسؓ **اور** یہ حضرات مشیر کار تھے حضرتؐ کے اور دونو دست و بازو تھے
حضرت کے جو آپ سے جدا نہو سکتے تھے **روایت ہی** حضرت حذیفہؓ سے کہا کہ سنا مین نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتے تھے کہ البتہ مین ارادہ کرتا ہون کہ بھیجون ہر طرف لوگونکو کہ سکھاوین
لوگونکو سنن و فرائض جیسا کہ بھیجا تھا حضرت عیسیٰؑ ابن مریم نے حواریونکو لوگون نے عرض کی کہ آپ ابو بکرؓ
و عمرؓ کو کیون نہین بھیجتے فرمایا کہ نہین بے پروائی ہی مجکو اون دونونسے اسلیئے کہ وہ دونو امور دین مین

مثل سمع و بصر کے ہین ؛ اخرجہ الحاکم (قرۃ العینین وازالۃ الخفا) واخرج الترمذی والحاکم
وصححہ عن عبد اللہ بن حنظلۃ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم رأی ابابکرؓ وعمرؓ فقال ھذاان السمع والبصر
واخرج الطبرانی من حدیث ابن عمرؓ وابن عمروؓ (تاریخ الخلفاء) **روایت** ہی عبد اللہؓ بن عمرو بن عاص سے کہا کہ سنا مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتے تھے کہ آئے میرے پاس جبرئیلؑ اور فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ آپکو
حکم فرماتا ہی کہ ابوبکرؓ و عمرؓ سے مشورہ لیا کیجئے۔ قال اللہ تعالے وشاورھم فی الامر
روایت ہی حضرت ابن عباسؓ سے کہ بیشک یہ آیت نازل ہوئی ابوبکرؓ و عمرؓ رضی اللہ عنہما کی شان مین
رواہ الحاکم (صواعق محرقہ وغیرہ) **پس** وزیر و مشیر ہمرکاب سلطان رہا کرتے ہین۔ لہذا ہر مقامات مین
یہ حضرات سرورِ کونین سلطانِ دارین کی ہمرکابی سے مشرف اندوز ہوتے رہے **حدیث** حذیفہؓ مین مذکور
ہوا کہ حضورؐ نے شیخینؓ کو اپنے سمع و بصر سے نسبت دی **ونیز احادیث شیعہ سے** بھی یہ امر ثابت
ہی چنانچہ **شیخ ابن بابویہ قمی** نے معانی الاخبار مین حضرت امام موسیٰ رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی ہی۔ عن الحسنؓ ابن علیؓ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
ان ابابکرؓ منی بمنزلۃ السمع وان عمرؓ منی بمنزلۃ البصر وان عثمان منی
بمنزلۃ الفؤاد پس جبکہ بروایت حضرت سیدنا امام حسنؓ مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرات خلفاء ثلثہ کا
پیغمبرؐ خدا کے بمنزلہ سمع و بصر و دل کے ہونا ثابت ہی تو اونکی محبت عین الفت رسولؐ ہی اور اونسے دشمنی عین
ذات سرورِ کائنات سے دشمنی ہی۔ فتدبر۔ اس حدیث کے متعلق جو کچھ قیل وقال ہی وہ کتب مناظرہ مین مصرح ہی
اور **تفسیر** حضرت امام حسنؓ عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مین بروایت طویل قصۂ ہجرت مین منقول ہی جسکا آخر یہ
ہی کہ حضرت نے ابوبکرؓ سے فرمایا جعلکؓ منی بمنزلۃ السمع والبصر والراس من
الجسد وبمنزلۃ الروح من البدن انتہی **چونکہ** حضرات شیخینؓ کو سرکار رسالتمآب سے
وہ نسبت تھی جو سمع و بصر کو سر سے ہی اور سر کو جسم سے اور جسم کو روح سے لہذا حضور اونکو جدا نفرماتے
تھے **جمہور علماء** کا قول ہی کہ جب سے حضرت ابوبکرؓ اسلام لائے سفر و حضر مین کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے جدا نہوئے مگر جبکہ حضرتؐ نے حج یا جہاد کی اجازت دی اور آپ تمام مشاہد مین حضرتؐ کیساتھ

حاضر رہے اور آپ کے ہمرکاب ہجرت کی صرف خدا ورسول کی رضا وخوشنودی کی لیے اہل وعیال گھربار چھوڑا اور غار مین آپ کے رفیق رہے اور ہر جگہ حضور کی جان ومال سے مدد کی اور احد وحنین مین آپ ثابت قدم رہے (صواعق محرقہ۔ تاریخ الخلفا) **الغرض** یہ کہ مین حیات بھی وہ شمع رسالت پر پروانہ وار جان نثار رہے اور بعد وفات بھی جسم وجان کی طرح پہلو بہ پہلو رہے۔ المرء من احب صدق الله ورسوله ؕ

الباب الثالث فی قوله تعالی ولا یاتل اولوا الفضل الایة وفیه فصل

باب ثالث

فرمایا اللہ تعالی نے ولا یاتل اولوا الفضل منکم۔ اور چاہئے کہ قسم کھائین بزرگی والے جو دین مین بزرگی رکھتے ہین تم مین سے والسعة ان یؤتوا۔ اور مقدور والے اسبات پر کہ نہ دینگے خرچ اولی القربی قرابت والونکو والمسکین۔ اور فقیر محتاجون کو والمهاجرین فی سبیل الله صرف واسطے خدا کی راہ مین ہجرت کرنیوالونکو۔ ولیعفوا اور چاہیے کہ معاف کرین وہ جرم جو اونسے ہوا ولیصفحوا۔ اور چاہیے کہ درگذرین الا تحبون ان یغفر الله لکم۔ آیا نہین تم دوست رکھتے ہو اسبات کو کہ بخشے اللہ تمکو والله غفور رحیم۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (تفسیر حسینی) **الفصل الاول فی تفسیره وشان نزوله** کہا مفسرین نے نازل ہوئی یہ آیت شان مین حضرت ابو بکر صدیق رضؓ کے جبکہ قسم کھائی تھی اونہون نے اسبات کی کہ نہ نفقہ دینگے وہ حضرت مسطح رضی اللہ تعالی عنہ کو جو اونکی خالہ کے بیٹے تھے بسبب اسکے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی تہمت مین وہ بھی شریک تھے۔ اور وہ اصحاب بدر سے اور مہاجرین مسکین سے تھے۔ پس جسوقت یہ آیت پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو بکر صدیق رضؓ پر۔ تو کہا آپنے کیون نہین دوست رکھتا ہون اسکو کہ بخشے اللہ تعالی مجکو (پس جو قصور مسطح رضؓ سے درباب قذف عائشہ صدیقہ رضؓ سرزد ہوا تھا اوس سے آپنے درگذر فرمائی) اور جو کچھ خرچ اونکو دیتے تھے وہ دینے لگے اور فرمایا آپنے قسم ہے خدا کی اب نہ روکونگا خرچ اونکا کبھی (مدارک خازن وغیرہما) **واضح ہو** کہ اس آیۂ کریمہ مین دلائل ہین ابو بکر صدیق رضؓ کی افضلیت پر۔ سوا اسکے فضل کا لفظ

جو آیت بین مذکور ہی۔ ذکر کیا ہی اللہ تعالی نے مقام مدح بین اور بلفظ جمع فرمایا ہی۔ اولوا الفضل اور الا تحبون ان یغفر اللہ لکم اور یہ دال ہی اونکے علو شان و عالی مرتبہ ہونے پر باوجود یکہ آپنے اذیت پائی مسطح سے درباب عائشہ صدیقہ کے مگر پھر بھی اونکے ساتھ جو کچھ سلوک کیا کرتے تھے اوسکو پھر جاری رکھا محض رضائے خدا و رسول کے لیے اور یہ اشد مجاہدۂ نفس ہی **و نیز** یہ کہ اللہ تعالی نے اپنے رسول کو فرمایا۔ فاعف عنهم واصفح اور حضرت صدیق کے لیے ارشاد ہوا۔ ولیعفوا ولیصفحوا پس دلالت کرتی ہی یہ آیت اسپر کہ حضرت صدیق اکبر ثانی اثنین ہین جمیع اخلاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین (تفسیر خازن) ف اس آیۂ کریمہ مین حضرت حق جل وعلا نے حضرت ابوبکر کو اولوا الفضل یعنی صاحب بزرگی۔ فرمایا اور فضل سے مراد فضل فی الدین ہی (مدارک) لہذا استدلال کیا ہی علماء نے اس آیت سے حضرت ابوبکر کی افضلیت پر (مدارک کمالین) اور ظاہر ہی کہ اس خطاب سے اور کوئی مشرف و ممتاز نہین ہوا۔ پس معلوم ہوا کہ وہ عند اللہ افضل البشر بعد الانبیاء ہین۔ وہو المدعی **تنبیه** باب اول مین کتب فریقین سے یہ تحقیق ہو چکا کہ حضرت ابوبکر۔ صدیق اکبر ہین۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نے اونکو اتقی فرمایا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ جسقدر حضرت ابوبکر نے اپنا جان و مال راہ خدا مین صرف کیا اوسقدر کسینے نہین کیا حتی کہ اللہ تعالی نے فرمایا اولئک اعظم درجة وغیرہ وغیرہ۔ یہ نصوص قطعیہ و دلائل صریحہ ہین صدیق اکبر کے افضل البشر بعد الانبیاء ہونے پر جسمین مخالف کو جائے دم زدن و مقال سخن نہین۔ کیونکہ یہ وہ خصوصیات ہین جو سوائے صدیق اکبر کے غیر کے حصہ مین نہین۔ ومن ادعے فعلیہ البیان اگرچہ سیدنا ابوبکر صدیق کے مناقب مین بکثرت آیتین ہین۔ مگر ہمنے اونہین کو ذکر کیا جو آپ کی افضلیت پر نص ناطق ہین۔ اور اس رسالہ کا یہی مقصود و موضوع ہی طالب حق کے لیے اسیقدر کافی ہی۔ معاند کے لئے دفتر بھی ناکافی ہی۔

الباب الرابع ما ورد من الاحادیث والاخبار فی افضلیة الصدیق

وفیه فصول

باب رابع

فصل اول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکرؓ کو افضل بنی بشر بعد الانبیاء فرمایا

روایت ہی حضرت جابرؓ بن عبد اللہ سے کہ ایک روز مہاجرین و انصار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین حاضر تھے اور لوگونکی فضیلت و بزرگیان بیان کر رہے تھے پس حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دولت سرا سے برآمد ہوئے اور فرمایا کہ کس شغل مین مشغول ہو ہمنے عرض کیا کہ بعض لوگونکی بزرگیان بیان کرتے ہین تو فرمایا کہ اگر کسیطرح کا ذکر ہی تو خبردار ابو بکرؓ پر کیسیکو بزرگ مت جانیو سواسطےکہ وہ افضل ہی تم سبکا دنیا و آخرت مین **روایت ہی** ابو درداءؓ سے کہ ایک روز مین آگے آگے ابو بکر صدیقؓ کے چلا جاتا تھا کہ ناگہان رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راستے مین مل گئے اور فرمایا کہ تو اوس شخص کے آگے چلتا ہی جو دنیا و آخرت مین تجھسے بہتر ہی قسم ہی خدا کی آفتاب نے طلوع و غروب نہین کیا ہی کسیپر بعد انبیا اور مرسلین کے کہ بہتر ہو ابو بکرؓ سے۔ رواہ الدار قطنی بسند صحیح **روایت ہی** حضرت امام جعفر صادقؓ سے وہ راوی ہین حضرت امام باقرؓ سے وہ حضرت امام زین العابدینؓ سے وہ حضرت سیدنا امام حسینؓ سے وہ حضرت امیر المومنین علیؓ سے رضی اللہ عنہم آپ فرماتے تھے کہ مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہی کہ آفتاب نے طلوع و غروب نہین کیا ہی کسیپر بعد پیغمبرون اور رسولونکے کہ بہتر ہو ابو بکر صدیقؓ سے۔ رواہ ابن سمان فی الکتاب الموافقة **روایت ہی** حضرت جابر سے کہ مین ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین حاضر تھا آپنے ارشاد فرمایا کہ اسوقت ایک ایسا شخص آتا ہی کہ حق تعالی نے میرے بعد اوس سے بہتر کیسیکو پیدا نہین کیا ہی اور اوسکی شفاعت قیامت کے دن پیغمبرونکی شفاعت کے مانند ہو گی۔ کہا راوی نے کہ کچھ دیر نگذری تھی کہ ابو بکر صدیقؓ تشریف لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھے اور اونکی پیشانی پر بوسہ دیا اور معانقہ کیا اور موانست حاصل کی۔ رواہ خطیب بغدادی۔ (فتح العزیز تحت سورۂ واللیل) **روایت ہی** ابو درداءؓ سے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین طلوع کیا آفتاب نے اور نہ غروب کسی پر کہ افضل ہو ابو بکرؓ سے مگر یہ کہ ہو نبی۔ اخرج عبد الرحمن بن حمید فی مسندہ وابو نعیم وغیرہما من طرق اور ایک روایت مین ہے کہ

نہین طلوع کیا آفتاب نے کسی پر بعد انبیاء اور مرسلین کے کہ افضل ہو ابوبکر سے اور بھی وارد ہی حضرت جابرؓ سے جسکے الفاظ یہ ہین کہ نہین طلوع کیا آفتاب نے کسیپر تم مین سے کہ افضل ہو ابوبکرؓ سے واخرجہ الطبرانی وغیرہ ولہ شواھد من وجوہ اخر تقضی لہ بالصحۃ اوالحسن وقد اشار ابن کثیر الی الحکم بصحتہ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر صدیقؓ بہترین بشر ہین مگر یہ کہ ہو نبی۔ اخرجہ الطبرانی عن سلمۃؓ بن الاکوع ورواہ ابن عدی **روایت ہی** اسعدؓ بن زرارہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تحقیق روح القدس جبرئیل نے خبر دی مجکو کہ بیشک بہتر آپ کی امت مین بعد آپ کے ابوبکرؓ ہین۔ اخرجہ الطبرانی فی الاوسط (صواعق محرقہ۔ تاریخ الخلفا) **روایت ہی** حضرت انسؓ سے کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین کوئی اصحاب تمام انبیاء و مرسلین کا اور نہ صاحب یٰسٓ کا کہ افضل ہو ابوبکرؓ سے اخرجہ الحاکم **روایت ہی** ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ابوبکرؓ و عمرؓ بہتر ہین اولین و آخرین سے اور بہتر ہین اہل آسمان اور بہتر ہین اہل زمین سے سوائے انبیا اور مرسلین کے۔ اخرجہ الحاکم وابن عدی فی الکامل والخطیب فی تاریخہ (صواعق محرقہ) **روایت ہی** حضرت علیؓ و حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بہتر میری امت کے بعد میرے ابوبکرؓ و عمرؓ ہین رواہ ابن عساکر **روایت ہی** انسؓ سے کہ یمن سے کچھ لوگ آئے جن مین ذوکلہ بن عوقلہ یمانی تھے (الی قولہ) ذولہ نے عرض کی کہ آپ کے بعد سب سے افضل کون ہی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ای ذولہ آسمان نے سایہ نہین ڈالا اور زمین نے نہین گھیرا اور عورتون نے نہین جنا کسی ایسے شخص کو جو میرے بعد سب سے افضل ہو سوا ابوبکر صدیقؓ کے اونکے بعد عمر اونکے بعد عثمانؓ اونکے بعد علیؓ انتہی ملخصا (اسد الغابہ) **ف** حضرت ابوبکرؓ کا افضل الناس بعد الانبیاء ہونا ان احادیث مذکورہ مین مصرح ہی۔

فصل دوم

الفصل الثانی فی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکرؓ و عمرؓ سیدا کہول اھل الجنۃ

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر رض و عمر رض رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ دونو سردار ہین بوڑہون اہل جنت کے اولین وآخرین کے سوائے انبیا ورمرسلین کے ؎ رواہ الترمذی عن انس رض (تاریخ الخلفا) **واخرج** مثلہ عن علی رض وفی الباب عن ابن عباس رض وابن عمر رض وابی سعید خدری وجابر بن عبداللہ **روایت ہی** ابوجحیفہ رض سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ابوبکر رض و عمر سردار ہین بوڑہون اہل جنت اولین وآخرین کے سوائے انبیا اور مرسلین کے رواہ ابن ماجہ **واخرج** احمد والترمذی عن علی رض وابو یعلی فی مسندہ والضیاء فی المختارۃ عن انس رض والطبرانی فی الاوسط عن جابر رض **اور** فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ سردار بوڑہون اہل جنت کے ابوبکر رض و عمر رض ہین اور بیشک ابوبکر رض جنت مین مثل ثریا کے ہین آسمان مین۔ اخرجہ الخطیب فی تاریخہ (صواعق محرقہ) **ف** یعنی باعتبار رفعت وبلندی مقام کے ابوبکر رض صدیق ایسے ہین بلند مرتبہ جنت مین جیسے آسمان مین ثریا تارے **واخرج** الترمذی عن ابی سعید رض فی ھذا المعنے **وعن** الحسن زید بن حسن رض قال حدثنی ابی عن ابیہ عن علی رض قال کنت عند النبی صلے اللہ علیہ وسلم فاقبل ابوبکر رض و عمر رض فقال یا علی رض ھذان سیدا کہول اہل الجنۃ وشبابہا بعد النبیین والمرسلین اخرجہ احمد **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرات شیخین ہر شیخ وشاب اہل جنت کے سردار ہین ؎ فاحفظ ؎

الفصل الثالث فی قولہ صلے اللہ علیہ وسلم ان عمر رض حسنۃ من حسنات ابی بکر رض

روایت ہی عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ آئے میرے پاس جبرئیل ع اسوقت تو کہا مین نے کہ ای جبرئیل ع بیان کرو مجھسے فضائل عمر رض کے پس کہا حضرت جبرئیل نے اگر مین بیان کرون آپسے فضائل عمر رض کے (اتنی مدت) کہ ٹہرے حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم مین تو نہ تمام ہونگے فضائل عمر رض کے اور تحقیق کہ عمر رض ایک نیکی ہین ابوبکر رض کی نیکیون سے ۔ اخرجہ ابو یعلی الموصلی باسناد صحیح (صواعق محرقہ تاریخ الخلفا) **ف** حضرت نوح ع علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام

اپنی قوم مین نوسوپچاس ۹۵۰ برس ٹھہرے فلبث فیھم الف سنة الا خمسین عاما حضرت جبرئیل علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ و السلام فرماتے ہین کہ جتنی مدت حضرت نوح اپنی قوم مین ٹھہرے اگر اوتنی مدت عمرؓ کے فضائل بیان کرون تو وہ تمام نہونگے یارسول اللہ۔ مگر حضرت ابو بکرؓ کا مرتبہ اتنا بڑا ہی کہ عمرؓ کی تمام نیکی ابو بکرؓ کی ایک نیکی کے برابر ہی ای عزیز و یہ شرف اور مراتب ہین یاران رسول اللہ کے جنکے بیان مین کتاب وسنت مالامال ہی **روایت ہی** ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ چاندنی رات مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری گود مین سر رکھے ہوئے (لیٹے تھے) مین نے کہا کہ یارسول اللہ کیا کسیکی نیکیان آسمان کے تارونکے مانند ہونگی آپنے فرمایا کہ ہان عمرؓ کی نیکیان (اسقدر ہین) مین نے کہا کہ ابو بکرؓ کی نیکیان کہان گئین فرمایا کہ عمرؓ کی ساری نیکیان ابو بکرؓ کی ایک نیکی کے مانند ہی۔ رواہ ابو الحسین رزین ابن معویۃ العبدری (مشکوۃ)

الفصل الرابع ابو بکرؓ و عمرؓ وزیر ہین سلطان دوجہان کے اور اللہ تعالی نے اُنسے مدد کی آپکی

روایت ہی ابو سعید خدریؓ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہین کوئی نبی ہوا مگر اوسکے لیے دو وزیر تھے اہل آسمان سے اور دو وزیر تھے اہل زمین سے پس میرے دو وزیر اہل آسمان سے جبرئیلؑ و میکائیلؑ ہین اور دو وزیر میرے اہل زمین سے ابو بکرؓ و عمرؓ ہین۔ رواہ الترمذی (مشکوۃ تاریخ الخلفاء) **روایت ہی** ابن عباسؓ سے کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی نے مدد فرمائی میری چار وزیر و نسے دو اہل آسمان سے ہین جبرئیلؑ و میکائیلؑ اور دو اہل زمین سے ابو بکرؓ و عمرؓ۔ اخرجہ الطبرانی وابو نعیم فی الحلیہ **روایت ہی** ابو ذرؓ سے کہ بیشک فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تحقیق ہر نبی کے لیے دو وزیر ہین اور میرے دو وزیر اور دو صاحب ابو بکرؓ و عمرؓ ہین۔ اخرجہ ابن عساکر **روایت ہی** ابی اروی دوسی سے کہا کہ تھا مین نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس سامنے آئے ابو بکرؓ و عمرؓ تو حضرت نے فرمایا الحمد للہ الذی ایدنی بکما

یعنی شکر ہو اللہ کا جسنے مدد کی میری تم دونوں سے۔ اخرجہ البزاز وورد ایضا من حدیث براء بن عازب اخرجہ الطبرانی فی الاوسط (صواعق محرقہ۔ تاریخ الخلفا)

الفصل الخامس فی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر رض و عمر رض الخ

روایت ہی حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہیں جانتا ہوں کہ کبتک میری بقا ہی تم ہیں پس اقتدا کرو میرے بعد ابو بکر رض و عمر رض کی۔ اخرجہ الطبرانی من حدیث ابی الدرداء رض والحاکم من حدیث ابن مسعود رض وروی احمد والترمذی وابن ماجہ وابن حبان فی صحیحہ عن حذیفہ رض **واخرج** احمد والترمذی وحسنہ وابن ماجہ والحاکم وصححہ عن حذیفہ رض کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر رض و عمر رض **والترمذی** عن ابن مسعود رض والرویانی عن حذیفہ رض وابن عدی عن انس اقتدوا باللذین من بعدی من اصحابی ابی بکر رض و عمر رض الخ **و اخرج الطبرانی** عن ابی الدرداء اقتدا کرو میرے بعد ابو بکر و عمر رض کی اسلیے کہ وہ دونوں رسی ہیں اللہ کی جسنے پکڑا اون دونوں کو پس تحقیق کہ پکڑا اسنے مضبوط کو کہ نہیں ٹوٹے گی (صواعق محرقہ)

الفصل السادس فی قولہ لو کنت متخذا خلیلا غیر ربی لاتخذت ابا بکر رض خلیلا الخ

ولہ فیہ مناقب عظیمۃ التی لم یرو لغیرہ **روایت ہی** حضرت ابو سعید خدری رض سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بیشک زیادہ تر بہت احسان کرنیوالا مجھپر اپنی صحبت سے اور اپنے مال سے ابو بکر رض ہی اگر ہیں کسیکو کرتا دوست (ایسا دوست کہ اوسکی محبت میرے دل میں گڑ جاتی اور وہ مطلع ہوتا میرے اسرار پر۔ لمعات) تو البتہ کرتا ابو بکر رض کو خلیل (لیکن نہیں ہی کوئی میرے لیے

محبوب اس صفت کا سوائے اللہ کے **اور** جائز ہی کہ خلت یعنی حاجت ہو یعنی اگر گردانتا مین کسیکو ایسا دوست
کہ رجوع کرتا مین اوسکی طرف اپنی حاجتون مین اور بہروسہ کرتا اپنی مشکلون مین تو البتہ گردانتا مین ابوبکرؓ کو
ولیکن بہروسہ میرا جمیع امور مین اللہ پر ہی **کہا** علماء نے کہ یہ معنی زیادہ تر مناسب ہین لمعات **اور کہا**
بعض نے کہ معنی یہ ہین کہ اللہ تعالی کی محبت نے نہین باقی رکہا دلمین جگہ غیر کے لئے حاشیہ ابن ماجہ)
ولیکن اخوۃ اسلامی اور دوستی اوسکی باقی ثابت ہی۔ نہ باقی رہے مسجد مین کوئی کہڑکی یا روزن سوائے
کہڑکی یا روزن ابوبکرؓ کے اور ایک روایت مین ہی کہ اگر کسیکو مین دوست گردانتا سوائے اپنے رب
کے تو البتہ گردانتا مین ابوبکر کو دوست متفق علیہ (مشکوۃ) **وقد** وردھذا الحدیث
من روایۃ ابن عباسؓ وابن الزبیرؓ وابن مسعودؓ وجندبؓ بن عبداللہ والبراءؓ
والکعبؓ ابن مالکؓ وجابرؓ بن عبداللہ وانسؓ وابی واقد اللیثیؓ وابی المعلیؓ وعائشہؓ
وابی ہریرۃؓ وابن عمرؓ رضی اللہ عنہم وقد سردت طرقھم فی الاحادیث المتواترۃ
(تاریخ الخلفا) **وطرقہ** کثیرۃ منہا عن حذیفۃؓ وانسؓ وعائشۃؓ وابن عباسؓ ومعاویۃؓ بن ابی
سفیان رضی اللہ عنہم (صواعق محرقہ) **ف** خوخہ کہڑکی یا روزن یعنی روشندان کو کہتے ہین۔ جو گہر مسجد شریف سے
ملے ہوئے تھے اونین کہڑکیان تہین مسجد مین لوگ آتے تھے یا روزن تھے کہ اونہین سے لوگ دیکہتے تھے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد مین تشریف لائے یا نہین۔ الغرض حضرتؐ نے فرمایا کہ سوائے ابوبکرؓ
کے سبکی کہڑکی یا روزن بند کردیے جائین۔ اور یہ فرمانا آپکا مرض وفات مین تھا اور یہ کنایہ ہی حضرت ابوبکرؓ
کے لیے خلافت کا (مرقاۃ) **اسلیئے** کہ خلیفہ کو مسجد مین جماعت وغیرہ کے لیے آنے جانیکی اشد حاجت
رہتی ہی اور لوگونکے معاملات دیکہنے سننے کی ہر وقت ضرورت پڑتی ہی اسلئے خلیفہ کی کہڑکی نہ بند ہونا چاہیے
(صواعق محرقہ مع شئی زائد) **روایت ہی** حضرت عبداللہؓ بن مسعودؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا اگر ہوتا مین دوست پکڑنیوالا تو البتہ پکڑتا مین ابوبکرؓ کو دوست ولیکن ابوبکرؓ میرے بہائی
ہین اور یار میرے۔ رواہ مسلم والترمذی نحوہ۔ **فرمایا** امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے
کہ یہ حدیث دلیل ظاہر ہی ابوبکرؓ صدیق کے فضل صحابہ ہونے پر (مظاہر حق) **روایت ہی** ابن عباسؓ سے

کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بند کردو سب دروازے سوائے دروازہ ابوبکر رض کے (رواہ الطبرانی) (اسواسطیکہ دیکھا میں نے نور اوسپر) اور فرمایا حضرت نے فواللہ ما منکم رجل الا علی باب بیتہ ظلمۃ الا باب ابی بکر فان علی بابہ النور الخ اخرجہ ابن عساکر عن المقدام یعنی قسم ہی خدا کی تم میں سے ہر شخص کے دروازے پر ظلمت ہی سوائے ابوبکر رض کے دروازے کے پس تحقیق کہ اونکے دروازے پر نور ہی (صواعق محرقہ) اور مسلم میں جندب سے روایت ہی کہ سنا میں نے رسول خدا کو فرماتے تھے یہ قبل اپنی وفات کے پانچ رات یعنی نہ رکھو کوئی دروازہ کھلا سوائے دروازہ ابوبکر رض کے کہا خطابی و ابن بطال وغیرہما نے کہ اس حدیث میں خصوصیت ابوبکر رض صدیق کی ظاہر ہی اور بیشک ثابت ہوئی یہ بات کہ آخر عمر میں حضرت نے فرمایا جسوقت میں کہ حکم کیا اونکو امامت کا (ہذا ملخص من فتح الباری) اور جب لوگوں نے اس امر میں یعنی سد باب میں کلام کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کام میں نے اپنی طرف سے نہیں کیا ہی بلکہ مجکو خداوند عالم نے ایسا ہی حکم فرمایا ہی (اشعۃ اللمعات) **تنبیہ** بعض محدثین اس مضمون کی سید نا مولی علی کرم اللہ وجہہ کی نسبت بھی وارد ہوئے ہیں۔ مگر وہ مقدم ہیں اور ابوبکر صدیق رض کی نسبت آخری حکم ہی **و دلیل** برین سخن این است کہ چون امر کرد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بسد ابواب جز باب علی رض آمد حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالی عنہ بعد از انکہ ظاہر شد از وے در امتثال امر ادنی توقفی و ہر دو چشم وی پر ز آب بود و گفت یا رسول اللہ بیرون کردی عم خود را و در آوردی ابن عم را۔ گفت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ای عم من امر کردہ شدم باین و مرا درین اختیارے نیست پس بذکر حضرت حمزہ رض درین قصہ دانستہ شدہ کہ این مقدم بود زیرا کہ حضرت حمزہ رض در غزوہ احد شہید شد (اشعۃ اللمعات۔ جذب القلوب) فمن شاء التفصیل فلیطلب فیہما وغیرہما من المعتبرات **ایحضرات** جن اہل ایمان کے دلمین معرفت خدا و رسول کی ہی وہ ان الفاظ حدیث کے وزن کو سمجھتے ہونگے اور دقیقہ شناس جانتے ہونگے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا فرما رہے ہین لو کنت متخذا خلیلا لا تخذت ابا بکر رض حضرات یہ وہ برگزیدہ و مقدس الفاظ ہین کہ جنکی شرح نہین ہوسکتی حضور محبوب رب العلمین یہ فرماوین کہ سوائے خدا کے

اگر میں کسیکو مخلوق میں سے اپنا دوست دلی و محبوب قلبی بناتا تو البتہ ابو بکرؓ اس لائق تھے کہ اونکو میں اپنا جانی دوست بناتا۔ اونہیں کا یہ مرتبہ تنہا بارگاہ رسالتمآب ہیں اور کسیکو یہ شرف نہ حاصل ہوا ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء ؕ پس معلوم ہوا کہ خدا و رسولؐ کے نزدیک جو مرتبہ ابو بکر صدیقؓ کا تھا وہ کسیکا نتھا۔ قولاً و فعلاً حضرتؐ نے اونکے مرتبہ کو ظاہر و آشکارا فرمایا۔ اس سے بڑھ کے اور کیا ہو سکتا ہی کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے قطعی حکم فرمادیا کہ جس جماعت میں ابو بکرؓ ہوں تو سوائے اونکے غیر کو امامت لائق نہیں عن عائشۃ ام المؤمنین زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینبغی لقوم فیھم ابو بکرؓ ان یؤمھم غیرہ (رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب)

الفصل السابع جناب امام المرسلینؐ نے ابو بکر صدیقؓ کو امام المسلمین بنایا اور اپنا قائم مقام امامت کے لئے مقرر فرمایا

روایت ہی ابو موسٰی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ بیمار ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس زیادہ ہوا مرض آپ کا فقال مروا ابا بکرؓ فلیصل بالناس الخ تو فرمایا کہ حکم کرو ابو بکرؓ کو پس چاہئے کہ نماز پڑھاوین لوگونکو (اخرجہ الشیخان) واضح ہو کہ یہ حدیث متواتر ہی اور مروی ہی حضرت عائشہؓ۔ ابن مسعودؓ۔ ابن عباسؓ۔ ابن عمرؓ۔ عبد اللہؓ بن زمعہ۔ ابی سعیدؓ۔ علیؓ بن ابی طالب۔ اور حفصہؓ سے رضی اللہ تعالے عنہم

کہا علماء نے اس حدیث مین واضح تر دلیل ہی حضرت صدیقؓ کے افضل الصحابہ ہونے کی علی الاطلاق اور احق بالخلافت اور اولی بالامامت ہونے پر کہا اشعریؒ نے کہ بیشک بالضرورت یہ معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا ابو بکرؓ کے لئے کہ لوگونکو نماز پڑھائین باوجود موجود ہونے تمام مہاجرین وانصار کے اور باوجودیکہ آپ فرما چکے تھے اور شریعت مین یہ حکم مقرر ہو چکا تھا یؤم القوم اقرؤھم لکتاب اللہ۔ یعنی امامت کرے قوم کی جو زیادہ قاری ہو کتاب اللہ کا پس ثابت ہوئی یہ بات کہ ابو بکرؓ صدیق سب سے اقرا اور سب سے زیادہ قرآن کے جاننے والے تھے صواعق محرقہ

تاریخ الخلفاء) **بلکہ** سب مین اَقْرَأ اور اَعْلَمُ اور اَوْرَع اور اَتقیٰ تھے **شیخ** ابن ہمامؒ در شرح ہدایہ درباب امامت گفتہ کہ ابوبکرؓ اَعْلَم صحابہ بودند و **شیخ** عبدالحقؒ دہلوی در شرح مشکوٰۃ نیز تقریر آن کردہ و امام فخرالاسلام بزدوی در کلام خود بر آن نص کردہ۔ (معیار المذہب از فتاوٰ علماء لکھنؤ وغیرہ۔)

روایت ہی حضرت سیدنا مولی علی کرم اللہ وجہہ سے کہ البتہ تحقیق حکم فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر کو کہ لوگونکو نماز پڑہاوین درانحالیکہ مین حاضر تھا غائب نتھا اور مین بیمار بھی نتھا پس راضی ہوئے ہم اپنی دنیا کے لیے جس سے کہ راضی ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے دین کے لیے (رواہ بن عساکر صواعق محرقہ) **حضرت حسن رحؒ بصری** حضرت علی سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا مقدم کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر کو اور اونہون نے نماز پڑہائی لوگونکو درانحالیکہ مین موجود تھا غائب نتھا اور مین البتہ تندرست تھا بیمار نتھا اگر حضرت مجکو مقدم کرنا چاہتے تو البتہ مقدم کرتے مجکو پس راضی ہوئے ہم اپنی دنیا کے لیے جس سے کہ راضی ہوئے اللہ ورسولؐ ہمارے دین کے لئے (اُسد الغابہ) ورواہ ابن سعد عن الحسنؒ مثلہ باختلاف یسیر وروی عن عبداللہ بن زمعہ مثلہ (تفریح الاحباب) **روایت ہی** کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ جب بصرے مین پہونچے تو کھڑے ہوئے آپ کے پاس ابن الکواء وقیس بن عبادہ اور خلافت کے نسبت آپسے سوال کیا تو آپنے فرمایا قسم ہی خدا کی پہلے مین نے تصدیق کی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نہونگا مین پہلا جھوٹھ بولنے والا اونپر۔ اگر ہوتا میرے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی عہد خلافت کے باب مین تو مین نہ چھوڑتا بنی تیم بن مرہ اور عمرؓ بن الخطاب کو کہ کھڑے ہوتے حضرتؐ کے منبر پر اور البتہ مین قتال کرتا اون دونوں سے بذات خود اگرچہ نہ پاتا مین سوائے اپنی اس چادر کے (یعنی اگرچہ کچھ سامان نہوتا یا کوئی میری مدد نکرتا) ولیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ قتل کئے گئے نہ اچانک وفات فرمائی کتنے دن اور رات آپ بیمار رہے آتا مؤذن پس ندا دیتا حضورؐ کو نماز کے لئے تو آپ حکم فرماتے ابوبکرؓ کو تو وہ لوگون کو نماز پڑہاتے اور میرا مرتبہ آپ پر پوشیدہ نتھا اسیطرح ہر وقت مؤذن آتا اور آپ ابوبکرؓ کو حکم فرماتے تو وہ لوگونکو نماز پڑہاتے اور آپ میرے مرتبہ کو جانتے تھے اور البتہ تحقیق کہ ارادہ کیا آپ کی بعض بیبیون نے

کہ حضرت حق کی راے کو اَبُو بکر سے پھیر دین تو آپنے انکار کیا اور غصہ فرمایا اور فرمایا کہ تم سب یوسف ؑ کی مصاحب ہو حکم کرو ابو بکر کو کہ لوگونکو نماز پڑہا وین پس جبکہ وفات دی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو غور کیا ہمنے اپنے کامون مین پس اختیار کیا ہمنے اپنے امورات دنیا کے لیئے اوس شخص کو جسکو پسند فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے دین کے لیے اور نماز اسلام کی جڑ ہی اور یہ امیر دین قوام دین کے پس بیعت کی ہمنے اَبُو بکر رضؓ سے اور تھے وہ اسکے لائق نہین اختلاف کیا ہم مین دو شخص نے بھی الخ ۔ رواہ بن عساکر عن الحسن رضؓ (صواعق محرقہ تاریخ الخلفا) اور مروی ہی آپ سے کہ فرمایا مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سألت اللہ ان یقدمك ثلثا فابے علیّ الا تقدیم ابے بکر رضؓ رواہ الدار قطنی وابو داؤد ۔ والخطیب وابن عساکر روایت ہی ابو بکر بن عیاش سے کہا کہ کہا مجھسے ہارون رشید نے کہ ای ابو بکر کیونکر خلیفہ بنالیا لوگون نے ابو بکر صدیق رضؓ کو کہا کہ مین نے کہ اے امیر المومنین (اونکی امامت پر) سکوت کیا اللہ نے اور سکوت کیا اوسکے رسول نے اور سکوت کیا ایمان والون نے ۔ کہا ہارون نے واللہ تو نے تو غم وفکر زیادہ کر دیا (اسکی تفسیر کر مین نے کہا کہ اے خلیفہ) بیمار رہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آٹھ روز تک (نماز کے لئے برآمد نہوتے تھے) پس آئے بلال رضؓ اور عرض کی یا رسول اللہ کون نماز پڑہائے لوگون کو فرمایا کہ کہو اَبُو بکر رضؓ کو نماز پڑہائین لوگونکو پس نماز پڑہائی اَبُو بکر نے لوگونکو آٹھ روز تک اور وحی نازل ہوتی تھی پس سکوت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بسبب سکوت اللہ تعالیٰ کے (یعنی ابو بکر صدیق رضؓ کی امامت پر اللہ تعالیٰ جلشانہ نے رد انکار نفرمایا) ور خاموش رہے مسلمان بسبب سکوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس حیرت مین ڈالا اس بیان نے ہارون رشید کو تو کہا اوسنے بارک اللہ فیک ۔ اخرجہ ابن عدی (صواعق محرقہ ۔ تاریخ الخلفاء) روایت ہی ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوس وقت کہ آپ بیمار ہین مقدم فرمایا آپنے اَبُو بکر کو فرمایا آپنے نہین مقدم کیا مین نے اَبُو بکر رضؓ کو ولیکن اللہ تعالیٰ نے مقدم کیا اونکو ۔ اخرجہ ابو بکر الشافعی فے الغیلانیات وابن عساکر (صواعق محرقہ ۔ تاریخ الخلفا) روایت ہی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا

کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ما قدمت ابا بکر رض وعمر رض ولکن اللہ قدمہما
رواہ البخاری **ف** احادیث مذکورۂ بالا سے یہ امر مبرہن ہوگیا اور معلوم ہوا کہ ابوبکر صدیق رض کی امامت کا
اللہ تعالی نے حکم فرمایا اور اللہ ہی نے اونکو امام بنایا **علماء فرماتے ہین** کہ حضرت ابوبکر رض معروف
تھے ساتھ اہلیت امامت کے زمانۂ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین **روایت** ہی حضرت سہیل رض بن سعد سے
کہا کہ قبیلہ بنی عمرو بن عوف مین لڑائی ہوئی اور یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی تو بعد ظہر کے آپ اوس
قبیلہ مین گئے تاکہ اونمین صلح کرا دین پس حضرت بلال سے آپ فرما گئے کہ اگر نماز کا وقت آجائے اور
مین نہ آؤن تو ابوبکر رض سے کہنا کہ لوگون کو نماز پڑہا دین پس جبکہ نماز عصر کا وقت آیا تو حضرت بلال رض نے
نماز کے لیے اقامت کہی پھر ابوبکر رض کو حکم کیا کہ نماز پڑہا دین تو اونہون نے نماز پڑہائی۔ رواہ
احمد وابوداؤد واخرجہ الحاکم والشیخان من طرق متعددۃ (صواعق تاریخ) المختصر
یہ بات فریقین کے نزدیک محقق ہی کہ حضور سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا نے اپنے مرض وفات مین
حضرت ابوبکر رض کو امام بنایا اور آپ کے آخری دم تک وہ امامت پر قائم رہے اور کل اہل ایمان اونکی اقتدا
کرتے اور امام المؤمنین برابر نماز پڑہاتے حتی کہ خود حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض اوقات
اقتدا فرمائی۔ اور خلافت وجانشینی حضرت صدیق کی بوجہ احسن ثابت فرمائی **روایت ہی**
رافع بن عمرو بن عبید سے وہ راوی ہی اپنے باپ سے کہا اوسنے جبکہ دشوار ہوا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
پر نکلنا تو حکم فرمایا ابوبکر رض کو اپنی جگہ کھڑے ہونے کا پس نماز پڑہاتے تھے وہ لوگونکو اور کبھی نکلتے حضرت
بعد اوسکے کہ ابوبکر نماز مین ہوتے اور حضرت اونکے پیچھے نماز پڑہتے اور نہین پڑہی حضرت نے کسیکے
پیچھے سوا اونکے مگر پڑہا پیچھے عبد الرحمن رض بن عوف کے ایک رکعت سفر مین (سیرۃ ابن ہشام)
وقال ابن الملقن وقد نصر ھذا القول غیر واحد من الحفاظ منہم الضیاء و
ابن ناصر وقال صح وثبت انہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی خلف ابی بکر رض مقتدیا فی مرضہ
الذی مات فیہ ثلاث مرات ولا ینکر ھذا الا جاھل لا علم لہ بالروایۃ مواہب لدنیہ یعنی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے نماز پڑہی پیچھے ابوبکر کے مقتدی ہوکے تین مرتبہ اوس مرض مین جسمین آپنے وفات فرمائی اور نہین

انکار کریگا اسکا مگر جاہل کہ نہین ہی علم اوسکو روایتوں کا۔ **مروی** ہی کہ ہمیشہ ابو بکر صدیقؓ نماز پڑہایا کیے یہانتک کہ شب دوشنبہ آئی اور آپ کو مرض مین کچھ افاقہ ہوا تو قصد فرمایا آپنے نماز صبح کا اور حضرت فضلؓ اور ثوبانؓ رضی اللہ تعالی عنہما پر سہارا دیکر آپ نکلے اور لوگ ابو بکرؓ کے ساتھ ایک رکعت پڑہ چکے تھے دوسری رکعت مین حضور سرور دوجہان صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رونق افروز ہوئے اور ابو بکر صدیقؓ کے پہلو مین داہنی طرف آپ کھڑے ہوئے تو ابو بکرؓ پیچھے ہٹنے لگے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکے کپڑے کو تھام کر اونکو مصلی پر آگے کیا اور آپ بیٹھ گئے جب حضرت ابو بکر اپنی نماز سے فارغ ہو چکے تو حضور سرور انبیا نے اپنی دوسری رکعت تمام کی الخ (سیرۃ الحلبیہ) یہ آخری نماز تھی آپ کی اور اسیدن آپنے وفات فرمائی (کذا فی ایضاً) **اکابرین شیعہ نے** بھی اقرار کیا ہی اور ابو بکر صدیق کی امامت کا اونکو بھی اعتراف ہی **چنانچہ** ملا باقر مجلسی صاحب بحار ہم برین معنی اقرار میکنند کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقت اشتداد مرض ہمان فرمودہ بود کہ صاحب استیعاب در ترجمۂ ابو بکر آوردہ روی الزہری عن عبد الملک بن ابو بکر بن عبد الرحمن عن ابیہ عن عبد اللہؓ بن زمعہ بن الاسود قال کنت عند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وھو علیل فدعاہ بلالؓ الی الصلوۃ فقال الناس مروا من یصلے بالناس قال فخرجت فاذا عمرؓ فی الناس وکان ابو بکرؓ غائبا فقلت قم یا عمرؓ فصل بالناس فقام عمرؓ فلما کبر سمع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صوتہ وکان مجہرا فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاین ابو بکرؓ یابی اللہ والمسلمون فبعث الی ابو بکرؓ فجاء بعد ان صلے عمرؓ تلک الصلوۃ فصلے بالناس طول علتہ حتی مات **غرض** اس روایت سے بھی ثابت ہوا کہ ابو بکرؓ کو آپنے نماز پڑہانے کا حکم دیا **وشریف امامیہ** در شافی چنانچہ در بحار و ترجمۂ آن منقول ست گفتہ کہ ہر لائکل قاطعۃ ثابت گردید کہ جائز نیست تقدم در نماز مگر کسی را کہ افضل باشد بر ترتیب و نثر اہل معروف **ومجلسی** در بحار بعد ازین می گوید کہ این معنی از اصحاب ما امامیہ معلوم است و محتاج بہ بیان نیست۔ انتہی **ومجلسی** در بحار اقرار کردہ اند کہ اصحاب ما روایت میکنند کہ حکم نبوی مخصوص نبودہ بلکہ ہمین فرمود کہ امر کنید کسی را تا نماز با مردم گذارد چنانچہ در بحار و ترجمۂ آن منقول است کہ باتفاق روایات فریقین

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بمسجد تشریف داد و بالاجماع حضرت امیر را بر منصب امامت قائم نفرمود بلکہ تکبیر ہم نمود و خود بتکلیف تمام امام شد و ارکان نماز در حالت جلوس ادا کرد۔ انتہی (منتہی الکلام) **شبہ** قولہ بتکلیف تمام امام شد سے معلوم ہوتا ہی کہ حضورؐ نے ابوبکرؓ کی اقتدا نفرمائی **دفع** آپکا اقتدا فرمانا بروایت صحیحہ ثابت ہی **بیہقی** رحمہ کہتے ہین کہ جس نماز مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امام تھے وہ ظہر کی نماز ہفتہ یا اتوار کے دن کی تھی اور جسمین آپ مقتدی تھے وہ پیر کے دن صبح کی نماز تھی اور یہی آپکی آخر نماز تھی اور اسیدن آپنے دنیا چھوڑی اور اسیطرح زہری نے انس رضؓ سے روایت کی ہی **اور** بروایت ام المومنین ثابت ہی کما رواہ الترمذی وقال حسن صحیح **اما قولہ** جسمین آپ مقتدی تھے وہ پیر کیدن صبح کی نماز تھی الخ موئد ہی اسکے **وہ** جو سیرۃ حلبی سے مذکور ہوچکا **وصرح الترمذی** نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی پیچھے ابوبکرؓ کے اقتدا کی اونکی اوس مرض مین جسمین وفات فرمائی تین مرتبہ اور نہین انکار کریگا اسکا مگر جاہل کہ نہین ہی علم اوسکو (سیرۃ الحلبیہ) **قال ابن اسحٰق** وحدثنی ابوبکر بن عبداللہ بن ابی ملیکۃ قال لما کان یوم الاثنین خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاصبا راسہ الی الصبح وابوبکر یصلی بالناس فلما خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تفرج الناس فعرف ابوبکر رضؓ ان الناس لم یصنعوا ذلک الا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنکص عن مصلاہ فدفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ظہرہ وقال صل بالناس وجلس رسول اللہ صلعم بجنبہ فصلی قاعدا عن یمین ابی بکر (سیرۃ ابن ہشام) **اور اول** نماز کہ حکم کیا آپنے ابوبکر کو نماز پڑہانے کا نماز عشا تھی (سیرۃ الحلبیہ) **پھر جبکہ** داخل ہوئے نماز مین پائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مرض مین تخفیف تو نکلے دو شخصونکے بیچ پس جب نزدیک ہوئے ابوبکر رضؓ سے پیچھے ہٹے ابوبکرؓ تو اشارہ فرمایا اونکو کہ ٹھہرین اپنی جگہ پر پس نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلو مین ابوبکرؓ کے بیٹھکر پس تھے ابوبکر رضؓ نماز پڑہتے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور لوگ نماز پڑہتے تھے ابوبکرؓ کی نماز کے ساتھ (تاریخ کامل ابن اثیر) **الغرض** جس نماز مین آپ امام تھے اور ابوبکرؓ بجائے مکبر کے وہ پہلی نماز تھی اور جسمین آپنے اقتدا فرمائی وہ آخری نماز تھی اور اوسکی علاوہ دوسری نماز فتدبر واحفظ ولا تکن من الغافلین

روایت ہی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ نہین نماز پڑہی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
پیچھے کسیکے اپنی امت سے سوائے ابی بکر کے اور لیکن عبد الرحمٰن بن عوف تو پڑہی پیچھے اونکے ایک رکعت
سفر تبوک مین (صواعق محرقہ - سیرۃ الحلبیہ -) المختصر مجلسی کا یہ قول کہ بکلیف تمام امام شد الخ اور اسی پر
اعتماد کرنا باطل ہو گیا اور حضور سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا کا خلف ابی بکر صدیق رضؓ تعدد وقتون مین نماز
ادا فرمانا بوجہ اتم ثابت اور ہماری کتابونسے بعض وہ روایت جنمین مذکور ہی کہ جسروز حضور نے وصال
فرمایا اوس روز صبح کی نماز ابوبکر کے ساتھ لوگ پڑہ رہے تھے تو آپنے پردہ دراوٹھاکر دیکھا اور خوش
ہوئے - قریب تھا کہ حضور کو دیکھکر فرط خوشی سے لوگ نماز توڑ دیتے تو آپنے لوگونکو نماز مین قائم رہنے کا
اشارہ فرمایا اور پردہ گراکر حجرہ مین تشریف لے گئے نماز کے لیے برآمد نہین ہوئے - اور اوسیروز وفات
فرمائی - اس روایت سے بھی اتنا ثابت ہی کہ ابو بکر صدیق نے آخر تک لوگونکو نماز پڑہائی
مگر یہ کہ حضور نماز کے لیے تشریف نہین لائے قابل نظر ہی گو کہ روایتاً صحیح ہو مگر درایتاً بعید ہی کہ حضور
در حجرہ تک تشریف فرما ہون اور نماز کے لیے نہ آئین قرین قیاس نہین کیونکہ جب ہم دیکھتے ہین کہ پہلے
روز جب جبکہ آنحضور صدیق اکبر نماز پڑہا رہے تھے تو دو صاحبونکے کاندہے پر سہارا دیکر آپ مسجد
مین تشریف لائے اور نماز ادا فرمائی - اور جبکہ حضور کو اتنا افاقہ تھا کہ در حجرہ پر بغیر کسیکی امداد کے تشریف
فرما ہوئے - تو نماز مین شریک نہونیکی کوئی وجہ سمجھ مین نہین آتی - خیر اس سے بحث نہین ہمکو تو صرف
یہ دیکھنا ہی کہ حضور امام المرسلین نے ابو بکر صدیق رضؓ کو امام المسلمین بنایا اور بعض اوقات خود بھی اقتدا
فرمایا خواہ وہ تشفیہ کی نماز ہو یا اور کسی دن کی یہ امر محقق اور محتاج بیان نہین اور ماہرین احادیث
پر روشن ہی کہ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین مین فرداً فرداً ہر ایک مین کوئی نہ کوئی خصوصیت
اور فضیلت تھی کوئی اَقرأ کوئی اَورع کوئی اَعلم کوئی اَزہد کوئی اَفقہ کوئی اقضیٰ کوئی اَحب کوئی اَمین
کوئی حواری کوئی اَشد کوئی اَرحم کوئی اَصدق کوئی افرض کوئی اَعبد وغیرہ وغیرہ پس جبکہ حضور
سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باوجود فضل وکمال تمام مہاجرین وانصار کے حضرت ابوبکر رضؓ
صدیق کو اونپر امام بنایا - تو یہ امر بالبداہت ثابت ہو گیا کہ حضرت ابو بکر صدیق افضل المہاجرین والانصار

اور اشرف واکرم امت مرحومہ ہین ۔ وہو المطلوب **شبہ** ایک سائنس دان اور فلسفی طبیعت پر یہ خطرہ گذرتا ہی کہ حضرت ابوبکر کو یہ فضل وشرف کس وجہ سے حاصل ہوا **دفع** عقلاً تو یہ لازمی امر ہی کہ فرد من الافراد کوئی ایسا ذی شرف ہو جو اپنے کمالات اور مرتبہ مین اشرف الافراد بعد الانبیاء ہو پس جب یہ امر محال نہین تو ابوبکر صدیق کے لیے اس شرف کا ہونا ممکن وبعید نہین اور اگر وجوہات کا احصا کیا جائے تو عسیر و دشوار ہی ۔ علماء دین نے دفتر کے دفتر لکھے ہین اور قرآن وحدیث اس سے مالامال ہی ۔ چنانچہ مشتی نمونہ از خروار دیکھیے از ہزار اوراق ہذا مین بھی مذکور ہو چکے ہین ۔ ماسوا اوسکے حضورؐ نے بالایجاز والاختصار اپنی زبان وحی ترجمان سے جو کچھ فرمایا ہی اوسکو ملاحظہ فرمائے **شیخ عبدالحق** محدث دہلوی نے مدارج النبوۃ مین متعدد مقام پر تحریر فرمایا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ما صبّ اللہ شیئًا فی صدری الا وقد صببّتُ فی صدر ابی بکرؓ (مدارج النبوۃ جلد ۲ صفحہ ۲۸۷) یعنی نریخت خدا تعالی چیزیرا در سینہ من مگر بتحقیق کہ ریختم در سینہ ابوبکرؓ اور اس حدیث کو حضرت مخدوم الملک نے اپنی کتاب فوائد رکنی مین اور حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی نے مکتوبات قدوسیہ کے مکتوب نود وسوم مین تحریر فرمایا ہی و درمقامات حضرت مرزا مظہر جان جانان قدس سرہ در بیان استفادہ حضرت ایشان از حضرت شیخ محمد عابد رحمۃ اللہ علیہ نوشتہ ۔ ضمنیت کبری کہ مقامی است بس عالی ومخصوص بحضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ چنانچہ انحدیث شریف ما صبّ اللہ فی صدری شیئا الا صببتہ فی صدر ابی بکرؓ مشعر این معنی ست اور حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ انحدیث درمنطق الطیر می فرماید ؎ صدر دین صدیق اکبر قطب حق ٭ در ہمہ چیز از ہمہ بردہ سبق ٭ آنچہ حق از بارگاہ کبریا ٭ ریخت در صدر شریف مصطفی ٭ آن ہمہ در سینہ صدیق ریخت ٭ لاجرم تابود از تحقیق ریخت ٭ اور دوسری حدیث مدارج النبوۃ مین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لم یفضلکم ابوبکر بکثرۃ الصلوۃ والصیام انما فضلکم بشئ وقر فی صدرہ ای اعظم فی صدرہ یعنی نہین فضیلت دے گئے تمپر ابوبکرؓ بسبب کثرت نماز وروزہ کے جز این نیست کہ فضیلت دے گئے ہین وہ تمپر

صوفیائے کرام کی شہادت بر افضلیت صدیق اکبر

بسبب اوس چیز کے جو موجود ہوئی ہی اونکے سینہ مین۔ اور وہ عظمت ہی اونکے سینہ مین نور ایمان کی۔ **رواہ السخاوی** فی مقاصد الحسنۃ اور اس حدیث کو حضرت شرف الدین یحیی منیری اور حضرت مخدوم الملک نے شرح آداب المریدین مین لکھاہی اور شرح تعرف مین بھی یہ حدیث موجود ہی **و در فتاوی برہنہ** از تمہید گفتہ۔ علماء سنت وجماعت گفتہ اندکہ افضل خلق است بعد از انبیا و رسل امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ۔ لم یفضلکم ابوبکر الناس بکثرۃ صیام ولا بکثرۃ صوم وانما ھو بشیء وقر فی قلبہ **اور حضرت** امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہین وما فضل ابو بکر الناس بکثرۃ صلوۃ ولا بکثرۃ صیام ولا بکثرۃ روایۃ ولا فتوی ولا کلام ولکن بشیء وقر فی صدرہ کما شھد لہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (احیاء العلوم جلد اول کتاب العلم باب الثانی فی قسم الثانی) **وقال** علیہ السلام للصدیق ان اللہ تعالی قد اعطاک مثل ایمان کل من امن بی من امتی واعطانی مثل ایمان کل من امن بہ من ولد ادم ع (احیاء العلوم جلد رابع فی آخر کتاب المحبۃ والشوق والرضی) **کتب شیعہ** مین بھی یہ حدیث موجود ہی۔ حضرات ناظرین تعجب فرمائینگے کہ کتب شیعہ مین اس حدیث کا ہونا کیونکر ممکن ہی باوجودیکہ اونکی سوء اعتقادی بجناب صحابہ کرام خصوصا خلفاء ثلثہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کی جناب مین محتاج بیان نہین **ایحضرات** یہ استعجاب بہت صحیح ہی مگر درحقیقت مناقب صحابہ مین بکثرت حدیثین اونکی کتب مین پائی جاتی ہین۔ مگر بفحوای حبک الشیء یعمی ویصم کے اونکا لحاظ نہین کیا جاتا ہی۔ بلکہ ع ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیبست ہو کا پورا پورا مضمون ادا کیا جاتا ہی **وہ حدیث** ہدیۂ ناظرین ہی ملاحظہ ہو **مجالس المومنین** مطبوعہ طہران صہ ۸۹ مجلس سوم ذکر سلمان مین۔ ملا شوشتری نے کتاب کشکول مصنفہ حیدر بن علی الآملی بروایت مشایخ حدیث عبد اللہ بن عفیف سے اوسنے اپنے پدر سے روایت کی ہی کہ حضرت رسول کنیت و نام او راکہ ابو الفضل وعبد العزیز بود با ابو بکر وعبد اللہ تبدیل فرمود وہمیشہ درمیان اصحاب میگفتند ما سبقکم ابو بکر بصوم ولا صلوۃ ولکن بشیء وقر فی صدرہ۔ یعنی نہین سبقت کی تمپر ابو بکر نے

بسبب صوم کے اور نہ صلوٰۃ کے ولیکن سبقت لے گئے بسبب اوس چیز کے جو اونکے سینہ مین قائم ہو گئی
ہے۔ والفضل ما شهدت به الاعداء ف یہ خطاب جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تمام
صحابۂ کرام سے ہے جنمین جناب امیرؓ۔ سلمانؓ۔ ابوذرؓ مقدادؓ و رضی اللہ عنہم بھی شامل ہین۔ پس معلوم ہوا کہ حضرت
ابوبکر کے سینہ مین جو شئے تھی وہ تجلئ معرفت الٰہی تھی وہ جسقدر اونکو حاصل تھی اوسقدر کسیکو نتھی دیکھو حدیث
مذکورۂ بالا ان اللہ قد اعطاک مثل ایمان کل من امن بی اسپر شاہد ہے۔ یعنی
تحقیق اللہ تعالیٰ نے بیشک عطا کیا تمکو (ابوبکرؓ کو) مانند ایمان کل ان لوگون کے جو ایمان لائے مجھ پر
اور فرمایا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لو وزن ایمان ابی بکرؓ بایمان اھل الارض
لرجح بھم رواہ البیھقی فی شعب الایمان۔ یعنی اگر وزن کیا جائے ایمان ابی بکر کا ساتھ ایمان
اہل زمین کے تو بیشک غالب ہووے اونپر (صواعق۔ تاریخ الخلفاء) ای عزیز و یہ ہے شان صدیق اکبر
کی جو حضور سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا نے ہمکو بتادی یہ وہ سر نہان تھا کہ بجز سرور دو جہانکے کوئی اوسپر
مطلع نہین ہو سکتا تھا فاحفظ ولا تکن من الجاھلین

الباب الخامس فی خصوصیاته التی لا یوجد فی غیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تمہید یہ بحث ما نحن فیہ۔ بسبب جاہ و حشمت مال و دولت حسب و نسب رشتہ و قرابت کی
بنا پر نہین ہے۔ بلکہ بنا بر اکثریت ثواب کے ہے کما سیأتی تفصیلہ کہ امت مین کار خیر کرنے سب سے
زیادہ نفع پہونچا ہے۔ زیادہ کیے ہین جو عند اللہ سب سے زیادہ اجر آخرت کا مستحق ہے اور کسی
سے ذات اسلام و مسلمین کو اس معنی پر اخبار و آثار منصوص ہین پس آپکا سید الصدیقین ہونا اور صدیقو نہین آپ کو
مرتبۂ خلت حاصل ہے۔ جو صدیقیت سے اعلیٰ و ارفع اور نبوۃ سے قریب و متصل مقام ہے چنانچہ حدیث
لو کنت متخذا خلیلا الخ اسپر دال ہے اور آپکا اتقی ہونا اور الوالفضل اور اعظم درجۃ ہونا قرآن
سے اور مثل ایمان کل من امن بی الخ اور ما صب اللہ الخ اور لم یفضلکم ابوبکر
اور حسنات عمرؓ کحسنة واحدۃ من حسنات ابی بکرؓ الخ اور لا ینبغی

لقوم فیھم ابو بکر رضؓ ان یؤمھم غیرہ وغیرہ وغیرہ من المعتبرات کثیرۃ مملوءۃ ومشحونۃ فی کتب الاحادیث والتفاسیر لا یمکن احصاءھا فی ھذہ الاوراق لان الایات والاخبار والآثار کثیرۃ ناطقۃ علی ھذا المرام واقوال المشائخ الکبار رنادیۃ با علی النداء علی تصدیق ھذا الکلام کما لا یخفی علی من لہ بصیرۃ فی علوم الدین **مآثر جمیلہ آپ کے بکثرت ہین** مرد احرار مین سب سے پہلے ایمان لانیوالے۔ اپنے معبود حقیقی کی علانیہ بندگی کرنیوالے سب سے پہلے اپنے گھر مین مسجد بنانیوالے قرأت قرآن علانیہ کرنیوالے حتی کہ کفار عرب سنتے تھے کما اخرجہ البخاری عن عائشۃؓ (قرۃ العینین) **اور** دعوت اسلام کرنا۔ اور اسلام کی غربت وضعف کی حالت مین اپنی جان ومال سے مدد کرنا۔ ضعفاء مسلمین کی اعانت مین مال صرف کرنا سفر ہجرت مین رفیق پیغمبر اور ثانی اثنین فی الغار ہونا۔ غزوہ بدر مین ثانی اثنین فے العریش ہونا۔ اور ثانی اثنین فی القبر ہونا۔ قتال مرتدین۔ اقامت دین وشرائع واحکام مین سبقت فرمانا مثلاً سب سے پہلے قرآن پاک کو جمع کرنا۔ اخرجہ البخاری عن زیدؓ بن ثابت فی قصۃ قتل اھل الیمامۃ واخرجہ ابو یعلی عن علیؓ وغیر ذلک اگر ان امور کی تفصیل کیجائے تو ایک دفتر طویل ہو جائے جسکی اس مختصر مین گنجائش نہین۔ تصانیف علماء کی بکثرت ہین شائق اونکا مطالعہ کرین۔ مگر بمضمون ماکا یدرک کلہ لا یترک کلہ۔ بقدر مناسب مقام بعض امور کو ضرور عرض کرونگا۔ بعون اللہ وتوفیقہ

حضرت قاضی ثناء اللہ صاحب سیف المسلول مین بعد ذکر کرنے آپ کے مآثر جمیلہ کے تحریر فرماتے ہین **چون** این مآثر مذکورہ دانستی۔ دانستی کہ ابو بکر رضؓ جامع جمیع جہات فضیلت وکمال تنتا بہت پیغمبر است من حیث الرسالۃ کسی باوے برابرے ندارد کہ پاکی وطینت وکمال صفاے باطن وقوۃ عقل وفراست وکثرت صحبت بلکہ دوام صحبت از اول تا آخر وصرف ہمت بر نصرت دین بر وجہ اتم واجتماع اسباب وشرائط بتائید الہی وآمدن تائید دین از دست از قوت بفعل در بدء اسلام وتوسط وآخر یعنی بعد وفات سرور کائنات علیہ افضل التحیات واکمل التسلیمات۔ وظہور جمیع انواع عبادات بدنی ومالی بر دست او۔ وکمال در قراءت وعلم وفقاہت آنچہ اورا میسر شدہ دیگر برا میسر نیست ولہذا شافعی گفتہ کہ مردم مضطر شدند در بیعت ابی بکر رضؓ۔ کسیرا زیر آسمان بہتر از و نیافتند۔ انتہی (سیف المسلول)

الفصل الاول حضرت ابو بکر صدیق کا احرار بالغین مین سے سب سے پہلے مشرف باسلام ہونا۔ ولہ فیہ منقبۃ عظیمۃ ؓ ٭

روایت ہی عمرو بن عبسہؓ سے کہا کہ آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین درانحالیکہ آپ عکاظ (بازار ہی قریب مکہ کے) مین اوترے ہوئے تھے عرض کی مین نے کہ یا رسول اللہ کسنے اتباع کی آپ کی امر اسلام مین فرمایا کہ اتباع کی میری دو شخصون نے ایک حُر اور ایک غلام۔ ابو بکرؓ اور بلالؓ کہا عمروؓ نے کہ پس اسلام لایا مین اوسوقت ۱۲ رواہ الحاکم اور حضرت عمارؓ فرماتے تھے کہ دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو درانحالیکہ تھے ساتھ آپ کے مگر پانچ شخص دو غلام اور دو عورتین اور ابوبکرؓ۔ اخرجہ البخاری (قرۃ العینین) **روایت ہی** اسیدؓ بن صفوان سے کہا جبکہ وفات فرمائی ابوبکرؓ نے تو حضرت علیؓ آئے اور اوس مکان کے دروازے پر کھڑے ہوئے جسمین ابوبکرؓ تھے درانحالیکہ فرماتے تھے آج کے دن منقطع ہوئے خلافت نبوۃ کی (الی قولہ) رحم کرے تمپر اللہ تعالیٰ اے ابو بکرؓ تھے تم اول قوم ازروئے اسلام کے اور مخلص ازروے ایمان کے الخ (ازالۃ الخلفا) ودرین محل قابل دید نست **روایت ہی** حارث سے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اول جو شخص ایمان لایا مردوئین سے ابو بکرؓ ہین ۱۲ اخرجہ ابن عساکر اور روایت ہی حضرت زید بن ارقم سے کہ اول جسنے نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ وہ ابو بکر صدیقؓ ہین ۱۲ اخرجہ خیثمہ بسند صحیح **روایت ہی** شعبیؒ سے کہ سوال کیا مین نے حضرت ابن عباسؓ سے کہ کون شخص ہی لوگون مین پہلا ازروے اسلام کے فرمایا کہ ابو بکر صدیقؓ کہا نہین سنا تو نے قول حسان کا جو کہا ہے اونہون نے ۔

اِذَا تَذَکَّرْتَ شَجْوًا مِّنْ اَخِیْ ثِقَۃٍ	فَاذْکُرْ اَخَاکَ اَبَا بَکْرٍ بِمَا فَعَلَا
جسوقت کہ تو یاد کرے معیبت اپنے بہائی ثقہ کی ۱۲	پس یاد کر اپنے بہائی ابو بکرؓ کو ساتھ اوس چیز کے کہ کیا اونہون نے
خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ اَتْقٰہَا وَاَعْدَلُہَا	اِلَّا النَّبِیَّ وَاَوْفٰہَا بِمَا حَمَلَا
بعد نبی کے) بہترین مردم اور بڑے متقی اور بڑے منصف	بڑے وفادار نبی صلعم کیساتھ اوسچیز کے کہ اوٹھارا اونکو نبی صلعم نے

وَالثَّانِیَ التَّالِیَ الْمَحْمُوْدُ مَشْهَدُہٗ　　　وَاَوَّلُ النَّاسِ مِنْهُمْ صَدَّقَ الرُّسُلَا

اور وہ دوسرے غار مین خدا کی مرضی کے طالب اونکا مشہد محمود تھا اور اول اون لوگون مین جنہون نے تصدیق کی رسولون کی ۱۲

رواہ الطبرانی فی الکبیر وعبد اللہ بن احمد بن حنبل فی زوائد الزھد **روایت ہی**
ابی اروی دوسی صحابی سے فرمایا کہ اول جو اسلام لایا وہ ابو بکر صدیق رضؓ ہین۔ رواہ بن سعد **روایت ہی**
فرات بن سائب سے کہ کہا مین نے میمون رضؓ بن مہران سے کہ ابو بکر رضؓ پہلے اسلام لائے یا علیؓ کہا میمون رضؓ نے
قسم ہی خدا کی تحقیق کہ ایمان لائے ابو بکر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر زمانہ بحیرا راہب ملعون مین۔ اور ابو بکر رضؓ نے
بی بی خدیجہ رضؓ اور حضرت ؐ کے درمیان آمد و رفت کی حتی کہ بی بی خدیجہ کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے کرادیا۔ اور یہ سب کچھ حضرت علی کرم اللہ وجہ کی پیدائش کے قبل کا واقعہ ہی۔ رواہ
ابو نعیم ۱۲ **روایت ہی** ابو سعید رضؓ خدری سے کہا کہ فرمایا ابو بکر صدیق رضؓ نے ایا نہین ہو نہین احق خلافت
کا لوگو نسے ایا نہین ہون مین اول جو اسلام لایا ۱۲ اخرجہ الترمذی وابن حبان فی صحیحہ
(صواعق محرقہ۔ تاریخ الخلفاء) **روایت ہی** عیسی بن یزید سے کہا کہ فرمایا ابو بکر صدیق رضؓ نے کہ مین خانہ
کعبہ کے صحن مین بیٹھا تھا۔ اور زید بن عمرو بن نفیل بھی بیٹھے تھے پس آیا امیہ بن ابی صلت تو کہا اوسنے کہ
کیونکر تو نے صبح کی ای طالب خیر وہ بولا کہ خیر کیساتھ کہا اوسنے کہ کوئی نئی چیز پائی ہی تو نے کہا کہ نہین۔ تو
کہا امیہ نے ؎ کل دین یوم القیمۃ الا ؏ ما قضی اللہ فی الحقیقۃ بور
یعنی تمام دین قیامت تک کے ہلاک ہونیوالے ہین سوا اے اوسکے کہ جاری کیا ہی اللہ تعالی نے اوسکو
لیکن تحقیق کہ یہی جسکا انتظار کرتے ہین ہم بن سے ہی یا تم مین سے کہا ابو بکر رضؓ صدیق نے کہ نہین سُنا تھا
مین نے قبل اسکے ذکر کسی ایسے نبی کا کہ جسکا انتظار کیا جاتا ہو کہ وہ مبعوث ہونگے پس نکلا مین بارادہ
ورقہ ابن نوفل کے اور وہ آسمانی خبرونسے زیادہ واقف تھا پس اوس سے مین نے واقفیت
حاصل کرنیکو یہ قصہ بیان کیا پس کہا ورقہ نے کہ ہان ای میرے بھتیجے ہم اہل کتاب واہل علم ہین۔ آگاہ ہو
کہ وہ نبی جسکا انتظار کیا جاتا ہی وہ نسب مین سب عرب سے اشرف ہی اور مجھے نسب سے خوب واقفیت ہی
اور تیری قوم اشرف عرب ہی نسبًا۔ کہا مین نے کہ ای چچا وہ نبی کیا کہین گے کہا ورقہ نے کہ فرمائینگے

وہ جو کچھ اونکو حکم کیا جائیگا۔ کہا حضرت ابوبکر رضؓ نے جب کہ مبعوث ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ایمان لایا ہین اور تصدیق کی مین نے۔ رواہ ابن عساکر (صواعق محرقہ تاریخ) **روایت ہی** ابی میسرہ سے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر سے نکلے تو سنا کہ کوئی پکارنیوالا پکارتا ہی آپ کو یا محمدؐ پس جبکہ سُنی آپنے یہ آواز بھاگے ہوئے چلے آئے اور اس بھید کو حضرت ابوبکر سے فرمایا اور وہ آپ کے دوست تھے زمانہ جاہلیت ہین رواہ البیہقی (صواعق تاریخ) **اور دوسری** روایت دلائل النبوۃ مین یہ ہی کہ حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے صدیقؓ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ ای عتیق لیجاؤ آپ کو ورقہ بن نوفل کے پاس تو گئے ابوبکر رضؓ حضورؐ کے ساتھ اور ورقہ سے بیان کیا حضورؐ نے کہ جب مین تنہا ہوتا ہون (غار حراء مین) تو سنتا ہون ندا یا محمدؐ یا محمدؐ تو مین چلا آتا ہون بھاگ کر ورقہ نے کہا بھاگو نہین جو کچھ وہ کہے سنو اور مجھے خبر دو انتہیٰ ملخصاً (مواہب لدنیہ) **روایت ہی** ابی نضرہؓ سے کہا کہ فرمایا حضرت ابوبکرؓ نے حضرت علی سے رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ کہ مین ایمان لایا قبل آپ کے پس نہ انکار فرمایا او سپر حضرت علیؓ نے اخرجہ ابوعمر (قرۃ العینین) **الحضرات** یہ وہ اخبار و آثار تھے کہ جنسے سیدنا ابوبکر رضؓ کا سابق الایمان ہونا ثابت ہوتا ہی۔ **اور کتنے لوگ** صحابۂ کرام و تابعین نے یہی کہا ہی کہ اول وہ ایمان لائے ہین بلکہ بعض نے اسپر اجماع کا دعوی کیا ہی واللہ اعلم **اور بعض** کا قول ہی کہ بعد سیدتنا ام المومنینؓ خدیجۃ الکبریٰ کے حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ مشرف باسلام ہوئے **یہ بھی** قرین قیاس ہی اسلیے کہ آپ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کنار تربیت ہین تھے یہ ممکن نہین کہ حضورؐ کی بعثت و رسالت کی خبر سے آپ بیخبر رہے ہون اور خبر پاکر ایک ساعت بھی تاخیر فرمائی ہو **روایت ہی** سالم بن ابی الجعد سے کہا کہ عرض کی مین نے حضرت محمد بن حنیفہؓ سے کہ ابوبکر صدیقؓ اول قوم ہین از روے اسلام کے فرمایا کہ نہین عرض کی پھر کس سبب سے برتری اور سبقت ہوئی ابوبکر کو حتی کہ نہین ذکر کیا جاتا ہی کوئی سوائے ابوبکر کے فرمایا اسلیے کہ وہ افضل تھے انمین از روے اسلام کے جبسے اسلام لائے یہانتک کہ ملے وہ اپنے رب سے رواہ ابن شیبہ و ابن عساکر **روایت ہی** محمد بن سعد بن ابی وقاص سے اونھون نے کہا اپنے باپ سعدؓ سے کہ کیا ابوبکرؓ صدیق پہلے ہین تم مین از روئے اسلام کے فرمایا کہ نہین لیکن اسلام لائے قبل و کئے

بعض روایتوں سے حضرت علیؓ کا سابق الایمان ہونا

پانچ سے زیادہ ولیکن تھے ابوبکر اسلام مین بہتر۔ رواہ بن عساکر کہا ابن کثیرؒ نے ظاہر یہ ہی کہ سب سے پہلے آپکی اہل بیت ام المؤمنین سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ مشرف باسلام ہوئین اور آپ کے غلام زیدؓ اور زید کی زوجہ ام ایمنؓ اور حضرت علیؓ اور ورقہ ایمان لائے (صواعق محرقہ۔ تاریخ الخلفاء) حضرت مولیٰ علیؓ کرم اللہ وجہ فرماتے ہین ؎ سبقتکموا الی الاسلام طرا ؛ صغیرا مابلغت اوان حلمی یعنی سبقت کی ہین نے تمپر طرف اسلام کے یقینًا درانحالیکہ صغیر تھا نہین ہونچا تھا زمانۂ بلوغ کو دعوے ہی ثعلبی کا کہ اتفاق کیا ہی علماء نے اسپر کہ اول جسنے اسلام قبول کیا وہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ ہین رضی اللہ تعالیٰ عنہا (اول من امن باللہ وصدق صدیقۃ النساء خدیجۃؓ فقامت باعباء الصدیقیۃ ؛ مواہب) اور اختلاف ہی کہ بعد حضرت صدیقۃ النساء حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے کون ایمان لایا کہا ابن الصلاحؒ نے اَوْرَعْ یہ ہی کہ کہا جائے کہ اول جو اسلام لایا مرد احرار سے وہ ابوبکر ہینؓ اور نو عمر لڑکو نسے حضرت علیؓ اور عورتو نسے حضرت خدیجہؓ اور موالیو نسے حضرت زیدؓ اور غلامو نسے حضرت بلال انتہی کہا طبرانیؒ نے کہ اولے طریقہ توفیق بین الروایات کلھا یون کہا جائے کہ اول جو اسلام لایا مطلقًا وہ حضرت خدیجہؓ ہین اور ذکور مین اول علیؓ بن ابیطالب ہین کہ وہ نہین بالغ ہوئے تھے اور پوشیدہ رکھتے تھے اسلام اپنا اور اول مرد عربی بالغ جو اسلام لائے اور ظاہر کیا اپنے اسلام کو ابوبکرؓ ہین اور اول جو اسلام لائے موالیو نسے زیدؓ ہین کہا کہ متفق علیہ یہی ہی نہین خلاف ہی اسمین اور اسپر محمول ہی وہ قول کہ اول جو اسلام لایا مرد و نمین وہ ابوبکر ہین یعنی مرد بالغ آزاد (مواہب لدنیہ) کہا امام ابوحنیفہؒ نے جمع بین الاقوال اسطور ہی کہ مردون مین اول اسلام لانیوالے حضرت ابوبکر اور لڑکون مین حضرت علیؓ اور عورتون مین حضرت خدیجہؓ (تاریخ الخلفا) وجہ اختلاف کی بہت بڑی یہ بہی ہی۔ جو مروی ہے حضرت حسن سے کہ بیشک علیؓ بن ابیطالب نے فرمایا کہ تحقیق ابوبکرؓ نے سبقت کی مجپر چار باتو نمین اسلام کے ظاہر کرنے مین ہجرت مین مصاحبت غار مین نماز قائم کرنے مین اور مین اوسدن شعب مین تھا وہ ظاہر کرتے تھے اپنے اسلام کو اور مین پوشیدہ کرتا تھا (مواہب لدنیہ ریاض النضرہ) روایت ہے

کہ سوال کیا گیا محمد بن کعب قرظی سے کہ پہلے کون اسلام لایا آیا حضرت علیؓ یا حضرت ابو بکرؓ پس کہا سبحان اللہ حضرت علیؓ اول ہین اسلام مین۔ اور سوائے اسکے نہین کہ شبہ ہوا لوگونکو اسوجہ سے کہ حضرت علیؓ پوشیدہ کرتے تھے اپنے اسلام کو ابو طالب سے اور اسلام لائے ابو بکرؓ پس ظاہر کیا اپنے اسلام کو۔ اخرجہ ابو عمر و فی الاستیعاب (قرۃ العینین) المختصر ان دونون بزرگونکے مشرف باسلام ہونیکا ایسا مقرون زمانہ ہی کہ اسبات پر جزم و یقین کرنا کہ باعتبار قبولیت شرف اسلام کے کون سابق ہی عسیر و دشوار ہی لہذا علماء نے اون مختلف اقوال مین یون تطبیق دی ہی جو مذکور ہوئی مگر یہ امر تو مولی علی کرم اللہ وجہہ کے بھی ارشاد سے ظاہر ہی کہ آپ اپنے ایمان کو پوشیدہ کرتے تھے اور وہ ظاہر کرتے تھے۔ پس تفضیل صدیق اکبرؓ کے لیے یہی کافی ہی۔ لانہ اکثر ثوابا واعظم نفعا للمسلمین وللاسلام (صواعق) اونکے اظہار اسلام سے اسلام اور اہل اسلام کو نفع بہو نچا۔ لوگونکو دعوت اسلام اور ترغیب و تحریص سے اسلام کی طرف رجوع کیا اور ایک جماعت عظمائے قریش سے مثل عثمانؓ بن عفان اور زبیر بن عوام اور عبدؓ الرحمن بن عوف اور سعدؓ بن ابی وقاص اور طلحہؓ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہم حضرت صدیق ہی کی ترغیب سے مسلمان ہوئے (مواہب لدنیہ) و نیز اور لوگ کما سنقر تک بہ

الفصل الثانے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام کی تحسین و تعریف فرمائی۔ فصل دوم

روایت ہی حضرت ابن عباسؓ سے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہین کلام کیا مین نے درباب اسلام کسی سے مگر انکار کیا اوسنے اور باز رکہا مجکو کلام سے سوائے ابن ابی قحافہ (ابو بکرؓ) کے۔ نہین کلام کیا مین نے اوس سے کسی امر مین مگر قبول کیا اوسکو اور قائم رہے اوس پر۔ اخرجہ ابو نعیم وابن عساکر اور ابن اسحٰق کی روایت مین ہی کہ نہین دعوت کی مین نے کسیکو طرف اسلام کے مگر اوسکو توقف و تردد و غور ہوتا تھا سوائے ابو بکرؓ کے کہ نہ تامل کیا اونہون نے جبکہ ذکر کیا مین نے اوسکا اور نہ تردد کیا اوسکے قبول کرنے مین۔ رواہ البیہقی وابن عساکر اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مین نے کہا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا

فقلتم کذبت وقال ابوبکرؓ صدقت اخرجہ البخاری عن ابی الدرداءؓ وعنہ ان اللہ بعثنی الیکم فقلتم کذبت وقال ابوبکرؓ صدقت رواہ البخاری واخرج ابن عدی من حدیث ابن عمرؓ فان اللہ بعثنی بالھدی ودین الحق فقلتم کذبت وقال ابوبکرؓ صدقت اور ایک روایت مین ہو کہ البتہ بیشک جھٹلایا تمنے مجکو اور کہا کذبت اور کہا ابوبکرؓ نے صدقت اور تمنے روکا اپنا مال اور اوسنے میری مدد کی اپنے مال سے اور موانست کی مجھسے اور پیروی کی میری ۱۲ اخرجہ ابن عساکر عن المقدام (صواعق محرقہ تاریخ الخلفا)

انگریزی مورخ کا قول

بعض انگریزی مؤرخ کے اقوال حضرت صدیق اکبرؓ باعتبار صدق و اخلاص کے۔ اسلام مین اپنی آپ ہی نظیر تھے۔ غیر اہل اسلام عیسائی لوگ بھی اس امر کی شہادت پر زور لفظون مین ادا کر رہے ہین ڈاکٹر سپرنگ لکھتا ہی کہ مین پور امتفق ہون کہ پیغمبر اسلام پر ابوبکرؓ کا ایمان لانا بڑا عظیم ثبوت ہو اس امر کا کہ پیغمبر صاحب اپنی مشن کے آغاز مین خالص صادق تھے (خلافت راشدہ) ولیم میور تاریخ الخلفا مین لکھتا ہی کہ جب مین ابوبکرؓ کی طرف غور کرتا ہون جو بڑا دانا ذی فہم معاملات دنیا کے پرپیچ حالات سے واقف تھا وہ اپنی قوم مین سب سے زیرک تھا اور پھر اس شخص کا صاف عقیدہ سچی اور بے ریا ارادت کو دیکھتا ہون جو اوسکو رسول عربی کیساتھ تھی۔ تو مجھے خواہ مخواہ شک ہوتا ہی کہ رسول عربی کا دعوے شاید صحیح ہو انتہی اب اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت اونکی صداقت کا ہوسکتا ہی کہ متعصب مخالفین کی زبان پر بھی تحسین کے کلمات ہین۔ سبحان اللہ کیا صدق و راستی تھی آپ کی کہ منکر و نکے دلونکو بھی مائل کرتی ہی اور شمع نبوۃ کا پروانہ بناتی ہی۔ ٭

فصل سوم

الفصل الثالث سب سے پہلے آپکا اظہار اسلام فرمانا اور لوگونکو اسلام کی طرف بلانا کہا ابن اسحٰق نے جبکہ اسلام لائے ابوبکرؓ ظاہر کیا اپنے اسلام کو اور بلایا لوگونکو خدا اور رسولؐ کی طرف اور تھے ابوبکر الفت رکھنے والے اپنی قوم سے مہربان نرم دل۔ پس بلانے لگے لوگونکو اسلام کیطرف جنپر اعتماد رکھتے تھے اپنی قوم مین۔ پس اسلام لائے آپ کی دعوت سے حضرت عثمانؓ حضرت زبیرؓ۔ عبدالرحمٰنؓ۔ سعدؓ۔ طلحہ رضی اللہ عنہم پس جبکہ ان لوگون نے اسلام قبول کیا تو لائے

حضرت ابوبکرؓ اون لوگونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین تو وہ لوگ حضرت کے سامنے ایمان لائے اور نماز پڑہی **ف** یہ لوگ نجباء اور رؤساء قریش سے تھے اور ہر ایک کے بڑے بڑے قبیلے قوت دار تھے اور وہ اپنے قبیلونپر کامل طور سے اقتدار و تمکن رکہتے تھے پس حضرت عثمانؓ ذی النورین بنی عبد شمس کے سردار و رئیس تھے اور حضرت زبیرؓ بنی اسد کے اور حضرت سعدؓ و عبد الرحمن بنی زہرہ کے اور حضرت طلحہؓ بنی تیم کے ۔ پس ان لوگونکا مشرف باسلام ہونا ان تمام قبیلونکی قوت کفر کی شکستگی کا باعث ہوا اور ان ہر ایک کی کوشش سے بہت لوگ مسلمان ہوئے اور اشاعت اسلام کی ہوئی (قرۃ العینین) **ف** یہ بات یاد رکہنی کی ہی کہ مہاجرین مین سے کسیکے والدین مشرف باسلام نہوئے سوائے ابوبکر صدیقؓ کے والدین کے ؛ اخرجہ الواحدی ؛ حتی کہ آپ کی بیٹی بیٹے ۔ پوتے غلام تک مشرف باسلام ہوئے ۔ یہ شرف اور کسیکو نہ حاصل ہوا **روایت ہی** موسی بن عقبہ سے کہ (ایک گھر کے) چار شخصون نے نہین پایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (ساتہ ایمان کے) مگر وہ لوگ یعنی ابو قحافہؓ ۔ ابوبکرؓ ۔ اونکے بیٹے عبد الرحمنؓ اور ابو عتیقؓ بن ابی بکرؓ ۔ اخرجہ الواحدی **اور** آپ کی بیٹی حضرت اسماءؓ جنکا خطاب ذات النطاقتین تھا **اور** حضرت عبد اللہ بن ابی بکرؓ جو کفار قریش کی خبر حضور سرور عالم مین شبکو پہونچایا کرتے تھے **اور** آپ کے غلام آزاد شدہ حضرت عامرؓ بن فہیرہ جو غار مین بکریون کا دودھ حضرت کو پہونچاتے تھے اور سفر ہجرت مین حضورؐ کے ہمرکاب تھے **اور** آپ کے بیٹے حضرت عبد اللہ طائف مین رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے اونکو ابو محجن ثقفی کا تیر لگا تھا جسکی وجہ سے اول خلافت حضرت ابوبکرؓ شوال کے مہینہ مین ۱۱ھ کو وفات فرمائی ۔ اور یہ قدیم اسلام لانیوالو نمین ہین **اور** حضرت عبد الرحمنؓ سال حدیبیہ مین ایمان لائے تھے ۔ وحسن اسلامہ (ملک شام مین لشکر اسلام مین تھے رومیو نسے بڑی جوانمردی کیساتھ کثرت جہاد فرماتے رہے (فتوح الشام) اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کے حقیقی بھائی تھے ۵۳ھ مین وفات فرمائی **اور** حضرت اسماءؓ قدیم اسلام لانے والیون مین ہین ، ۱۷ شخص مسلمان ہو چکے تھے جب آپ مشرف باسلام ہوئین ۔ شب ہجرت مین جب حضرت نکلے ہین تو انہی نے سامان سفر مہیا کرتے وقت اپنے کمر بند کا دو ٹکڑا کیا ایک سے دسترخوان

حضرت صدیق کے والدین اولاد و غلام
سب مسلمان ہوئے - یہ شرف خصوصیت ہے

باندہا دوسرے سے مشک کا دہانہ اسوجہ سے آپکا لقب ذات النطاقین ہوا اور حضرت عائشہؓ تو ام المؤمنین عائشہ صدیقہ ہین اُنکا وصف مستغنی عن البیان (اکمال فی اسماء الرجال) ان سبکو شرف اسلام برکت حضرت صدیق اکبرؓ حاصل ہوا **الغرض** اگر صدیقؓ اکبر کے کل مآثر و فضائل سے قطع نظر کرکے یہی امر پر نظر کیجائی کہ آپنے سب سے پہلے اپنا اسلام ظاہر کیا اور حضرتؐ کے ساتھ نماز پڑہی مسجد بنائی لوگونکو اسلام کی ترغیب دی جسکی وجہ سے بڑے بڑے شرفاء و رؤساء قریش مشرف باسلام ہوئے دین کو قوت ہوئی تو یہی خصوصیات حضرت صدیق اکبر یار غار پیغمبرؐ کے فضل و شرف کے لئے سب سے اعلیٰ وارفع سبب ہی جو دوسرونکو حاصل نہین **حضرت حق** تعالیٰ کو جناب رسالتمآب کی بعثت سے خلق کی ہدایت مقصود تہی سوا سمین بہت بڑا حصہ حضرت صدیق اکبر نے حاصل کیا **حضرت شیخ شرف الدین احمد یحیی منیری** شرح آداب المریدین مین تحریر فرماتے ہین۔ اول کسیکہ پیغامبر علیہ السلام را تصدیق کردہ است وبدو ایمان آوردہ ابوبکر صدیقؓ بود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ پس سنتِ حسنہ در عالم او نہادہ است۔ پس ہرکہ تصدیق میکند پیغامبر علیہ السلام را وایمان بروی آرد۔ کار برسنتِ وے میکند پس ہرچہ مومنانرا برین تصدیق و برین ایمان آوردن بدہند۔ تنہا او را بدہند کہ این سنت ویست (قال النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم من سنّ فی الاسلام سنۃً حسنۃً فلہ اجرہا واجر من عمل بہا (رواہ مسلم) پس ازینجا ہرآئینہ فضل برہمہ بعد از انبیاء و رسل علیہم السلام۔ او را بود و ہر جملہ است۔ انتہی اور مؤید ہی اسکے وہ حدیث قال علیہ السلام للصدیق ان اللہ قد اعطاک مثل ایمان کل من اٰمن بے من امتی (احیاء العلوم کما مر۔ **علاوہ ازین** جو آپ کے مساعی جمیلہ ہین اسلام مین اونکو تقریر مذکورۂ بالا پر قیاس کرنا چاہئے ہر ایک کی تفصیل کی گنجایش نہین۔

الفصل الرابع بعد وفات سرورِ کائنات کے حضرت ابوبکرؓ کا لشکر اسامہؓ کو روانہ فرمانا۔ اور قتال مرتدین و استیصال مدعیان نبوۃ کذابین و اقامت شرائع و احکام دین کی کرنا **الحضرات یوم الردۃ** جو سعی و کوشش آپنے اسلام کی حمایت و اقامت مین کی ہی اوسکی کوئی نظیر آج دنیا مین نہین ہی اور یہ وہ اعجاز و پیشین گوئی قرآن پاک کی ہی جو اللہ تعالیٰ نے اس آیت مین بیان فرمائی ہی۔ یا ایہا الذین

امنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم و یحبونہ الآیۃ اے
وہ لوگ کہ جو ایمان لائے ہو۔ جو شخص پھر جائیگا تم مین سے اپنے دین سے تو قریب ہے کہ لائے گا اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم کو
کہ دوست رکھتا ہے اللہ اونکو اور وہ دوست رکھتے ہین اللہ کو کہا حسن رح بصری نے قسم ہے خدا کی
وہ لوگ حضرت ابو بکر رض اور اونکے رفقا ہین جبکہ مرتد ہو گئے عرب تو جہاد کیا اونسے ابو بکر اور اونکے
یارون نے یہانتک کہ پھیر لائے اونکو اسلام پر۔ رواہ البیہقی اور کہا قتادہ رح نے جبکہ وفات
فرمائی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو مرتد ہو گئے عرب پس ذکر کیا حضرت ابو بکر رض نے اونسے قتال کرنیکا
(الی قولہ) پس ہم لوگ کہتے تھے کہ بیشک یہ آیت نازل ہوئی ابو بکر رض اور اونکے یارونکی شان مین۔
اخرجہ یونس رح ابن بکیر **ف** یہ آیۃ کریمہ معجزہ ہے اعجاز قرآن سے کیونکہ یہ امر غیب کی خبر دیتی ہے جو آیندہ واقع
ہونیوالی تھی تفسیر مین ہے کہ ابن عباس رض و حسن رح بصری اسبات پر ہین کہ یہ قوم امیر المومنین حضرت ابو بکر رض
صدیق اور اونکے یار مہاجرین و انصار رضی اللہ عنہم ہین کہ اونہین نے مرتدونسے جہاد کیا (تفسیر حسینی
مدارک۔ خازن۔ صواعق) **قولہ تعالیٰ قل للمخلفین من الاعراب ستدعون الی قوم**
اولی باس شدید تقاتلونہم او یسلمون ج کہد یجیے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم پیچھے رہنے والونسے جو اعراب ہین۔ قریب ہے کہ بلائے جاؤ گے تم ایک سخت گروہ کی طرف قتال
کروگے اونسے اور اونکو قتل کردیا وہ مسلمان ہو جائین (حسینی) مراد قوم سے بنو حنیفہ ہین اہل یمامہ
(جلالین) یعنی قوم مسیلمہ کذاب کی واقع ہوئی اونسے قتال اور مسلمانونسے زمانہ ابو بکر رض صدیق مین
کذا اخرجہ الطبرانی عن الزہری رح (کمالین) کہا ابن ابی حاتم و قتیبہ نے کہ یہ آیت حجت ہے خلافت صدیق اکبر
پر قرآن مین۔ کیونکہ اہل علم نے اجماع کیا ہے اسپر کہ اس آیت کے نزول کے بعد کوئی لڑائی ایسی نہین ہوئی
جسکی طرف لوگ بلائے جاتے۔ مگر حضرت ابو بکر ہی نے اہل ردت و مانعین زکوٰۃ سے لڑنیکے لیے لوگونکو
بلایا۔ پس یہ آیت حضرت ابو بکر رض صدیق کی وجوب خلافت اور اونکی اطاعت فرض ہونے پر دلالت
کرتی ہے (یہی قول ہے ابو ہریرہ رض کا) کیونکہ خدا تعالیٰ خبر دیتا ہے کہ اس سے پیٹھ پھیرنیوالے کو دردناک
عذاب ہوئیگا کہا ابن کثیر رح نے کہ جنہون نے قوم سے مراد فارس اور روم لیا ہے۔ اور اونکے نزدیک

حضرت صدیق اکبر وہ ہین جنہون نے روم و فارس پر لشکر بہیجا اور پورا ہوا کام اونکا حضرت عمرؓ و عثمانؓ
رضی اللہ تعالی عنہما کے ہاتھہ پر اور وہ دونون صاحب فرع ہین حضرت صدیقؓ کی (صواعق محرقہ)
منقول ہی کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا۔ قسم ہی اوس خدا کی جسکے سوا کوئی معبود نہیین اگر ابوبکر صدیقؓ
خلیفہ نہ بنتے تو اللہ تعالی کی بندگی و پرستش نہ کیجاتی۔ تین مرتبہ یہ فرمایا۔ بعض نے کہا کیا کہتے ہو ای ابوہریرہؓ
تو کہا کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسامہ بن زید کو سات سو کے لشکر کے ساتھہ شام
کی طرف متوجہ کیا (جہاد کے لئے) پس جب وہ (موضع) ذی خشب مین پہونچے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے انتقال فرمایا اور نواح مدینہ کے عرب دین سے پھر گئے اور جمع ہوے اصحاب نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے حضرت ابوبکر کے پاس اور کہا بینے کہ اس لشکر کو روم کی طرف جانے سے روک لو اسلیے
کہ نواح مدینہ کے عرب مرتد ہو گئے ہین (اونسے اندیشہ ہی کہ مدینہ پر یورش نکرین) تو فرمایا حضرت ابوبکرؓ
نے قسم ہی اوس ذات کی کہ نہیں معبود کوئی سوائے اوسکے اگر (اہل مدینہ کی ایسی حالت ہو جائے
کہ ازواج مطہرات کی ٹانگین کتے گھسیٹین تو نہ روکونگا مین اوس لشکر کو جسکو روانہ کیا ہی رسول اللہ نے
اور نہ کہولون گا مین اوس نشان کو جسکو حضرت نے باندھا ہی۔ پس روانہ کردیا حضرت اُسامہؓ کو پس
جو لوگ دین سے پھر جانیکا ارادہ رکہتے تھے اونکے کسی قبیلہ پر حضرت اسامہؓ کا گذر نہوتا تھا۔ مگر وہ کہتے
تھے کہ اگر انہین قوت نہوتی تو ایسے لوگ اونکے پاس سے نہ نکلتے ولیکن چھوڑ دین ہم اونکو یہانتک کہ
وہ ملاقی ہون رومیو نسے (اور لڑنے دو انکو رومیو نسے) یا وہ شکست کہائینگے یا قتل کیے جائینگے
(پس اللہ تعالی نے غلبہ دیا حضرت اسامہؓ کو رومیون پر) اور وہ صحیح و سالم پہرے تو وہ لوگ (جو دین
سے پہرنیکا ارادہ رکہتے تھے) اسلام پر ثابت قدم ہو گئے۔ رواہ البیہقی وابن عساکر
(صواعق محرقہ تاریخ الخلفا) اور ایک روایت مین ہی کہ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا قسم ہی خدا کی اگر پرندے
مجھے اوچک لیجائین تو مجکو محبوب ہی اس سے کہ روکون مین اوس لشکر کو جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے روانہ فرمایا۔ رواہ البیہقی وابن عساکر عن عروۃ (تاریخ الخلفا) حضرات
ناظرین انصاف مین غور فرمائین کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق نے کیسی پابندی کی ہی امر رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی درباب توجیہ لشکر اسامہؓ کے اب **قتال مرتدین** کو دیکھنا چاہیے۔ شرح
اوسکی یون ہی کہ جب خبر وفات سرور کائنات علیہ التحیات کی مشہور ہوئی ہر طرف تو بہت سی جماعتین
اسلام سے پھر گئین اور زکوۃ دینا بند کردیا پس اوٹھے حضرت ابو بکر صدیقؓ اونسے جہاد کرنے کیلئے
تو حضرت عمرؓ وغیرہ نے آپسین کلام کیا۔ تو فرمایا ابو بکر صدیقؓ نے قسم ہی خدا کی اگر وہ باز رکھین گے مجکو
عقال (اونٹ کے پیر باندہنی کی رسی) سے یا عناق سے کہ دیتے تھے اوسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو تو البتہ مین جہاد کرون گا بسبب اوسکے ندینے کے۔ تو کہا حضرت عمرؓ نے کہ کیونکر آپ اونسے
قتال کرسکتے ہین درانحالیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی۔ مین حکم کیا گیا قتال کرنے کا
لوگونسے یہانتک کہ کہین وہ لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ پس جسنے کہا یہ
اوسنے بچایا مجھسے جان و مال اپنا مگر بسبب کسی حق کے اور حساب اوسکا اللہ پر ہی تو کہا حضرت ابو بکرؓ نے
کہ قسم ہی خدا کی بیشک مین قتال کرونگا اوس سے جو فرق کریگا درمیان نماز اور زکوٰۃ کے اسواسطے
کہ زکوٰۃ حق مال ہی اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی۔ مگر بسبب کسی حق اسلام کے
کہا حضرت عمرؓ نے کہ قسم ہی خدا کی نہین تہی یہ بات مگر یہ کہ کہولدیا اللہ نے سینہ ابو بکرؓ کا پس جان لیا
مین نے کہ اونسے قتال کرنا حق ہی اور **ایک طویل** روایت کا اخیر یہ ہی۔ جبکہ انتقال فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو مرتد ہوگئے عرب اور کہا اونہون نے کہ ہم زکوٰۃ ندینگے۔ تو فرمایا حضرت
ابو بکر صدیقؓ نے کہ اگر باز رکھینگے وہ مجکو عقال یعنی اونٹ باندہنے کی رسی سے۔ البتہ مین جہاد کرونگا
اوپر تو کہا مین نے (حضرت عمرؓ نے) اَی خلیفۂ رسول اللہ تالیف اور نرمی کیجئے لوگونسے۔ تو فرمایا
مجکو کہ تم بڑے جری تہے جاہلیت مین اب سستی وکم ہمتی کرتے ہو اسلام مین۔ انتہو منقطع ہوچکی وحی
اور کامل ہوچکا دین۔ اب انقصان ہو دین مین درانحالیکہ مین زندہ رہون ۔ رواہ الی الحسن
رزین بن معٰویۃ العبدری عن عمرؓ بن الخطاب **ف** یعنی جب دین کامل ہوچکا اور شرائع
واحکام جاری ہوچکے تو بعد وفات سرورؐ کائنات مین اپنے جیتے جی دین مین نقصان نہ آنے دونگا
اور کبھی گوارا نکرونگا کہ لوگ احکام دین کو بدل دین اور مین دیکہتا رہون **اس** روایت سے کمال درجہ

آپ کی ثابت قدمی اور مستعدی امر دین مین ثابت ہوتی ہی اور اعلی درجہ کی شجاعت وبہادری آپکی نمایان ہی **وفی روایتہ** کہاکہ نکلے ابوبکر صدیق رض مع جماعت مہاجرین وانصار کے (واسطے قتال مرتدین کے) حتیٰ کہ پہونچے مقام نقعا مین جو قریب نجد کے ہی اور بہاگے بدوی لوگ۔ کہالوگون نے ابوبکر رض سے کہ لوٹ چلئے طرف مدینہ واہل وعیال کے اور کسیکو لشکر پر امیر بناکر روانہ کیجئے اور اصرار کیالوگون نے یہانتک کہ رجوع کیا آپنے اور امیر بنایا آپنے خالد بن رض ولید کو۔ اخرجہ الذہبی ورواہ البیہقی وابن عساکر عن عروۃ بن زبیر (تاریخ الخلفاء وغیرہ) **روایت ہی** ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ جب نکلے حضرت ابوبکر رض اور اپنی سواری پر سوار ہوئے تو حضرت علی رض نے ناقہ کی مہار پکڑلی اور فرمایا کہ اے خلیفۂ رسول اللہ آپ کہان تشریف لئے جاتے ہین۔ کہتا ہون مین آپ سے وہ بات جو فرمایا تہا آپ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روز اُحُد کے۔ نیام مین کیجیے تلوار اپنی اور نہ اندوہگین کیجئے ہکو بسبب اپنی جان کے اور لوٹ چلئے مدینہ مین پس قسم ہی خدا کی اگر ہم مصیبت مین پڑے بسبب آپ کے تو نہو گا اسلام کے لیے انتظام کبھی (الی قولہ) اور روایت ہی حنظلہ بن علی رض سے کہ بیشک ابوبکر رض نے بہیجا خالد بن ولید کو اور گئے خالد اور جو لوگ اونکے ساتھ تھے جمادی الاخر مین پس قتال کیا بنی اسد وغطفان سے تو قتل ہوا جو قتل ہوا اور اسیر ہوا جو اسیر ہوا اور باقی رجوع ہوئے طرف اسلام کے پھر گئے **خالد رضی اللہ عنہ** مع اپنی جماعت کے یمامہ کی طرف واسطے قتال مسیلمہ کذاب کے آخر سنہ مین اور مقابلہ ہوا دونو جماعت سے اور کتنے دنون محاصرہ رہا پھر قتل ہوا کذاب ملعون قتل کیا اوسکو وحشی رض قاتل حمزہ رض نے **اور ۱۲ سنہ ہجری** مین بہیجا حضرت صدیق رض نے علاء بن رض حضرمی کو بحرین کی طرف وہان کے لوگ مرتد ہو گئے تھے تو مقابلہ ہوا مقام جواثی مین پس مسلمانونکی فتح ہوئی **اور بہیجا** عکرمہ رض بن ابی جہل کو عمان کی طرف وہانکے لوگ بھی مرتد ہو گئے تھے **اور بہیجا** مہاجر بن ابی امیہ کو اہل بحرین کے مرتدونکی طرف **اور بہیجا** زیاد بن لبید کو طائف کے مرتدونکیطرف **اور بعد** قتال اہل ردت کے بہیجا حضرت صدیق رض نے خالد رض بن ولید کو بصرہ وغیرہ کی طرف (تاریخ الخلفاء للسیوطی اخرجہ الدارقطنی وغیرہ) **تنبیہ** حضرات ناظرین بہ مناسبت مقام ہذا

اون روایتون کو مکرر ملاحظہ فرمالین جو باب دوم کی فصل پنجم مین وصایائے نبیفی سے مذکور ہو چکی ہین الغرض
حضرت صدیق رضؓ اکبر خلیفۂ پیغمبر نے اشاعت اسلام و اقامت دین مین وہ کوشش کی ہی جسکی کوئی نظیر دنیا
مین نہین ہی اسیوجہ سے فرمایا حضرت ابوہریرہ رضؓ نے قسم ہی اوس خدا کی جسکی سوا کوئی معبود
نہین اگر ابوبکر رضؓ خلیفہ نہ بنتے تو اللہ تعالیٰ کی عبادت نکی جاتی۔ رواہ البیھقی وابن عساکر
مروی ہی ابی حصینؓ سے لقد قام ابو بکر یوم الردۃ مقام نبی من الانبیاء
رواہ ابن عساکر (صواعق محرقہ۔ تاریخ الخلفاء) ف یعنی اہل ردت سے مقابلہ کرنا منصب
تھا پیغمبر علیہ السلام کا۔ جسکو ابوبکر صدیقؓ نے کیا اسلئے وہ قائم مقام پیغمبر تھے۔ جسوقت ہر طرفسے دین مین
فتنہ پیدا ہوا تو سوائے صدیق اکبر جانشین پیغمبر کے کوئی اوسکو مٹانیوالا نتھا ف ایک طرف مدعیان
نبوت۔ اسود عنسی۔ دوسری طرف طلیحہ بن خویلد۔ تیسری سجاح بنت حارث۔ چوتھے مسیلمہ کذاب
ہر سو شورش پیدا کرکے اپنی اپنی جماعت سے اسلام کو صدمہ پہونچانا چاہتے تھے ماسوا انکے۔ بحرین کے
مرتدین اور عمان و مہرہ و یمن وغیرہ جزائر عرب کے مرتدین کا فتنہ ہر طرفسے مثل دریا کے موجزن ہورہا
تھا۔ ان کل فتنونکو حضرت رب العزت جلشانہ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ ہی کے ہاتھونسے مٹایا اور
اپنے وعدہ۔ من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم ویحبونہ الآیۃ
کا جلوہ دکھلایا۔ کہ حضرت صدیق رضؓ اکبر نے اسلام کا سکہ جمایا اور بیدینیون و مرتدونکو صفحۂ ہستی سے مٹایا
اشاعت اسلام مین بلیغ کوشش حضرت صدیقؓ کی وہ کسی سے نہوئی۔
گمرہان بادیہ ضلالت کو شاہراہ اسلام پر قائم فرمایا۔ مزید بران روم و شام کے پہاڑ کی سربلند چوٹیون پر
اسلامی پھریرہ لہرایا۔ کیا دنیا مین کوئی اور بھی نظیر ایسی ملسکتی ہی۔ جو یار غار پیغمبر حضرت صدیق رضؓ اکبر کے مثل و
ہمسر ہو۔ ہرگز نہین یہ وہ مساعی جمیلہ حضرت صدیق اکبر کے ہین جو دنیا مین کسی اور کو حاصل نہین
ہین۔ اونکے سبب سے جو منافق تھے وہ مخلص ہوئے جو مرتد تھے وہ مومن ہوئے جو مشرک تھے وہ
موحد بنے جو بے دین تھے وہ دیندار ہوگئے۔ پس خیال تو کیجئے کہ حضرت صدیق اکبر بارگاہ خالق اکبر
سے۔ کسقدر اجر کے مستحق ٹھہرے روایت ہی ابی ہریرہ رضؓ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے کہ جسنے بلایا طرف ہدایت کے ہوگا اوسکے لیے اجر مانند اجر اون لوگونکے کہ پیروی کی اوسکی

اور نہ کی ہوگی پیروی کرنیوالونکو ثواب ہین الحدیث۔ رواہ مسلم (مشکوۃ) پس آنحضرت کے زمانہ سے قیامت تک جسقدر اجر تمام ایمان والونکو ملے گا اوسقدر اجر صرف حضرت صدیق اکبرؓ کو ملے گا۔ اسکی موئد ہین وہ حدیثین جو اسباب کی فصل ثالث کے اخیر مین مذکور ہین ۔ فاحفظ

الباب السادس افضلیت باعتبار اکثریت ثواب کے بیان مین

الفصل الاول

قال الشیخ الدہلوی ۔ والخلفاء الاربعة افضل الاصحاب (الی قولہ) وفضلهم علی ترتیب الخلافة والمراد بالافضلیة اکثریة الثواب (تکمیل الایمان) یعنی خلفاء اربعہؓ افضل صحابہ ہین اور فضیلت اونکی اوپر ترتیب خلافت کے ہے اور مراد افضلیت سے زیادہ تر ہونا ثواب مین شارح مقاصد فرماتے ہین۔ الکلام فی الافضلیة بمعنی الکرامة عند الله تعالی وکثرة الثواب۔ انتہی شارح مواقف فرماتے ہین ۔ ومرجعها ای مرجع الافضلیة التی نحن بصددها الی کثرة الثواب والکرامة عند الله تعالی و ذلک یعود الی الاکتساب للطاعات والاخلاص فیها وحضرت بحر العلوم درشرح فقہ اکبر میفرماید۔ بدانکہ مراد از افضلیت اکثریت ثواب واعظمیت مرتبہ است نزد الله تعالی۔ انتہی وشیخ ابن تیمیہ گفتہ کہ۔ اہل سنت و جماعت برآن اتفاق دارند کہ ابوبکر اعلم اصحاب بود و بالجملہ تفضیل الشیخین ثواباً وعلماً مذہب جمہور اہل سنت و جماعت است۔ انتہی الغرض حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی افضلیت واکرمیت عند الله باعتبار اکثریت ثواب کے ہے اور آپ کے بہت سے خصوصیات فرداً فرداً اس پر دلائل قاطعہ ہین اون سبکا احاطہ واحصا عسیر ودشوار ہے۔ اندکی از بسیار ویکی کے از ہزار بالایجاز والاختصار اوراق ہذا مین مذکور ہوئے ۔ طالب حق کے لیے اسقدر بھی کافی ووافی ہین ۔ والله ولی التوفیق ف طبقات ابن السبکی مین جو بعض متاخرین سے تفضیل حضرات حسنین رضی الله تعالی عنہما مذکور ہے تو وہ بنا بر اسکے ہے کہ وہ

بصعہ واولاد رسول ہین اگرچہ یہ شرف جزئیت کا ذات شیخین مین نہین ۔ ولیکن شیخین اکثر ہین ثواباً و اعظم ہین نفعاً للمسلمین والاسلام اور اخشی للہ واتقی ہین ۔ لہذا تفضیل حضرات حسنینؓ من وجہ تفضیل شیخین کی قادح نہین (صواعق محرقہ)

الفصل الثانی آثار صحابہ مین جو افضلیت صدیقؓ اکبر مین وارد ہین ۔

روایت ہی حضرت محمد حنیفہؓ سے کہ کہا مین نے اپنے باپ حضرت علیؓ سے کہ کون شخص بہتر ہی بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمایا ابو بکرؓ ۔ پھر کہا مین نے کہ اونکے بعد فرمایا عمرؓ (کہا راوی نے کہ مجھے خوف ہوا کہ اگر اب مین پوچھونگا تو آپ فرمائینگے عثمانؓ تو کہا مین نے کہ پھر آپ ہین فرمایا کہ نہین ہون مین مگر ایک شخص مسلمانو نین سے (قال ابن ہمام ہذا صحیح فی البخاری) **روایت ہی** ابو جحیفہ سے کہ سُنا مینے حضرت علیؓ کو مسجد کوفہ کے منبر پر فرماتے تھے کہ بیشک بہتر اس امت کے بعد نبیؐ کے ابو بکرؓ ہین پھر بہتر اونکے عمرؓ ہین ۔ اخرجہ ابو بکر الآجری **و عنہ** کہا کہ داخل ہوا مین حضرت علیؓ کے گھر مین پس کہا مین نے ای بہترین مردم بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو فرمایا آپنے ٹھہراے ابو جحیفہؒ ایا نہ خبر دون مین تجکو بہترین مردم کی بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ ابو بکرؓ اور عمرؓ ہین ۔ خرابی ہو تجھے ای ابو جحیفہؒ نہ جمع ہو گی محبت میری اور بغض ابو بکرؓ و عمرؓ کا مومن کے دل مین ۔ اخرجہ حافظ ابو ذر ہروی من طرق متنوعۃ والدارقطنی **و عنہ** مین اعتقاد رکھتا تھا کہ حضرت علیؓ افضل امت ہین ۔ پس سنا مین نے لوگو نکو اوسکے خلاف تو سخت غمگین ہوا مین پس فرمایا اونسے حضرت علیؓ نے بعد اسکے کہ اونکا ہاتھ تھام کر اپنے گھر مین داخل کیا اونکو ۔ کہ کس چیز نے غمگین کیا تمکو ای ابو جحیفہؒ پس اونہون نے ذکر کیا قصہ ۔ تو فرمایا آپنے آیا نہ خبر دون مین تکو بہترین امت کی ۔ بہتر اونکے ابو بکرؓ ہین پھر عمرؓ ۔ کہا ابو جحیفہ نے کہ پھر مین نے عہد کیا اللہ تعالی سے اس بات کا کہ نہ چھپاؤن گا مین اس حدیث کو جبتک مین زندہ رہونگا اسکے بعد کہ حضرت علیؓ نے بالمشافہ یہ حدیث مجھسے بیان فرمائی ۔ رواہ الدارقطنی (صواعق محرقہ وغیرہ) **اور امام** احمدؓ نے ابو جحیفہؒ سے بطرق متعددہ روایت کی ہی ۔ انتہی ترکتہا خوف الاطناب فالتفصیل فی قرۃ العینین

فمن شاء فلیرجع الیہ فیہ کثیر من الاثار **روایت ہی** ابن عمر سے کہا کہ تھے ہم زمانۂ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین کسیکو کسیپر فضیلت نہین دیتے تھے۔ رواہ البخاری۔ **ابوداؤد مین ہی** کہ ہم کہتے تھے درانحالیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ تھے کہ افضل امت بعد نبی صلعم کے ابوبکرؓ ہین پھر عمرؓ پھر عثمانؓ رضی اللہ عنہم (مشکوۃ) **ابوداؤد** نے ایک باب باندھا ہی جسمین یہ حدیث کئی طریقون سے مروی ہی **وعنہ** کہا کہ جب ہم فضیلت دیتے تھے زمانۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تو کہتے تھے کہ لوگون مین سب سے افضل ابوبکرؓ ہین پھر عمرؓ پھر عثمانؓ اور کوئی اسپر انکار نہین کرتا تھا (تیسیر الوصول الی جامع الاصول) **وعنہ** کہا کہ ہم لوگونکو فضیلت دیتے تھے زمانۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تو اختیار کرتے تھے ابوبکرؓ کو پھر عمرؓ کو پھر عثمانؓ کو **زیادہ کیا طبرانی** نے کبیر مین کہ جانتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات کو اور انکار نفرماتے تھے **وعنہ** کہا کہ ہم ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود تھے اور ہم فضیلت دیتے تھے ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ کو۔ رواہ ابن عساکر **وفی** الیواقیت الجواھر للامام الشعرانی عن البخاری مثل ما رواہ ابوداؤد۔ وزاد ثم علیؓ ولا ینکر ذلک علینا انتہی **روایت ہی** ابوہریرہؓ سے کہا کہ تھے ہم گروہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درانحالیکہ ہم بہت لوگ تھے کہتے تھے ہم کہ افضل اس امت کے بعد اپنے نبی کے ابوبکرؓ ہین پھر عمرؓ پھر عثمانؓ پھر ہم سکوت کرتے تھے۔ رواہ ابن عساکر **روایت ہی** زہری سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسانؓ بن ثابت سے کہ کیا ابوبکرؓ کی تعریف مین تمنے کچھ کہا ہی انہون نے کہا کہ ہان آپنے فرمایا کہو ہم سنینگے پس حسان نے کہا۔

وَثَانِیَ اثْنَیْنِ فِی الْغَارِ الْمُنِیْفِ وَقَدْ	طَافَ الْعَدُوُّ بِهٖ اِذْ صَعَدَ الْجَبَلَا
ابوبکرؓ دوسرا دو مین کا بلند یا تنگ غار مین تھے اور تحقیق کہ	پھرتے تھے اوسپر دشمن جسوقت کہ وہ چڑھے پہاڑ پر
وَکَانَ حِبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَدْ عَلِمُوْا	مِنَ الْبَرِیَّةِ لَمْ یَعْدِلْ بِهٖ رَجُلَا

اور تھے وہ محبوب رسول اللہ کو تحقیق کہ جانا سب لوگون نے کہ لوگون مین سے نہین بزرگی دی حضورؐ نے برابر ابوبکرؓ کی کسیکو

پس ہنسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حتیٰ کہ ظاہر ہوئے دندان مبارک آپ کے پھر فرمایا آپنے

سچ کہا تمنے اَی حسانؓ وہ ایسے ہی ہین جیسا کہا تمنے (صواعق محرقہ۔ ورواہ الحاکم عن حبیب ابن ابی حبیب
قرۃ العینین)

فصل سوم

الفصل الثالث جسنے فضیلت دی کیسکو شیخین پر وہ مفتری ہی اوسپر حد افترا ہے

فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ بہتر اس امت کے بعد اپنے نبیؐ کے ابوبکرؓ ہین جسنے کہا سوائے اسکے (یعنی کسی اور کو فضیلت دی) پس وہ مفتری ہی اوسپر حدِ افترا ہی۔ رواہ احمد وغیرہ **وعنہ رواہ ابو یعلی** فرمایا کہ نہ فضیلت دے مجکو کوئی ابوبکرؓ پر ورنہ مارونگا مین اوسکو حد افترا۔ رواہ احمد واخرجہ ابو عمرو فی الاستیعاب عن الحکم بن حجل (قرۃ العینین وغیرہ) **اور بعض روایت** مین ہی کہ آپنے فرمایا۔ خبردار ہو پہونچی ہی مجکو یہ خبر کہ لوگ فضیلت دیتے ہین مجکو ابوبکرؓ وعمرؓ پر پس جسکو پاؤنگا مین کہ وہ فضیلت دیتا ہی مجکو ابوبکرؓ وعمرؓ پر مگر مارونگا مین اوسکو حد افترا صححہ الذہبی **وفی روایتہ** نہ پاؤنگا مین کسیکو کہ وہ فضیلت دیتا ہو مجکو ابوبکرؓ وعمرؓ پر مگر مارونگا مین اوسکو حد افترا۔ اخرجہ الدار قطنی (صواعق محرقہ) **عن عبد الرحمٰن** بن ابی لیلی۔ تحقیق حضرت عمرؓ چڑہے منبر پر پہر فرمایا کہ خبردار بیشک افضل اس امت کے بعد انکے نبی کے ابوبکر ہین پس جو کہے سوائے اسکے پس وہ مفتری ہی اوسپر وہ حد ہی جو مفتری پر ہی رواہ بن عساکر **واخرج ایضاً عنہ** کہا کہ فرمایا حضرت علیؓ نے کہ نہ فضیلت دے گا مجکو کوئی ابوبکرؓ وعمرؓ پر مگر مارونگا مین اوسکو حد افترا (تاریخ الخلفاء) **کتب شیعہ مین بھی اس مضمون کی روایتین موجود ہین** چنانچہ کشی وافادات معلم مین مرقوم ہی کہ خطبہ پڑہا جناب امیرؑ نے کہ جو کوئی ہمکو شیخین پر ترجیح دیگا اوسکو حد افترا کی اسی کوڑے مارونگا اور جو کوئی خلفائے ثلثہ کو برا کہے گا اوسکو درے لگاؤنگا۔ انتہی

روایات شیعہ

فصل چہارم

الفصل الرابع آئمہ دین کے اقوال مین

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جسنے گمان کیا کہ حضرت علی احق بالولایت ہین ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہم

سے تو اوسنے خطا وار ٹھرایا ابوبکرؓ و عمرؓ اور مہاجرین وانصار رضی اللہ عنہم کو اورنہین دیکھتا مین یعنی نہین اعتقاد کرتا مین اسبات کا کہ باوجود اس اعتقاد کے اوس شخص کا عمل اوٹھایا جائے آسمان کی طرف (یعنی درجۂ قبولیت کو پہونچے) رواہ ابوداؤد ف یہ مقام کسقدر تنبیہ کا ہے۔ حضرت سفیانؒ ثوری سرگروہ اولیا وکبار وتابعین سے ہین وہ فرماتے ہین کہ تفضیلیہ کا کوئی عمل ہی مقبول نہین اسوجہ سے کہ اسنے اپنے اعتقاد سے تمام مہاجرین و انصار کو خطا وار وغلط کار ٹھرایا اللہم احفظنا من سوء الاعتقاد روایت ہے حضرت عمارؓ بن یاسر نے فرمایا کہ جسنے فضیلت دی ابوبکرؓ و عمرؓ پر کسیکو اصحاب رسول اللہ سے پس تحقیق کہ اوسنے عیب لگایا۔ مہاجرین وانصار پر۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط (تاریخ الخلفا) اور فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بجواب ابوسفیان بن حرب کے انا وجدنا ابا بکرؓ لھا اھلا ہمنے پایا ابوبکرؓ کو واسطے خلافت کے سزاوار۔ اخرجہ الحاکم وصححہ الذھبی (تاریخ الخلفا) حضرت محبوب سبحانی غوث الصمدانی سید نا محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین۔ قال اللہ تعالی وربک یخلق ما یشاء ویختار۔ یعنی پروردگار تیرا پیدا کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے۔ اور پروردگار تیرا برگزیدہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے۔ مدارک) پس اللہ تعالی برگزیدہ کرتا ہے ہر شئی سے چار کو پھر برگزیدہ فرماتا ہے چار سے ایک کو (الی قولہ) اور برگزیدہ کیا صحابہ رضی اللہ عنہم سے چار کو ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ کو پھر برگزیدہ فرمایا اونمین سے ابوبکرؓ کو (غنیۃ) اور فرمایا امامنا الاعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے۔ بہترین مردم بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ابوبکر صدیق ہین پھر عمرؓ بن الخطاب پھر عثمانؓ بن عفان پھر علی بن ابیطالب رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین (فقہ اکبر) کہا ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے وہ بہترین اولیاء ہین اولین وآخرین سے یعنی صدیق اکبر (شرح فقہ اکبر) وکل ذلک مما وردت بہ الاخبار وشہدت بہ الاثار پس جو اعتقاد کرے ان سب پر یقین کے ساتھ وہ اہل حق سنت والجماعت سے ہے اور وہ جدا ہے جماعت اہل ضلال وگروہ اہل بدعت سے۔ فنسأل اللہ تعالی کمال الیقین والثبات فی الدین لنا ولکافۃ المسلمین انہ ارحم الراحمین (قواعد العقائد للغزالیؒ) حضرت محی الدین بن عربی فتوحات مین اور عبدالوہاب

شعرانی یواقیت الجواہر مین فرماتے ہین ۔ افضل الاولیاء المحمدیین ابوبکرؓ ثم عمرؓ ثم عثمانؓ ثم علی رضی اللہ عنہم اجمعین **خلاصہ** یہ کہ جمہور اہل حق علماء اہل سنت والجماعت فرماتے ہین کہ حق یہ ہی کہ افضل صحابہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ابوبکرؓ صدیق ہین پھر عمر فاروقؓ پھر عثمانؓ ذی النورین پھر علیؓ مرتضیٰ ہین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ۔ فضیلت اونکی اوپر ترتیب خلافت کے ہی کما ھو مصرح فی المعتبرات (بدء الامالی ۔ ضوء المعالی ۔ تکمیل الایمان شرح عقائد نسفی ۔ شرح عقائد عضدیۃ) **قال** اھل السنۃ والجماعۃ ان افضل الخلق بعد الانبیاء والمرسلین والملئکۃ کان ابوبکرؓ ثم عمرؓ ثم عثمانؓ ثم علیؓ رضی اللہ عنہم (تمہید ابی شکور سالمی) **قال** علامۃ النسفی افضل بشر بعد ہمارے نبی کریم کے ابوبکر صدیق ہین پھر عمر فاروق پھر عثمان ذی النورین پھر علیؓ مرتضیٰ اور خلافت بھی اسی ترتیب پر ہی **اور** کہا اوسکے شارح علامہ سعد الدین تفتازانی نے ایسا ہی **اور** اقرار کیا اسکا علامہ خیالیؒ نے حاشیہ شرح عقائد مین **اور** کہا شرح مقاصد مین مثل اس کلام کے **ولقد** تواترت النقول عن العلماء الراسخین الفحول فمن ذلک ما ذکرہ احد ائمۃ الترجیح من القول الصحیح الرجیح اعنی بہ الکمال بن ھمام فی کتابہ المسمی بالمسائرۃ فی علم التوحید وشرحھا لتلمیذہ المحقق ابن ابی شریف ان افضل الصحابۃ الاربعۃ علی حسب ترتیبہم فی الخلافۃ ابوبکرؓ ثم عمرؓ ثم عثمانؓ ثم علیؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہم **فرماتے ہین** ۔ اسلئے کہ حقیقت مین فضل وبزرگی اوسکے لیے ہی جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل ہو اور اوسپر کوئی مطلع نہین ہوتا سوا اسے اللہ کے رسول کے بسبب مطلع فرمانے حق سبحانہ تعالیٰ کے اور تحقیق کہ وارد ہوئی ہی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تعریف وثنا اون سبکی ۔ اور نہ ثابت ہوتی حقیقت تفضیل بعض صحابہ کی بعض پر اگر نہو تی دلیل سمعی پہونچی ہمکو دلالت قطعیہ وسند صحیح کے ساتھ (صواعق محرقہ) **اور** حدیثین دلائل تفضیل اس کتاب مین مذکور ہو چکے ہین ۔ فتدبر ۔ **امام غزالیؒ** فرماتے ہین کہ بیشک بزرگی صحابہ رضی اللہ عنہم کی بنا بر ترتیب خلافت کے ہی اسواسطیکہ حقیقت بزرگی کی وہ ہی کہ جو بزرگ عند اللہ ہی اور اوسپر کوئی مطلع نہین ہوتا سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور تحقیق کہ وارد ہوئی ہی تعریف

صحابہ کی آیات واخبار کثیرہ مین۔ اوخبراین بیست کہ پاتے ہین وقائق فضل وترتیب کو وہ جنہون نے مشاہدہ کیا ہی وحی وتنزیل کو ساتھ اوسکے قرائن احوال و وقائق تفضیل کے۔ پس اگر اون لوگون نے نسمجہا ہوتا اون باتون کو تو ہرگز نہ ترتیب دیتے اس امر کو اسلیے کہ وہ ایسے لوگ تھے کہ اونکو کسی ملامت کرنیوالی کی ملامت کا ڈر نہ تھا اور نہ اونکو کوئی امر حق سے پہیر سکتا تھا (قواعد العقائد رکن رابع اصل ثامن) کہا شارح مواقف نے کہ پایا ہمنے اپنے سلف کو کہ اونہون نے فرمایا۔ بیشک افضل ابوبکرؓ ہین پھر عمرؓ پھر عثمانؓ پھر علیؓ اور حسن ظن ہمارا جو ساتھ سلف کے ہی وہ مقتضی ہی اسکا کہ وہ لوگ اگر نہ پہچانتے اس امر کو تو ہرگز اتفاق نکرتے اوسپر پس واجب ہوئی ہمپر اتباع اونکی اس قول مین (شرح مواقف)

الفصل الخامس در بیان اجماع امت کے۔ کثر اللہ تعالے سوادہم

جان تو تحقیق کہ وہ چیز کہ مطابق اور موافق ہوئے اوسپر عظماء ملۃ وعلماء امۃ۔ ان افضل ھذہ الامۃ ابوبکر الصدیق ثم عمرؓ پھر اختلاف ہی پس اکثر علماء جنمین امام شافعیؒ وامام احمدؒ اور یہی مشہور مذہب ہی امام مالک کا۔ ان الافضل بعدھما عثمانؓ ثم علیؓ (صواعق محرقہ) اجمع اھل السنۃ ان افضل الناس بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابوبکرؓ ثم عمرؓ ثم عثمانؓ ثم علیؓ (تاریخ الخلفا) ونقل علیہ الاجماع عمدۃ الحفاظ والمحدثین ابو الفیض محمد بن محمد علی الفارسیؒ کذا فی جواھر الاصول من علم حدیث الرسول وھکذا فی المواھب اللدنیہ وفی الفاسی شرح دلائل الخیرات ھکذا اور فرمایا رئیس الحفاظ سید المحدثین ابی زکریا نووی نے کہ صحیح قول جمہور ہی مقدم کرنا حضرت عثمانؓ کا حضرت علیؓ پر اسیوجہ سے اختیار کیا صحابہ نے حضرت عثمانؓ کو واسطے خلافت کے اور مقدم کیا اونکو۔ اور وہ زیادہ جاننے والے اور زیادہ پہچاننے والے تھے اونکے مراتب کے (تہذیب الاسماء واللغات) مسلم مین ہی کہ تقدیم ابوبکر صدیقؓ کی نماز مین اصحاب کے اتفاق کے ساتھ کہ سنت ہی مقدم ہونا قوم پر اوس شخص کا جو افضل ہو اونمین از روے علم وقراءت وخلق و ورع کے (توجبکہ حضرت ابوبکرؓ مقدم کئے گئے قوم پر واسطے امامت کے) تو یہی دلیل ہی اونکی افضلیت پر۔ انتہی۔ کما مر تفصیلہ روایت ہی زعفرانی سے کہا کہ سنا مین نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے تھے کہ اجماع کیا لوگون نے خلافت پر ابوبکر صدیقؓ

اور یہ اسوجہ سے کہ وہ لوگ مضطر و بے بس ہوئے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس اونہون نے
نہین پایا ظاہر آسمان کے نیچے بہتر ابو بکر سے پس جھکا دین اونکے آگے سب نے گردنین اپنی رواہ البیہقی
(صواعق محرقہ وغیرہ) ۲ ف ایک امر بھی قابل تحقیق ہے وہ یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا ترتیب فضیلت
کی من کل الوجوہ ہے یعنی جو افضل ہے وہ ہر بات مین افضل ہے یا مفضل علیہ کو افضل پر کسیوجہ سے فضیلت ہوسکتی ہے دفع
مفضل علیہ کو من وجہ کسی فضیلت خاص مین اپنے افضل پر ترجیح ہوسکتی ہے۔ مثال جیسے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے
حضرت ابو عبیدہ رض ابن جراح کو امین الامۃ اور حضرت زبیر کو اپنا حواری اور حضرت خالد بن ولید کو سیف من سیوف اللہ فرمایا۔ وقس
علی ہذا پس یہ فضل جزئی فضل کلی کی معارض و منافی نہین نہ فضل کلی کی قادح ہوسکتی ہے۔ اس سبب سے کہ یہ
فضیلت من وجہ خاص بات مین ہے یون اگر دیکھا جائے تو صحابۂ کرام مین فرداً فرداً ایسے خصائص موجود
ہین جو اونکے غیر مین نہین۔ مگر بسبب ایک خصوصیت کے اونکو فضل کلی پر ترجیح نہین نہ مقتدایان دین
سے کوئی اسکا قائل ہوا۔ اگرچہ اونکو فضل جزئی کا شرف حاصل ہے جس سے وہ مفتخر و ممتاز ہین بارگاہ
رسالت سے اونکو یہ شرف حاصل ہے عن انس رض ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال ارحم امتی
بامتی ابو بکر رض واشدھم فی دین اللہ عمر رض واصدقھم حیاء عثمان رض واقرأھم لکتاب اللہ ابی بن کعب رض
وافرضھم زید رض بن ثابت واعلمھم بالحلال والحرام معاذ رض بن جبل ولکل امۃ امین وامین ھذہ
الامۃ ابو عبیدۃ رض ابن الجراح اخرجہ احمد والترمذی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم
والبیہقی وفی روایۃ الطبرانی فی الاوسط واقضی امتی علی بن ابی طالب رض وقد اوتی
عویمر رض عبادۃ یعنی ابا الدرداء رض وفی روایۃ ابن عساکر واصدقھم لھجۃ ابوذر رض
وفی روایۃ العقیلی وابو ھریرۃ رض وعاء من العلم وسلمان رض عالم لا یدرک (صواعق) وفی روایۃ
السلمان رض منا اھل البیت وغیر ذلک سب سے زیادہ حضرت زید رض کو یہ شرف حاصل ہوا کہ اللہ تعالی نے
اپنے کلام پاک مین اونکا نام صراحۃً ذکر فرمایا الحجرات صحابہ تو صحابۂ رسول مین جنکا ادنی شرف یہ ہے
کہ حضور سرور انبیا نے اونکے حق مین فرمایا لا تمس النار مسلما من رآنی او رأی من رآنی
عامۂ امت کو من وجہ وہ شرف خاص حاصل ہوا جو صحابہ کو نہین یعنی ایمان بالغیب اگرچہ عامۂ امت کو

ایمان بالغیب کا شرف حاصل ہی۔ مگر یہ فضل جزئی صحابہ کی فضل کلی پر راجح نہین ہوسکتی یہ ایک فضیلت اونکے تمام فضائل پر غالب نہین ہوسکتی در حدیث آمدہ پرسیدند کہ یارسول اللہ ہیچ یکے از ماکہ بتو ایمان آوردہ ایم و ہمراہِ تو جہاد کردہ بہتر باشد فرمود نعم قومیکہ بعد از شما بیایند و نادیدہ بمن ایمان آرند بہتر از شما باشند (الی قولہ) مراد باین خیریت کہ پیغمبر اثبات کردہ اند از وجہ خاص است کہ ایمان بغیب آوردہ باشد ولیکن فضل کلی صحابہ راست و فضل جزئی با فضل کلی منافات ندارد (تکمیل الایمان) منقول ہی کہ ابو عبد الرحمٰن سے لوگون نے پوچھا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ افضل ہین یا عمرؓو بن عبد العزیز پس کہا اونہون نے قسم ہی خدا کی جو غبار داخل ہوا ہی امیر معاویہ کے گھوڑے کی ناک مین بوقت جہاد کے) ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ ہزار درجہ افضل ہی عمرؓو بن عبد العزیز سے (غزوہ حنین وغیرہ مین ساتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انھون نے جہاد کیا ہی۔ نماز پڑھی امیر معاویہ نے پیچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سمع اللہ لمن حمدہ پس کہا امیر معاویہ نے ربنا لک الحمد پس اس شرف کے بعد کون بزرگی زیادہ ہی ابن مبارک نے کہا امیر معاویہ کی شان مین۔ قطع نظر اُن کی ذات کے اُن کے گھوڑے کی ناک کی مٹی جب افضل ہو ہزار درجہ عمرؓو بن عبد العزیز سے۔ تو انکی ذات کا شرف کیا ہوگا (تطہیر الجنان واللسان عن الخطور والتفوہ بثلب سیدنا معاویۃ بن ابی سفیانؓ) الا بحیجو جو شرف ہی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ دوسرونکو میسر نہین۔ کوئی ولی صاحب کمال اونکے مرتبہ کو پہونچ نہین سکتا۔ عند اللہ جسقدر اجر کے وہ مستحق ہین اوسقدر کسیکو حاصل نہین ہوسکتا اگر کوئی مثل جبل اُحد کے سونا راہ خدا مین خرچ کردے تو صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ڈہائی پاؤ یا سوا پاؤ اناج کے اجر کو نہین پہونچ سکتا کما ورد فی الخبر ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء الغرض جناب رحمۃ اللعلمین نے ہم غریبونکو بھی یہ سرفرازی بخشا اگرچہ ہم پیغمبران امت کے لیے صحابۂ کرام کی اقتدا و اتباع موجب ہدایت ہی ہم تابع وہ ہمارے متبوع۔ مگر ہم غریبونکی گلیم شکستہ مین بھی ایک در بے بہا ہی یعنی ایمان بالغیب جو ہمارے لئے مایۂ فخر ہے۔ فالحمد للہ علی ذلک مگر یاد رہے۔ کہ یہ فضل جزئی ہمارا صحابۂ رسولؐ کے سارے کمالات

سبقت نہین لیجا سکتا۔ اونکے لئے لاکھون دُر شا ہوا رہین اونھون نے اپنے آئینۂ دل کو پرتو نورِ شمع رسالت سے مجلی ومنور کیا اور وہ نور اونکا اقطار ارض مین تابان و درخشان و نور افشان ہوا۔ کہ جس سے اب ہم اقتباس نور کر رہے ہین اور تمتع و مستفیض ہو رہے ہین جزاہم اللہ تعالیٰ عنا خیر الجزاء الحضرات تفضیل شیخین محض اس بنا پر نہین ہی کہ وہ شریف خاندان یا شجاع و بہادر یا امیر و رئیس قوم تھے نہین بلکہ اوسکے یہ معنی ہین عظم نفعہ فی الاسلام (حسن العقیدہ لمولانا شاہ ولی اللہ) یعنی بہت نفع ہوا وتسے اسلام مین اور ولکنہما اکثر ثوابا واعظم نفعا للمسلمین والاسلام (صواعق محرقہ) کما مر تفصیلہ جب ہم جزئی فضائل پر نظر کرتے ہین تو ہمارا ایمان ہمکو یہ یقین دلاتا ہی کہ قرۃ العینین حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو جو شرف حاصل ہی وہ از آدمؑ اور تا قیام قیامت نہ کسیکو حاصل ہوا ہی اور نہو گا۔ کسیکے جد بزرگوار ہین مثل جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔ کسکی والدۂ معظمہ ہین مثل سیدہ خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کسکی جدۂ مکرمہ ہین مثل ام المومنین حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کسکے والد ہین مثل امیر المومنین سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ اسیطرح سے وہ خصوصیتین اور وہ قرب و معیت جو حضور پر نور فخر عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جناب مولیٰ علی رضؓ کو حاصل ہی مثلاً حضور سرور کائنات کی ذریۃ کا صلب مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے ہونا یہ ایسا شرف ہی جو کسیکو نہین نہ اسمین کوئی شک ہی۔ ماسوائے اسکے آپ کے جسقدر مناقب و فضائل صحیحہ ہین وہ سب ہمارا دین وایمان مگر ای عزیز آپ کا یہ فضل و شرف مخصوص ہی آپکی ذات والا صفات کیساتھ گفتگو تو اسمین ہی کہ منصب نبوۃ و رسالت یعنی اسلام کی اشاعت احکام کی اقامت امورات دینیہ کی انجام دہی کسکے ہاتھون سے ہوئی۔ پس یہ امر اظہر من الشمس ہی کہ خلفاء راشدین سے جسقدر اشاعت اسلام و ترویج دین کی ہوئی اور راست مرحومہ جسقدر اونسے مستفیض ہوئی اوسقدر کسی غیر سے نہین ہوئی۔ اور جس سے جسقدر فائدہ اسلام و مسلمین کو پہونچا اوسیقدر وہ عند اللہ ماجور و مصیبت ہوا۔ یہی وجہ ہی کہ افضل الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر الصدیق رضؓ ثم عمر رضؓ بن الخطاب ثم عثمان رضؓ بن عفان ثم علی رضؓ بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

(فقہ اکبر) واللہ یختص برحمتہ من یشاء - اسے برادران دین وای صاحبان حق ویقین - ان اوراق مین ابتک جو ضبط تحریر مین آیا - وہ صرف اس امر کی تحقیق تھی کہ افضل البشر بعد الانبیاء حضرت سیدنا ابوبکر صدیق ہین الخ یہی اس کتاب کا موضوع اور یہی اس تحریر کا منشاء ہے - اور یہی کتاب وسنت وآثار صحابہ اور اقوال آئمہ دین سے ثابت ہے - اور یہی مذہب ہے سلف صالحین ومجتہدین کا اور یہی عقیدہ ہے اہل حق حضرات اہل سنت وجماعت فرقۂ ناجیہ کا - اور یہی راہ حق موجب نجات ہے اسے عزیز وہی میرا ایمان واعتقاد ہے اور اسی اعتقاد کیساتھ مین اپنے خداوند ذوالجلال سے یوم الحشر ملاقی ہونگا - اور اسی اعتقاد وایمان سے مجکو یقین ہے دیدار رب العلمین اور شفاعت رحمۃ للعلمین کا انشاء اللہ تعالی ؎ حسبی من الخیرات ما اعددتہٗ ۔ یوم القیمۃ للرضی الرحمٰن ۔ دین النبی محمدؐ خیر الوری ۔ ثم اعتقادی مذہب النعمان ۔

خاتمہ بعض اون امور کے بیان مین جنکی پابندی ورعایت ہم اہل سنت کے لئے مذہباً ضروری ہے

طالب حق پر مخفی نرہے کہ مذہب اہل حق یہ ہے کہ باعتقاد تفضیل شیخین - کل صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے حسن اعتقاد رکھے اور سبکو بھلائی سے یاد کرے - کیونکہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے - اللہ اللہ اصحابی اللہ اللہ اصحابی اللہ اللہ اصحابی لا تتخذوھم غرضاً من بعدی فمن احبھم فبحبی احبھم ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم ومن اذاھم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ ومن اذی اللہ فیوشک ان یاخذہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسکو حضور کی ذات اقدس سے محبت ہوگی وہ صحابہ کا بھی محب ہوگا اور جسکو آپ کی ذات پاک کے ساتھ عناد ہوگا وہ صحابہ کا ایذارسان یعنی آپکو ایذا دینے والا ہے اور جسنے آپکو ایذا دی اوسنے خدا کو ایذا دی اوسکا انجام کار جہنم ہے - اللھم احفظنا اور اہل ایمان کو لازم ہے کہ مشاجرات ومنازعات صحابہ کے درپئے نہو - کیونکہ یہ بحث بیجا

معاملات مین جنکی واقفیت تک پہونچنا عسیر ودشوار ہی۔ اسکا مزا میرا دل جانتا ہی ۱۳۱۲ھ سے آجتک کہ ۱۳۲۱ھ ہی شبانہ روز مین ان امورات کی تفتیش مین کوشان رہا۔ اس جستجو پر جستہ جستہ واقعات کا پتہ ملا۔ علاوہ ازین شارع علیہ السلام نے ہمکو اسکا مکلف نہین فرمایا۔ نہ ہم ان معاملات کے حکم ہین نہ ہم مین وہ قابلیت ہی کہ اون واقعات کے نفس الامر کو دریافت کرسکین ادراک کو وہانتک رسائی نہین۔ مزید بران مشاجرات کے جسقدر اخبار ہین ظنی واحاد۔ اوسپر مبتدعین ودشمنان دین کی افترا پردازئین بےشمار ہین۔ یہودی بچہ صنعانی کے مکائد سے کون بےخبر ہی۔ اور صحابۂ کرام کے محامد ومحاسن قطعی ویقینی ہین جنپر کتاب وسنت شاہد۔ بلکہ کتب مخالفین بھی اسکے مؤید۔ لہذا ہمکو جزم ویقین کا پابند ہونا چاہئی۔ اور ظن وگمان کو ترک کرنا چاہئے یہی طریق اسلم اور راہ سلامت روی ہی اور اے ایمان والو تمپر لازم ہی کہ صدق دلسے دوستی رکھو حضرات اہل بیت اطہار اور ذوی القربی وعترت رسول پروردگار سے۔ کیونکہ حضرت حق نے حکم فرمایا اپنے حبیب ومحبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی واضح ہو کہ لفظ قربی خود دلالت کرتا ہی کہ جنسے قرابت نسبی ہی رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی وہ سب اس آیت کے عموم مین داخل ہین چنانچہ بخاری وغیرہ مین ہی جبکہ حضرت جبیرؓ نے تفسیر کی قربی کی آل محمد سے توکہا اونسے حضرت ابن عباسؓ نے کہ تمنے جلدی کی تفسیر کرنے مین انہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن بطن فی قریش الا کان لہ فیہ قرابۃ (صواعق) اور تفسیر ثعلبی مین ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرابتدار۔ ہاشم کی اولاد اور عبدالمطلب کی اولاد ہی کہ خمس ونہر تقسیم کرنا چاہئے (تفسیر حسینی) وقال البغوی مودتہ صلی اللہ علیہ وسلم کف الاذی عنہ ومودۃ اقاربہ (صواعق) اور فرمایا حضور سرور کونین سلطان دارین نے الا من اذی نسبی وذو رحمی فقد اذنی ومن اذنی فقد اذی اللہ اخرجہ ابن ابی عاصم والطبرانی وابن منذر والبیہقی (صواعق محرقہ) ایحضرات ان مختصر اوراق مین گنجایش نہین کہ مناقب اہل بیتؓ یا صحابہ کی تفصیل ہوسکے۔ مناقب اہل بیت بالایجاز والاختصار

رسالۂ معیار الحق - اور رسالۂ سیف المسلول مین کسیقدر لکہا ہی - یہ رسالہ شایع ہوچکا ہی الغرض -
اون سب سے حسن عقیدت موجب نجات ہی - اونمین کسی سے بہی اونی بداعتقادی یا شبہہ دشمنی -
شعبۂ نفاق ہی اور موجب دخول نار ہی - اونکی دوستی عین الفت رسول ہی اونکی دشمنی عین دشمنی رسول
ہی دوست اونکا ناجی جنتی - دشمن اونکا ناری جہنمی اور ندہی مونہ جہنم مین جہونکا جائیگا - اللهم احفظنا
اللهم ارزقنا حبهم وحب من يحبهم آمين بحق طٰه ولیٓس یا ارحم الراحمین آمین یا اله العالمین
اس رسالہ کو مقبول فرما - اور خلق کو راہ حق دکہا اور میرے لیے اسکو ذخیرہ آخرت فرما بحق لا اله
الا الله وبجاه محمد رسول الله اشعار یارب برسالت رسول الثقلین یارب بغزا کنندۂ بدر و حنین
عصیان مرا دو حصہ کن در عرصات نیمے بحسن بخش نیمے بحسین اللهم یارب بجاه نبیك
سیدنا المصطفى ورسولك المرتضى طهر قلوبنا من كل وصف يباعدنا
عن مشاهدتك ومحبتك وامتنا على السنة والجماعة والشوق الى لقائك
یا ذا الجلال والاكرام وصلى الله تعالى على خير خلقه محمد وآله واصحابه
اجمعين وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين لقد حصل الفراغ
من التسويد هذه الاوراق فى ۱۳۲۰ سنة من الهجرة ثم نظرتها وصححتها واخذتها
من السواد الى البياض فى سنة ۱۳۲۹ من الهجرة على صاحبها الصلوة والسلام
فى ۲۲ من شهر رمضان يوم الاثنين وانا العبد الضعيف العاصى محمد عبد السلام
الحنفى البنارسى غفر الله له ولابويه ولجميع المسلمين الى يوم الدين

تمت

اعلان

بعد حمد و نعت سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے واضح ہو کہ زمانۂ موجودہ مین ہم مسلمانونکی ایسی حالت ہو کہ اصول دین سے بھی بے خبر ہین۔ کلمہ گو و اہل قبلہ ہونیکے لیے مجرد کلمہ و استقبال قبلہ ہی کو کافی سمجھتے ہین۔ حتی کہ ارتکاب کفر کو بھی کفر نہین جانتے۔ لہذا ضرورت زمانہ کے لحاظ سے **رسالہ معیار الحق** شائع کیا گیا جسمین ب۱ ایمان و اسلام کی حقیقت ب۲ اہل قبلہ ہونیکی ماہیت ب۳ تعریف بدعت اور اسکے احکام ب۴ ارتکاب کفر کی مضرت ب۵ انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تنقیص و توہین کے احکام ب۶ معاملات مبتدعین ب۷ طریقہ نجات و اہل نجات کی معرفت سات مقدمونمین بیان کرنے کے بعد فرقہ وہابیہ تفضیلیہ شیعہ نیچری ندوی قادیانی کو عقائد کا خلاصہ مذکور ہے۔ بعد ازان وہابیہ کے وہ خیالات جو اُنکے کتب و رسائل مین شائع ہو چکے ہین مثلاً بارتعالی کے علم تفصیلی کا حادث ہونا۔ تمکن علی العرش۔ امکان کذب بارتعالی، توہین انبیا و اولیا کے کلمات پر روشنی ڈالی گئی اور مسلمانونکو توجہ دلائی گئی ہو کہ وہ غور فرمائین کہ آیا مسائل مذکورہ ما انا علیہ و اصحابی کے موافق ہین یا مخالف کسیکو اپنے قلم سے کافر نہین لکھا گیا ہو بلکہ کتاب و سنت سے اُن مسائل کا تقابل کر کے ناظرین کی رائے پر اُسکا فیصلہ رکھا گیا ہو کہ وہ کفر و اسلام اور حق و باطل مین امتیاز فرمالین۔ اور اسی ضمن مین توسل و استمداد انبیاء و اولیاء اور انکے مناقب جلیلہ بیان کیے گئے ہین اور جناب سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا رحمۃ للعٰلمین و الی ما تا قیام قیامت ہونا مذکور ہو بخلاف بعض بنا رزمانہ کے جنہون نے آپکا رحمت عالم ہونا بحین حیات محدود سمجھا ہو۔ آخر مین علم غیب کی تفصیل ہو۔ چودہ آیتین جنکی تفسیر جلالین کمالین جامع البیان مدارک خازن حسینی کبیر ابو السعود ابن عباس ابن کثیر فتح البیان معالم خطیب روح البیان جمل کشاف فتح العزیز خلاصۃ التفاسیر ترجمان القرآن وغیرہ سے بیان کیگئی ہین اُسکے بعد احادیث معتبرہ مذکور ہین اسی ضمن مین غیوب خمسہ کے متعلق علماء دین کی تحقیق ہو۔ سب سے آخر مین یہ بتایا گیا ہو کہ فرق اسلامیہ مین باوجود اتفاق و اتحاد کیونکر ہو سکتا ہو الغرض اس رسالہ کے دیکھنے سے معلوم ہو جائیگا کہ ایمان و اسلام کیا ہو اور کلمہ گو و اہل قبلہ ہونا کیا چیز ہو اور فرقہ ناجیہ کی علامت و نشانی کیا ہو انھین علامت و نشانی کو پیش نظر رکھکر ہر مبصر بآسانی اس امر کو معلوم کر لیگا کہ تہتر ۷۳ فرقونمین فرقہ ناجیہ کون ہو۔ قیمت مع محصول (۶/)

اُسی کا یہ دوسرا حصہ **تحفۃ الاتقیاء** ہے جسمین آپ حضرات ابو بکر صدیق رضی کے افضل البشر بعد الانبیاء ہونیکی حقیقت معلوم کر سکین گے قیمت مع محصول . . . . (۵/)

ملنے کا پتہ

بنارس پھاٹک شیخ سلیم محمد عبد السمیع ✤ بنارس دالمنڈی فتح محمد کتب فروش

بنارس دالمنڈی زیر مسجد سنگ مرمر حاجی عبد القادر کتب فروش